صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 23 جون 2025ء بمطابق 26 ذوالحجہ 1446 ہجری بعد از دوپہر پانچ بجکر چھ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِO یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَO وَ اَوۡفُوۡا بِعَہۡدِ اللّٰہِ اِذَا عٰہَدۡتُّمۡ وَلَا تَنۡقُضُوا الۡاَیۡمَانَ بَعۡدَ تَوۡکِیۡدِہَا وَقَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰہَ عَلَیۡکُمۡ کَفِیۡلًا Oاِنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَO وَلَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّتِیۡ نَقَضَتۡ غَزۡلَہَا مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّۃٍ اَنۡکَاثًا O تَتَّخِذُوۡنَ اَیۡمَانَکُمۡ دَخَلًۢا بَیۡنَکُمۡ اَنۡ تَکُوۡنَ اُمَّۃٌ ہِیَ اَرۡبٰی مِنۡ اُمَّۃٍO اِنَّمَا یَبۡلُوۡکُمُ اللّٰہُ بِہٖ Oوَلَیُبَیِّنَنَّ لَکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ مَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ۔

(ترجمہ): یقیناً اللہ حکم دیتا ہے عدل کا احسان کا اور قرابت داروں کو (ان کے حقوق) ادا کرنے کا اور وہ روکتا ہے بے حیائی برائی اور سرکشی سے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق حاصل کرو۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم عہد کر چکے ہو اور اپنی قسموں کو مت توڑو مضبوطی سے باندھنے کے بعد جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ ٹھہرا چکے ہو یقیناً اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔ اور مت ہو جاؤ اس (دیوانی) عورت کی مانند جس نے اپنا سوت توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا مضبوطی (سے کاتنے) کے بعد تم اپنی قسموں کو اپنے مابین دخل دینے کا ذریعہ بناتے ہو تاکہ نہ ہو جائے ایک قوم بڑھی ہوئی دوسری قوم سے یقیناً اللہ تمہیں آزما رہا ہے اس کے ذریعے سے اور وہ ضرور ظاہر کرے گا تم پر قیامت کے دن وہ سب کچھ جس میں تم لوگ اختلاف کرتے تھے۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ 'Leave applications': جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، پانچ یوم، 23تا 27 جون 2025ء؛ جناب محمد رشاد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، دو یوم، 23 اور 24 جون 2025ء؛ ارباب محمد عثمان خان صاحب، آج سے باقی ماندہ اجلاس کے لئے؛ جناب محمد ادریس خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

اس سے پہلے کہ میں ایجنڈے پہ آجاؤں، آنریبل سی ایم صاحب، اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں، جی آنریبل سی ایم، خیبر پختونخوا۔

(تالیاں)

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ شکریہ جناب سپیکر، آج کے اس بجٹ اجلاس کی کارروائی سے پہلے میں کچھ چیزوں پر بات کرنا چاہوں گا کیونکہ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں ایک جمہوری عمل کے اندر جو کیا گیا ہے اور جو آج ہو رہا ہے، اس کے اوپر میں اس فورم سے، اپنے اس ایوان کو، اس ایوان کے توسط سے پورے پاکستان اور پوری دنیا کو ایک پیغام دوں گا۔ جناب سپیکر، عمران خان صاحب پاکستان کے وزیر اعظم تھے، ایک سازش کے تحت ان کی حکومت کو ختم کیا گیا، یہ بات عیاں اور ثابت ہے کہ ایک سازش تھی، سازش کس کی تھی؟ یہ بھی عیاں ہے، اس سازش کے بعد جب حکومت ختم کی گئی، اس کے بعد عمران خان صاحب چونکہ ہمیشہ قوم کی بات کرتا ہے، جمہوریت کی بات کرتا ہے، ہمیشہ اس ملک کی آنے والی نسلوں کی بات کرتا ہے، انہوں نے ایک جمہوری طریقے کے ساتھ اس ملک کے اندر یہ ثابت کیا کہ ہمارا مقصد حکومت نہیں، ہمارا مقصد یہ ملک پاکستان ہے، ہماری آنے والی نسلیں ہیں، انہوں نے اپنی دو حکومتیں جو کہ ایک پنجاب میں تھی، ایک پختونخوا میں تھی، ان کو تحلیل کیا اور آئینی طور پر نوے (90) دن میں الیکشن جو ہمارا ایک حق تھا، اس کی طرف ہم آگے بڑھے لیکن Unfortunately فیصلہ سازوں اور اس مافیا نے جو اس ملک پر قابض ہے،

انہوں نے آئین کو توڑا، الیکشنز اپنے مقررہ وقت کے مطابق آئین کے مطابق نہیں کروائے۔ اسی طرح اس کے ساتھ ساتھ ہماری (3/4th)"Three-fourths majority حکومت تھی، گلگت بلتستان میں جس طریقے سے غیر جمہوری قتل کیا گیا عوام کے مینڈیٹ کا، اور ہمارے ہی لوگوں کو جس طریقے سے بھی لوٹا بنا کر ہماری وہ حکومت ختم کی گئی، ہماری آزاد کشمیر میں two-thirds (2/3rd) majority حکومت تھی، اس کو بھی اسی جمہوری قتل کے ذریعے عوام کے مینڈیٹ کی توہین کر کے Topple کیا گیا، اگر یہ طاقتور لوگ یہ سمجھتے ہیں تو طاقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی آپ اس کو نعمت سمجھیں جو آپ کو دی جاتی ہے، مکمل اختیار اور طاقت صرف اللہ کی ذات کے پاس ہے، یہ ایک وقتی طاقت دی جاتی ہے، تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی کو طاقت وقتی ملی، اسے غلط استعمال کیا تو اس کا انجام تاریخ کا حصہ ہے، وہ لوگ جنہوں نے اپنی طاقت کو غلط استعمال کیا، آئین کو توڑا، قانون کو توڑا، وہ اگر یہ سمجھتے ہیں، پچھلے انجام کو دیکھنے کے باوجود کہ ان کا حساب نہیں ہو گا، احتساب نہیں ہو گا تو یہ ان کی بھول ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ حساب ہو گا، اس جہاں میں بھی ہو گا اور اس جہاں میں بھی ہو گا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، نو (9) مئی کے بعد ہمارے لیڈر عمران خان اور ہماری پوری پارٹی کے اوپر ایک دھاوا بولا گیا، ایک ایسا نظام اس ملک کے اندر Establish کرنے کی طرف تمام ادارے اور تمام قوتیں اس کام پہ لگ گئیں کہ عمران خان کو ختم کرنا ہے، عمران خان کی پارٹی تحریک انصاف کو ختم کرنا ہے، اس میں آپ نے دیکھا کہ جس طریقے سے انہوں نے ہمارے ورکر سے لے کر لیڈر شپ تک جس طرح کی کارروائیاں کیں، وہ پاکستان نہیں بلکہ دنیا کی سیاسی تاریخ کے اندر اتنی زیادہ Political victimization اور جبر کو آج تک کسی نے نہیں دیکھا، وہ جبر ہوا، پارٹی توڑی گئی، پارٹی کے لوگوں کو توڑا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ جو Physically, mentally, morally اور Financially عمران خان، عمران خان کی پارٹی کے قائدین، عمران خان کے ورکرز، عمران خان کے سپورٹرز کے ساتھ جو کیا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ پاکستان کا وہ ایک سیاہ باب ہے کہ جو قیامت تک یاد رکھا جائے گا۔ اس کے بعد آٹھ فروری، آٹھ فروری سے پہلے عمران خان کو گرفتار کر لیا گیا، ہماری پارٹی کا نشان ہم سے چھین لیا گیا، ہماری پارٹی ختم کر دی گئی، پھر بھی اس عوام نے پورے پاکستان میں عمران خان پہ اعتماد کیا، عمران خان کو ووٹ دیا لیکن تین صوبوں اور وفاق کے اندر ہمارے مینڈیٹ کو چوری کیا گیا، آج تک فارم پینتالیس ثابت نہیں کر سکے، وہ لوگ جن پہ ہم نے کیس کیا ہے کہ وہاں فارم پینتالیس لے کر آؤ، آپ کے سامنے On record ایک مثال دیتا ہوں، صرف پنڈی کا کمشنر، اس کا بیان میں چاہوں گا کہ میں

وہ بیان یہاں پر آپ سب کے سامنے دوبارہ لاؤں، اس نے کیا بولا؟ اس نے بولا کہ ہم سے زیادتی کرائی گئی، ہم سے ظلم کرایا گیا، مجھے چوک میں پھانسی پر لٹکایا جائے، میں نے پنڈی کے سارے حلقے جو تحریک انصاف کے لوگوں نے جیتے تھے، ان سے چوری کر کے ان لوگوں کو دیئے جو ہارے ہوئے تھے، اس میں مجھ سمیت جو لوگ اس چیز میں Involved ہیں، ان کو پھانسی دی جائے، یہ اسکے الفاظ ہیں جو ریکارڈ پہ ہیں۔ اس کے بعد پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہے؟ اس بات کے بعد پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہے؟ ہماری عدلیہ کے ججوں کے اس وقت خطوط On record پڑے ہوئے ہیں جن میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں فیصلے لکھ کر بھیجے جاتے ہیں، ہمیں Pressurized کیا جاتا ہے، اس پہ کوئی اقدامات نہیں ہوئے، ایک صوبہ پختونخوا جس کے اندر بھی مینڈیٹ چوری کیا گیا لیکن عوام کی طاقت نے اپنے زور بازو سے اس مینڈیٹ کو بچایا، یہاں پر عمران خان کی حکومت بنی لیکن افسوس کے ساتھ کہ اس حکومت کے خلاف بھی چونکہ یہ خواہشات پر نہیں بنی تھی ان لوگوں کی جو اس ملک پہ قابض ہیں، جو فیصلہ ساز ہیں، پہلے دن سے سازشوں کا ایک عمل شروع ہوا ہے، Interimgovernment کا ایک لمبا پیریڈ گزرا، اس میں کس کے لگائے ہوئے منسٹر تھے یا کون لوگ تھے؟ ان کی ذمہ داری ان پہ آتی ہے، کسی بھی حکومت کو ختم کرنے کے لئے آئینی طور پر دو چیزیں ضروری ہوتی ہیں، ایک یہ کہ Financially صوبہ دیوالیہ ہو جائے، انہوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی پختونخوا کے اندر، کیونکہ جب ہم نے یہاں پر حلف لیا، میں نے چارج سنبھالا تو اس صوبے کے اندر صرف اٹھارہ دنوں کی تنخواہ پڑی تھی، انہوں نے یہ حالات چھوڑے، الحمد للہ حکومت کی Transparency, financial management, good governance and administration کی اچھی کارکردگی تھی کہ ہم نے اپنے آپ کو اس سے نکال دیا۔ دوسری چیز ہوتی ہے امن وامان، امن وامان کے حالات ایسے بن جائیں کہ حالات قابو سے باہر ہو جائیں، اس میں بھی ریکارڈ پڑا ہوا ہے، عمران خان کی حکومت تھی تو امن و امان کے کیا حالات تھے پورے پاکستان میں، ہمارے ایکس فاٹا میں، ہمارے صوبے میں؟ پھر جب عمران خان کی حکومت کو ہٹایا گیا سازش کے تحت تو اس کے بعد حالات بھی آپ کے سامنے ہیں، کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی کہ اس صوبے کے اندر لاء اینڈ آرڈر کے حالات کو تباہ کرنے میں، اب تک یہ شروع ہے، ہم یہاں پہ بار بار ایک چیز کے اوپر مذمت کرتے ہیں لیکن ڈرون حملے بند نہیں ہو رہے ہیں، ہم بار بار مذمت کرتے ہیں کہ حقوق دیئے جائیں، حقوق نہیں دیئے جا رہے ہیں، تو یہ وہ سازش کا سلسلہ ہے جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں، جو شروع تھا۔ اس کے بعد الحمد للہ اللہ کے فضل سے اگر ہم اس سازش کا شکار نہیں

ہوئے تو پھر اب ہمارا ایک اور آئینی حق، ہمارے لیڈر عمران خان کا، اخلاقی حق، سیاسی حق کہ یہ پارٹی عمران خان کی ہے، یہ مینڈیٹ جو یہاں حکومت کی شکل میں موجود ہے، یہ عمران خان کا مینڈیٹ ہے، یہ عمران خان کے ووٹ سے بنی ہوئی حکومت ہے، یہ پارلیمان میں جو لوگ اس ووٹ سے آکر بیٹھے ہیں، ایک اتنی سی بات کہ بجٹ کو ان کے سامنے رکھا جائے تاکہ ان کے ویژن کے مطابق اس بجٹ میں ان کا Input شامل کیا جائے۔ پہلے تو تیرہ سال میرا اپنا ذاتی طور پر تجربہ ہے ایوان کے اندر کہ آج تک میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی بھی بجٹ اجلاس کی سمری گورنر نے سائن نہ کی ہو، (شیم شیم کی آوازیں) اگر ہوئی ہے تو ہمارے ٹائم میں ہوئی ہے، پچھلی دفعہ بھی اور اس دفعہ بھی اپنا آئینی فرض پورا نہ کر کے گورنر صاحب ہمارا اجلاس نہیں بلا رہے ہیں، وہ بھی بجٹ کا اجلاس، اس کے بعد وہ ہماری ملاقات نہیں کرائی جارہی کیونکہ اور کوئی طریقہ بچا نہیں ہے، ایک ہی طریقہ بچا ہے، وہ یہ ہے کہ بجٹ کسی نہ کسی طریقے سے، کسی بھی چیز کو بنیاد بنا کر پاس نہ ہو، پھر ایک جو آئین کے اندر پروویژن (Provision) ہے کہ فنانشل ایمرجنسی کی بنیاد کے اوپر فیڈرل حکومت اس صوبے کے اوپر ایمرجنسی لگالے، میں یہاں پہ بڑا واضح کہہ رہا ہوں کہ ہم ایسی کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے، (تالیاں) یہ ایک واضح پیغام ہے کہ یہ اختیار اس اسمبلی کا، اس حکومت کا صرف ایک شخص کے پاس ہے جس کا نام ہے عمران خان، (تالیاں) اور ہم یہ اختیار اس کے پاس رہنے دیں گے، وہ آج حکم کرے کہ اسمبلی ختم کرو، میں آپ کو یہاں پر اپنے پورے ایوان کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ جتنا ٹائم مجھے ایک لفظ اور دوسرے لفظ کہنے میں لگ رہا ہے، اس سے پہلے ان شاء اللہ میں عمران خان کے حکم کے مطابق اگر وہ دیں گے تو میں اس اسمبلی کو ختم کر بھی سکتا ہوں، میں کر بھی دوں گا (تالیاں) لیکن سازش کر کے نہیں، میں اپنے لیڈر کا یہ اختیار کسی اور کے ہاتھ میں نہیں دوں گا، میرے لیڈر کے پاس یہ اختیار موجود ہے، اگر وہ کہیں، بجٹ کے درمیان میں ملاقات ہو جائے، بجٹ کے بعد ہو جائے، جب وہ حکم دے گا، اس کا حکم من و عن اسی وقت Implement ہو گا، یہ ایک واضح بات ہے۔ (تالیاں) اب دوسری بات، ہمارے پاس بحیثیت حکومت اور بحیثیت پارلیمنٹ اکثریت ہونے کی وجہ سے یہ اختیار موجود ہے کہ جو بجٹ ہم آج پاس کر رہے ہیں، اس کے اندر عمران خان سے جب بھی ملاقات ہو، عمران خان اس میں کوئی بھی چیز اپنے ویژن (Vision) کے مطابق کروانا چاہیں، نکلوانا چاہیں، کسی چیز کو Increase کرنا چاہیں، کسی چیز کو Decrease کرنا چاہیں تو چوبیس گھنٹے کے اندر ہم یہ کام کر سکتے ہیں، (تالیاں) جب ہم یہ کام کر سکتے ہیں تو سمجھیں کہ کسی بھی وقت یا ملاقات ہو گی اور جو بھی حکم ہو گا،

وہ اسی طرح ہی اس پہ عمل درآمد ہوگا۔ یہ وہ چیز ہے کہ میں کلیئر اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ میں پیغام دینا چاہتا ہوں ان تمام سازشی عناصر کو، کہ اگر کسی سازش کے تحت ہم نے جمعہ کے دن اپنی ووٹنگ نہیں کی کیونکہ ہفتے والے دن عمران خان کی اڈیالہ جیل میں ایک پیشی تھی، ادھر ہمارے وہ لوگ جو کہ Accused ہیں وہ جاتے ہیں، وہ خان صاحب سے بات کر کے خان صاحب کو یہ حالات بتائیں گے کہ جی یہاں پر تو یہ حالات بن چکے ہیں کہ ملاقات کے لئے نہیں چھوڑ رہے، کیا حکم ہے آپ کا؟ لیکن سازش کا لیول چیک کریں کہ جج کو چھٹی کرا کے اس کی پیشی ختم کر دی گئی تاکہ ملاقات ہی نہ ہو (شیم شیم کی آوازیں) اب چونکہ ایک آئینی مجبوری ہے، اس آئینی مجبوری کے تحت عمران خان کا جو اختیار ہے، وہ اگر کوئی اس طریقے سے چاہتا ہے کہ ہم کسی اور کے ہاتھ میں دے دیں تو ایسا نہیں ہوگا، عمران خان کا اختیار ہمارے پاس عمران خان کی امانت ہے اور ہم اس امانت کے امانتدار ہیں، ان شاء اللہ امانت دار رہیں گے۔ اب جناب سپیکر، تھوڑا سا میں کچھ اور چیزوں پہ روشنی ڈالتا ہوں۔ میں آخر میں یہی بتاؤں گا کہ یہ سازش کیوں جا رہی ہے؟ اس سے پہلے میں تھوڑا سا آپ کو Background بتاؤں، Financially طور پر جب ہمیں یہ حکومت ملی تو ہمارے صوبے کے جو اپنے ریونیوز Revenues ہیں، Other than کہ جو ہمیں این ایف سی سے ملتے ہیں، آئین کے مطابق ہمارا نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، ہماری رائیلٹی کے پیسے ہیں یا ہمارے کوئی بھی اور جو فیڈرل گورنمنٹ کے علاوہ ہمارے اپنے ریونیوز ہیں، وہ چھہتر (76) سالوں کے اندر جو ہمیں ملے، وہ ٹوٹل پینسٹھ (65) ارب روپے، آج الحمد للہ Transparency, good governance اور انتھک محنت، عمران خان کے ویژن کے مطابق آج وہ جا چکے ہیں، ماشاء اللہ اس وقت ترانوے (93) ارب روپے کے اوپر (تالیاں) جس طریقے سے کام ہو رہا ہے، اس سال ہمارے اس بجٹ میں وہ جا رہے ہیں، ایک سو انتیس (129) ارب کے اوپر (تالیاں) اس کا مطلب ہے کہ یہ ڈبل ہو جائے گا، وہی عمران خان کی ایک بات کہ قومیں اپنے پاؤں پہ کیسے کھڑی ہوتی ہیں، ہم اپنے ریونیو کو ڈبل کریں گے، میں جو یہ فگرز کہہ رہا ہوں، میں ان فگرز کو Own کروں گا، فلور آف دی ہاؤس کہہ رہا ہوں کہ اگر کسی کو ان فگرز پہ کوئی اعتراض ہو تو آ کر اس کا وہ اعتراض بھی کر سکتا ہے، بات بھی کر سکتا ہے، اس کے بعد ماشاء اللہ یہ واحد صوبہ ہے کہ جس کے اندر کوئی بھی بیٹھی ہوئی پارٹی یہ نہیں کہہ سکتی کہ ہمیں موقع نہیں ملا، سب کو بار بار ملا، سب کو موقع ملا ہے۔ جناب سپیکر، ٹوٹل پینسٹھ (65) ارب چھہتر (76) سالوں میں، یہ بتاتا ہوں آپ کو ایک ایک فگر کہ کتنی گنجائش تھی ہمارے اس صوبے میں، ابھی مزید اور بھی زیادہ گنجائش ہے، جو وقت کے ساتھ ان

شاء اللہ آپ دیکھیں گے۔ جناب سپیکر، اب تک کے مطابق اس صوبے کے اکاؤنٹ میں جو صرف ایک اکاؤنٹ ہے، جو ہم نے بنایا ہے قرضہ اتارنے کا، Debt and Endowment Account، اس میں اس وقت ڈیڑھ سوارب کیش پڑا ہوا ہے (تالیاں) جس سے ہمیں روزانہ کی جو آمدن ہے وہ چھ کروڑ روپے آرہی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ہم نے پیسہ لگایا نہیں تو وہ فگرز بھی موجود ہیں، ہماری اے ڈی پی کی ایلوکیشن ایک سو بیس (120) ارب، آج تک آپ تاریخ دیکھ لیں، کبھی بھی کسی حکومت نے اپنی ایلوکیشن جو رکھی ہے کبھی بھی پوری نہیں دی، اس صوبے کا ریکارڈ بھی موجود ہے، ہم نے ماشاء اللہ وسائل بڑھا کر ان ایک سو بیس (120) ارب کے بجائے تینتیس (33) ارب کی اے ڈی پی پلس دی، اس پہ ایک سو ترپن (153) ارب روپیہ لگایا جس سے تاریخ میں پہلی دفعہ چار سو اکتالیس (441) سکیمیں جو سالہا سال سے رکی ہوئی تھیں وہ مکمل ہوئی ہیں الحمد للہ، (تالیاں) ساڑھے تیرہ سال کا Throw forward جو حکومت بھی آئی ہے، Throw forward بڑھا ہے، کبھی کم نہیں ہوا، الحمد للہ۔ (تالیاں) اس کے علاوہ بہتر (72) ارب روپے ہم نے جو Inherit کئے جو وراثت میں ہمیں ملے، Liability جو کہ چھتیس ارب پنشن اکاؤنٹ سے پیسے نکالے گئے تھے، اس کی جگہ ہم نے چالیس ارب ڈالے۔ اس کے علاوہ ہمارے مختلف میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز MTIs، ہماری WASAs (Water and Sanitation Agencies)، ہماری یونیورسٹیز، XYZ، جو ہمیں وراثت میں Liability ملی تھی، ہم نے بہتر (72) ارب روپے کی Liability اتاری ہے ان پندرہ مہینوں میں۔ (تالیاں) اس کے علاوہ آپ کا ایکس فاٹا ان کی ایک اے آئی پی ہوتی ہے، اے آئی پی کے اندر آج تک ان کو حقوق نہیں دیئے جا رہے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ نے اس سال سینتالیس ارب دینا تھے لیکن صرف چھ ارب روپیہ دیا، یہ ہے Seriousness جو ہم باتیں کرتے ہیں، امن وامان کی، بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں، مختلف پارٹیوں کے لوگ کرتے ہیں، جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں فیڈرل میں، ان سے یہ سوال ہے کہ صرف چھ ارب دیئے گئے لیکن ہم حق سمجھتے ہوئے، اپنا فرض سمجھتے ہوئے، ان کا حق سمجھتے ہوئے اپنی طرف سے ادھر ترقی میں رکاوٹ نہ بنے، ہم نے بیس ارب روپے دیئے، یہ ساری باتیں On record موجود ہیں (تالیاں) تاکہ ان کی ترقی جاری رہے۔ اس کے بعد دو دفعہ ہم نے ماہ رمضان اور عید پیکج میں دس دس ارب روپے کیش لوگوں تک پہنچایا، ٹرانسپیرنٹ طریقے کے ساتھ بیس ارب کی ہم نے گندم خریدی ہے، ماشاء اللہ آج اس صوبے کی تاریخ میں سب سے زیادہ ہمارے پاس گندم کا Reserve پڑا ہوا ہے کہ ایک سال تک ہمیں گندم کی ضرورت

ہی نہیں ہے، اتنی گندم ہمارے پاس موجود ہے جو ہم نے خریدی ہے۔ یہ پیسے سارے کے سارے کہاں سے آئے، اس سے پہلے کہاں جارہے تھے؟ یہ سوال میں اسایوان پہ چھوڑتا ہوں۔ اگر پرفارمنس کی بات ہے، Delivery کی بات ہے، کارکردگی کی بات ہے تو یہ سوال آپ کے سامنے ہے، پہلے حالات اور آج کے حالات، اور میں پھر Repeat کر رہا ہوں کہ مزید بڑی گنجائش ہے، میں یہاں پہ اعلان کر رہا ہوں کہ ان شاء اللہ آپ کو اس سال اے ڈی پی پلس، آپ کے بجٹ کے علاوہ پہلے سے ڈبل پیسے ان شاء اللہ اور بھی دیئے جائیں گے، (تالیاں) ہمارے پاس اتنے وسائل سامنے آچکے ہیں۔ اب جناب سپیکر، اس کے اندر سازش کیوں کی جارہی ہے، کیوں یہ صوبہ برداشت نہیں ہو رہا، کیوں اس صوبے سے اتنی پرابلم ہے؟ کیونکہ خواہش کے مطابق اس کامینڈیٹ چوری نہیں کر سکے لیکن اس طریقے سے نہیں، کیونکہ سب جانتے ہیں کہ عمران خان کے ساتھ جو ظلم شروع ہے، جس طریقے کا ظلم شروع ہے، جس طریقے سے بے گناہ اس کو جیل میں ڈالا گیا ہے، اس کی بیوی بھی جیل میں ہے، تاریخ میں آج تک اس طرح گھٹیا حرکت کسی نے نہیں کی، ہماری پارٹی کی لیڈرشپ، ہمارے ہزاروں ورکرز کے اوپر، ہمارے اوپر ایف آئی آرز ہیں، ابھی تک کچھ جیل میں ہیں، اگر کوئی قلعہ یہاں پر ہے تو وہ پختونخوا ہے اور پختونخوا کے عوام کا ریکارڈ ہے کہ ہمیشہ آزاد رہے ہیں، انہوں نے کسی کی غلامی برداشت نہیں کی، (تالیاں) ہم غلامی برداشت نہیں کریں گے، اب اس وقت اپنی محنت سے اور اپنے حق کے لئے جو ہم نے جنگ لڑی ہے، اس میں جو چیزیں اس سازش کو کرنے کے لئے ان کی مجبوریاں ہیں، پہلے تو عمران خان یہ چاہتے ہیں کہ عمران خان کا ایک قلعہ جو اس کا ہمیشہ سے مضبوط قلعہ ہے، جن لوگوں میں یہ Capacity ہے، کوشش تو انسان کرتا ہے فیصلہ اللہ کرتا ہے، کوشش تو ہم کرتے ہیں، ان شاء اللہ پھر ہر ہدف حاصل کرنے والوں میں ہمارے آباؤاجداد کی تاریخ رہی ہے، ان شاء اللہ یہ ہدف ہم حاصل کریں گے، خزانے پہ ان کی نظر ہے کہ خزانے میں اتنا بڑا جو پیسہ ہے، ان کو یہ نظر آگیا ہے، تو جنہوں نے ملک کو لوٹ کر تباہی مچائی ہوئی ہے، آج تک یہ ملک تباہی کے دہانے پہ لے گئے، یہ اس خزانے کی طرف دیکھ رہے ہیں کیونکہ ہم نے الحمد للہ ترپن (53) ارب روپے ان پندرہ مہینوں میں قرضہ بھی اتارا ہے، عمران خان کی پالیسی کے مطابق اتارا ہے، (تالیاں) ہم اپنے پاؤں پہ کھڑے ہوں، ہم نے ایک روپے بھی قرضہ نہیں لیا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پہ کھڑے ہوں گے، ہم نے خوددار، خود مختار اور آزاد قوم بننا ہے، آزاد صوبہ بننا ہے، ہمیں اس کے لئے خود مختار ہونا پڑے گا، خوددار ہونا پڑے گا، اس کے لئے ہم نے اپنے ریونیوز بڑھائے، وہ قرضے والی قومیں کبھی بھی آزاد نہیں ہوتیں، تو ہم نے یہ بھی اتارا ہے

ماشاء اللہ۔ دوسری چیز، این ایف سی میں اتنا بڑا ظلم ہے کہ آئین کے مطابق Merged ہونے کے بعد جو آبادی ہمارے پاس آئی، جو علاقہ ہمارے پاس آیا، اس کا ہمیں این ایف سی شیئر نہیں مل رہا، اب جنگ لڑتے لڑتے پوری قوم جانتی ہے، اناؤنس ہو چکا، Officially اگست میں این ایف سی آئے گا، اگر ہم ہوں گے تو این ایف سی ان کو لانا پڑے گا، اس این ایف سی کے اندر ہمارا آئینی حق وہ ڈھائی سو ارب سے زیادہ ہمارے صوبے کو ہر سال ملے گا، وہ حق ابھی ہم لینے کے قریب ہیں، ان کو یہ دینا پڑے گا کیونکہ Officially جب یہ ڈیکلیئر ہو گا کہ این ایف سی اگست میں آئے گا، جب آئے گا تو ہمیں وہ مانگنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، این ایف سی میں ہمارا آئینی طور پر ہی یہ آبادی اور رقبے کے لحاظ سے جو Right ہے وہ ہمیں مل جائے گا۔ دوسرا NHP (Net Hydel Profit) جس کے ہمیں دو ہزار ارب سے زیادہ واجبات دینے ہیں فیڈرل حکومت نے، اس پہ بھی کمیٹی بن چکی ہے، کوئی بھی کسی بھی طرح سے یہ کمیٹی ہمارے ان پیسوں کو جھٹلا نہیں سکتی، ان کو یہ پیسے دینا پڑیں گے، کمیٹی ہم نے بنوالی ہے، پیسہ یہ دیں گے، چاہے قسطوں میں دیں، چاہے اکٹھا دیں، تو یہ وصولی بھی ان کو نظر آرہی ہے، جو ان سے ہونی ہے۔ تیسرا ٹوبیکو سیس، ٹوبیکو کے اندر اٹھارہویں ترمیم کے بعد ٹوبیکو ایک Crop ہے، ایگریکلچر ہے، صوبے کا ایک Devolved subject ہے لیکن اس سے سوا دو سو ارب سے زیادہ ہر سال آتا ہے، انہوں نے اس صوبے کے ساتھ زیادتی کی اور وہ ٹوبیکو والی چیز کو اپنے پاس رکھ لیا جو کہ اٹھارہویں ترمیم کے خلاف ہے، اس پہ جنگ لڑتے لڑتے اس پہ بھی کمیٹی بن چکی ہے، کوئی بھی اس کو ڈیکلیئر، یا تو اٹھارہویں ترمیم واپس ہو گی یا تو ویسے ہی Tobacco agricultural crop declare ہو گا، اس پہ ہمیں یہ حق ملے گا، یہ بھی سوا دو سو ارب روپے سے زیادہ پیسہ ہے جو ہمارے صوبے کا ہے۔ (تالیاں) یہ ساری چیزیں اب اس جگہ پہ آ چکی ہیں، اس دہانے پہ آ چکی کہ انہوں نے کرنی ہیں، یہ ہونی ہیں، یہ صوبے کے لئے ہونی ہیں، یہ صوبے کی وہ جنگ تھی کہ شاید یہ پہلے والوں نے بھی لڑی ہو، اللہ نے شاید ان کے وقت میں یہ نہ کرنا تھا، اللہ کا یہ نظام ہے، کسی کے وقت میں کوئی چیز وہ کرتا ہے، شاید اس وقت میں ہونے ہوں، اللہ کرے کہ ہم ہی وہ لوگ ہوں جو اس چیز میں سرخرو ہوں کہ ہم اپنے صوبے کا یہ حق اپنے صوبے کو دلانے میں کامیاب ہوں، ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ آخر میں میں پھر بڑے واضح طور پہ کہتا ہوں کہ عمران خان ہمارا لیڈر ہے، یہ مینڈیٹ عمران خان کا ہے، یہ حکومت عمران خان کی ہے، حکومت کے اندر کسی طرح کا کوئی بھی بجٹ ہو یا کوئی بھی چیز ہے، اس کو Amend کرنا، اس کے اندر

Inclusion کرنا، اس کے اندر Deletion کرنا، اس کے اندر Increase کرنا، اس کے اندر Decrease کرنا، یہ عمران خان کا اختیار ہے، عمران خان کے حکم پہ ہی سب کچھ ہو گا۔ اگر عمران خان کسی بھی وقت چاہتا ہے کہ یہ حکومت ختم ہو تو عمران خان کو اس کے اوپر اختیار ہے کہ وہ اس کو ختم کریں، ہم سب اس کے لئے ہر وقت تیار ہیں،(تالیاں) اسی لئے سازش کرنے والے جو ایک چیز کو بنیاد بنا کر ملاقات نہ کروا کر اس سازش کے تحت یہ کام کرنا چاہتے ہیں، یہ سازش کامیاب نہیں ہو گی۔ میں یہاں پہ آخر میں ایک ریکویسٹ بھی کروں گا کہ یہاں پر یہ بات آتی ہے کہ جی ملاقات کون کراتا ہے؟ آج یہاں پہ میں پوچھنا چاہوں گا، اس کے بعد آپ نے بتایا کہ اپوزیشن لیڈر بھی بات کریں گے، میں اپوزیشن لیڈر صاحب سے ایک سوال کر رہا ہوں، میرا سوال یہ ہے کہ آپ ہی کے بیٹھے ہوئے یہاں لوگوں نے آپ کی پارٹیوں نے خود میڈیا پہ کہا کہ Interim government جو بنی تھی اس میں ہمارے اتنے منسٹرز تھے، اس کے اتنے منسٹرز تھے، ہمارے اتنے منسٹرز تھے، ساری کی ساری پارٹیاں فیڈرل گورنمنٹ کا حصہ تھیں، ہمارے اوپر صوبے کے اندر ظلم ہوا، جبر ہوا، ہماری چادر و چار دیواری پامال کی گئی، ہماری پشتون روایات تباہ کی گئیں، ہمارے ورکرز پہ ظلم ہوا، آپ میں سے ایک بندہ نہیں بولا، کہاں تھی آپ کی غیرت، کہاں تھی آپ کی پشتو، کہاں تھا آپ کا رواج، کہاں تھیں آپ کی روایات؟ آپ خوش ہو رہے تھے،(تالیاں) آپ یہ کروا رہے تھے، آپ کے وہ نمائندے جو الیکشن لڑ رہے تھے، وہ نام میں برملا بتا رہا ہوں، وہ نام برملا کہہ رہا ہوں کہ آئی ایس آئی کو، ایم آئی کو اور پولیس کو نام دے رہے تھے کہ اس کو اٹھاؤ، اس کو اٹھاؤ، اس کو اٹھاؤ،(تالیاں) دوبارہ Repeat کر رہا ہوں، برملا کہہ رہا ہوں کہ آئی ایس آئی کو، ایم آئی کو اور پولیس کو آپ کے لوگ نام دے رہے تھے، ہمارے لوگوں کو انہوں نے اٹھایا، بار بار اٹھایا، تشدد کیا، کہاں تھی آپ کی غیرت، کہاں تھی آپ کی جمہوریت؟ آپ یہاں کلمہ اٹھا کر کہہ دو کہ ایسا نہیں ہوا؟ میں کلمہ اٹھا کر کہتا ہوں کہ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ کہ ایسا ہوا ہے، یہ بھی بتا دوں کہ نو (9) مئی سے پہلے مجھے اٹھایا گیا تھا، نو(9) مئی ایک بہانہ ہے، میں نو(9) مئی سے پہلے گرفتار ہوا تھا، نو(9) مئی نہیں ہوا تھا، یہ نو(9) مئی کی راگ میرے سامنے کوئی نہ مارے، نو(9) مئی سے پہلے بھی میرے اوپر تشدد کیا گیا تھا، مجھے کہا گیا کہ عمران خان کے خلاف بیان دو، بشریٰ بی بی کے خلاف بیان دو، میں On Floor of the House کہہ رہا ہوں، کلمہ پڑھ کر کہہ رہا ہوں کہ اس وقت تو نو(9) مئی ہوا تھا، یہ نفرت تھی، عمران خان کو ختم کرنے کی سازش تھی، نو(9) مئی سے پہلے بھی تھی، نو(9) مئی بہانہ ہے صرف

، میں اس کا گواہ ہوں، آپ بتادیں کہ آج آپ یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس ایوان کا آپ بھی حصہ ہیں، اکیس دن سے ایک ملاقات کا ہم کہہ رہے ہیں، یہ ملاقات اگر آپ نہیں کرا سکتے تو آپ مان لو کہ آج کی حکومت آپ کی نہیں ہے، کسی اور کی ہے۔ (تالیاں) اب میں نام بتاؤں، آج نام بتاؤں لیکن اگر تم جمہوری لوگ ہو، تمہارا ہی بجٹ ہے، ہمارے یہ ڈیمانڈز تھے کہ یہ مت کہنا کہ ہمیں کسی نے کہا نہیں، ہم نے بار بار ہر فورم پہ کہا ہے، میں نے اس فلور پہ بھی کہا ہے، میں نے میڈیا پہ بھی کہا ہے، ہر فورم پہ کہا ہے، آپ یا تو کہہ دو کہ ہمارے اختیار میں کچھ نہیں ہے، فیصلے کچھ اور کرتے ہیں، یہ مان لو تو ٹھیک ہے معاف کیا، آپ پھر اپنے آپ کو جمہوری مت کہنا کیونکہ جمہوریت ان لوگوں کے لئے بنائی گئی تھی جو اللہ کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق جو یہ پاکستان بنا ہے، اس میں اسلامی نظام کے مطابق اقدامات کریں گے، پھر آپ اس بات کا فیصلہ کرلو کہ جو حرکات، جو قانون کی پامالی، جو اس ملک کے آئین کی پامالی، جو Human rights violation، اسلام کے مطابق، ہمارے رواج کے مطابق جو کچھ ہوا ہے آپ اس میں شامل تھے یا یہ مان لو، میں آخر میں، عمران خان صاحب اکثر، مجھے ایک شعر بڑا پسند تھا، مجھے کہتے تھے، میں نے ایک موقع پہ جلسے میں وہ شعر پڑھا تھا تو مجھے کہتے تھے کہ وہ والا شعر پڑھنا، جب میں تقریر کے لئے اٹھتا تھا، تو وہ میں آپ کے گوش گزار کرتا ہوں:

؎
کون کہتا ہے کہ موت آئے تو مر جاؤں گا
میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا
زندگی شمع کی مانند جلاتا ہوں
بجھ تو جاؤں گا مگر صبح بھی کر جاؤں گا

شکریہ۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Dr.Ibadullah Khan, honorable Opposition Leader.

جناب عباداللہ خان (قائد حزب اختلاف): تھینک یو جناب سپیکر۔ یہ تو ویسے ایجنڈے اور بجٹ کی بھی Violation ہے لیکن لیڈر آف دی ہاؤس نے بات کی، لیڈر آف دی ہاؤس کی سپیچ جو کچھ میں سمجھا ہوں، اس کے تین حصے تھے، تینوں پر میں بات کرتا ہوں۔ ایک حصہ بجٹ سپیچ کا تھا جو کہ میں پہلے بھی کر چکا ہوں اور ہر جو اعشاریہ ہے، ہر جو Digit ہے، اس پر تفصیل سے میں بول چکا ہوں۔ آپ سے پہلے

صوبے میں کیا تھا، آپ نے کیا گل کھلائے ہیں؟ وہ میں تفصیل سے ادھر تقریباً پینتالیس منٹ تقریر کر چکا ہوں، ابھی بھی کچھ جھلکیاں دکھاؤں گا، ایک حصہ جو Major تھا وہ یہ تھا کہ اپنے ورکرز کو میسج دے رہے تھے کیونکہ میرے الفاظ نہیں تھے، میں نے نہیں کہا تھا، اپوزیشن کے کسی ممبر نے نہیں کہا تھا، چیف منسٹر صاحب نے کہا تھا، آپ نے بھی کہا تھا، آپ کے ممبروں نے بھی کہا تھا کہ جب تک خان صاحب نہ کہیں تو ہم بجٹ پاس نہیں کریں گے، ہم نے نہیں کہا تھا۔ ایک آج آپ نے ورکرز کو مطمئن کرنے کے لئے زیادہ آپ کی سپیچ کا جو حصہ تھا وہی تھا، ایک حصہ وہی تھا کہ کون یہ ملاقات کروانے والے ہیں، کون یہ ظلم کروانے والے ہیں؟ کس کس نے یہ ظلم کیا، آپ بھی شامل ہو، تو تینوں پر میں بات کروں گا۔ جناب سپیکر، اس نے پہلے بجٹ والی باتیں جو تھیں کہ ہم نے یہ کیا، یہ کیا، سیدھا سادہ سوال ہے۔ جناب سپیکر، 2013ء میں جب آپ حکومت میں آئے، آپ لوگ پی ٹی آئی، تو اس صوبے پر قرضہ تھا ایک سو پچاس (150) بلین Sixty six years میں، یہ میرے فگرز نہیں، یہ آپ کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر ہے کہ Sixty six years میں اس صوبے پر قرضہ ایک سو پچاس (150) بلین، Today where we stand? بارہ سال میں آپ نے وہی قرضہ آٹھ سو (800) بلین تک پہنچایا، (تالیاں) آپ نے اس میں پانچ سو فیصد اضافہ کیا۔۔۔۔۔

<u>وزیراعلیٰ</u>: پندرہ مہینوں کی بات کرو، باقی لوگوں کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: ٹھیک ہے آپ نے یہ باتیں کیں، میں اس کا جواب دے رہا ہوں۔۔۔۔۔

<u>وزیراعلیٰ</u>: پندرہ مہینوں کی بات کرو، باقی چھوڑو، وہ لوٹے جو گئے ہیں وہ تو آپ کے پاس ہیں آج کل، میں اس کا جواب دینے والا نہیں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: یہ میں پی ٹی آئی کی بات کر رہا ہوں، پی ٹی آئی کی۔۔۔۔۔

<u>وزیراعلیٰ</u>: ان لوٹوں کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: Cross talk نہ کریں، دیکھیں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: مجھ سے پہلے، یہ سن لیں ذرا، آپ کے ایک سال کا بھی میں بتاؤں گا، آپ کے ایک سال کا بھی میں بتاؤں گا۔۔۔۔۔

وزیراعلیٰ: میں آپ کو اتنا بتا رہا ہوں کہ کسی بھی لوٹے کا میں ذمہ دار نہیں ہوں، آپ پندرہ مہینوں کی بات کریں، پندرہ مہینوں کا حساب دینے کے لئے ہم بیٹھے ہوئے ہیں، ایک بندہ لوٹا ہو گیا، لوٹا ہو کر کہاں چلا گیا؟ آپ دوسری بات کریں۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے آنریبل چیف منسٹر صاحب، حکومتی بینچز! ذرا آپ Let him speak، آپ انہیں بولنے دیں۔

(شور / قطع کلامی)

قائد حزب اختلاف: مولانا صاحب، ٹھیک ہے، شکریہ۔ میں اس لئے یہ بات کر رہا ہوں کہ آپ نے Repeatedly کہا کہ خان صاحب کا ویژن، تو وہ جو لوٹے آپ کہہ رہے ہیں، وہ بھی خان صاحب کا ویژن تھا، میں نے نہیں لگایا تھا، اس سے پہلے جو بیٹھا تھا وہ بھی خان صاحب کا ویژن تھا، آپ جو سارے بیٹھے ہیں، یہ بھی خان صاحب کی چھتری پر آئے ہیں، میں تو وہی ویژن بیان کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ۔ جناب آنریبل لیڈر آف اپوزیشن صاحب۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

وزیراعلیٰ: ہم سننے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ، آپ سن لیتے ہیں، اچھی بات ہے، ایک دوسرے کو سننا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سی ایم صاحب، آپ نے اب نہیں بولنا ہے، بولنے دیں ان کو۔

قائد حزب اختلاف: یہ تو پولیٹیکل کلاس کا مزہ ہے کہ ایک دوسرے کی بات سن لیں، دلیل سے بات کریں، اگر میں نے کچھ ادھر ادھر بات کی، آپ دوبارہ مجھے جواب دے دیں، میں خوش ہو جاؤں گا، یہ روایت بد قسمتی سے جب سے آپ کی پارٹی آئی ہے، یہ روایت ختم ہوئی ہے، آپ نے یہ کہا کہ ہمارے لیڈر کو Regime change کے تحت، سازش کے تحت حکومت سے نکالا گیا، واحد پرائم منسٹر ہے In the history of Pakistan، آپ ہسٹری اٹھا کر چیک کریں کہ واحد پرائم منسٹر آپ کا لیڈر تھا جو آئینی طریقے سے نکالا گیا، "Vote of No Confidence" is in Constitution، واحد پرائم منسٹر ہے In the history کہ آئینی طریقے سے نکالا گیا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: Order in the House، آپ Kindly دیکھیں، یہ بڑی اچھی روایت رہی خیبر پختونخوا اسمبلی کی کہ اس دور میں اگر گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بات ہوئی تو اپوزیشن نے خاموش ہو کر سنی ہے، اپوزیشن کی طرف سے بات ہوئی تو گورنمنٹ نے خاموش ہو کر سنی ہے، آپ سب کا میں بڑا مشکور ہوں، میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ روایت آج بھی برقرار رہے، پھر آپ نے کوئی بات کرنی ہو تو کریں۔

(تالیاں)

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر۔ ہم نے تو یہ بھی مظاہرہ کیا ہے کہ ان کی بجٹ سپیچز کے دوران، جنرل ڈیبیٹ کے دوران ان کے چار بندے ہوتے تھے، تب بھی ہم نے کوئی کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا، میں سنتا رہا، End تک بیٹھا رہا، آپ کی جو اپوزیشن ہے، ہم نے بھی ابھی ادھر Protest کیا، ابھی آپ کو پتہ ہے یہ نیشنل اسمبلی میں اپوزیشن والے ایک مائیک سے کیوں بول رہے ہیں؟ یہ انفارمیشن ہے کسی کے پاس کہ کیوں بول رہے ہیں؟ وہ بجٹ سیشن سپیچ کے دوران اس نے جو ساؤنڈ سسٹم ہے اس کا بیڑا غرق کر دیا ہے، اس لئے ایک مائیک سے بول رہے ہیں اور پچیس کروڑ اس کا خرچہ ہے، ابھی جو ٹھیک کر رہے ہیں، اس طرح کی اپوزیشن ہم نے نہیں کی، ہم نے ادھر Protest کر کے پھر سنتے رہے، ہم نے یہ کیا ہے، یہ روایات آپ کی کچھ اور ہیں، ہماری کچھ اور ہیں، (تالیاں) ڈیڑھ سال سے آج تک میں ادھر ہوں، Single statement آپ نکالیں کہ میں نے کبھی Below the belt بات کی ہو، Single statement، اس طرف سے جو بھی کہا جائے تو میرا ایمان ہے کہ جس کے پاس دلیل ہو، اس کو گالم گلوچ کی ضرورت نہیں ہے، جس کے پاس دلیل ہو تو اس کو زور سے بولنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، وہ جو کہتے ہیں کہ Action speaks louder than words (تالیاں) یہ اس نے جو بات کی، کون ادھر ملاتا رہا، سب سے زیادہ تو آپ ملے ہیں ان سے، آپ کو پتہ ہوگا کہ کون آپ کو ملواتا ہے ادھر، آپ کو زیادہ پتہ ہوگا۔ (تالیاں) میں بولتا ہوں آپ پھر اس کو وہ کر لیں، یہ عید والی رات آپ ملے کہ نہیں ملے؟ عید والی رات، اسی رات آپ نے کیوں نہیں پوچھا کہ بجٹ پاس کریں یا نہ کریں؟ اس سے تین دن پہلے پھر ملے، پھر کیوں نہیں پوچھا؟ آپ کے کافی لوگ جو ملنا چاہتے ہیں ان کو کون روک رہے ہیں، وہ بھی میرے پاس ریکارڈ موجود ہے کہ کون روک رہا ہے، میرے پاس ادھر ایک ٹویٹ جناب سپیکر، وہ ہے خان صاحب کی بہن اور یہ خواتین کا ہمارا کلچر ہے ہم خواتین کا احترام کرتے ہیں، میں احترام کرتا ہوں، بہت احترام سے میں نام لیتا

ہوں، علیمہ بی بی کی ٹویٹ ہے، آج کی ٹویٹ ہے کہ بجٹ بالکل پاس نہیں کرنا، آپ سیشن کال کریں اڈیالہ جیل میں، چاہے سارے آپ Arrest ہو جائیں لیکن خان صاحب کا حکم ہے، (تالیاں) یہ میرے پاس ہے۔ جناب سپیکر، اور بھی کافی ٹویٹس تھے، ان سب پر میں ٹائم ضائع نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن۔۔۔۔۔

(شور)

<u>قائد حزب اختلاف</u>: آپ ٹیبل بجا رہے ہیں اور عمل نہیں کرتے، بولتے ٹھیک ہو لیکن خدارا عمل بھی کرو، خدارا عمل بھی کرو کہ کون آپ کو ملاتا رہا اور ابھی تک کیا ہو رہا ہے؟ وہ سب کو پتہ ہے۔ جناب سپیکر، آپ مجھے یہ بتائیں کہ ابھی Financial year کی جو Last date ہے وہ 30 جون ہے، آپ کو کونسی جلدی ہے کہ دو دن کا ایجنڈا Windup کرکے آج وہ کر رہے ہو کیونکہ جمعرات کو خان صاحب کے ساتھ ملاقات کا دن ہے، جمعرات سے پہلے پہلے آپ Windup کرنا چاہتے ہو، دو دن صبر نہیں کر سکتے، کون سازش کر رہا ہے؟ یہ بھی ذرا بتائیں، کون سازش کر رہا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>قائد حزب اختلاف</u>: ٹھیک ہے ناں، آپ یہ بھی بتائیں، یہ بھی بتائیں، آپ نے کہا کہ ہمارے ساتھ یہ ظلم ہوا، وہ ظلم ہوا، آپ لوگوں میں غیرت نہیں تھی، آپ لوگوں نے کچھ بولا نہیں، جناب سپیکر، آپ پاکستان کا Track record اٹھا لیں، ادھر زیادہ تر ڈکٹیٹرز گزرے، مشرف صاحب، ضیاء صاحب، جنرل ایوب تھے لیکن بدترین جو ڈکٹیٹرشپ تھی وہ خان صاحب کی گورنمنٹ تھی، تب ہو رہی تھی (تالیاں) بدترین ڈکٹیٹرشپ۔ جناب سپیکر، میں آپ کو ایک مثال دے رہا ہوں، ایک دن میں نے خود، آپ بھی تھے اسمبلی میں، میں نے تقریر کی اسمبلی میں، رمضان میں، یہ 2019ء کی بات ہے، اس رمضان میں میرے بھتیجے کو شام کو ایف آئی اے نے Lock up کے اندر کر دیا، ایک تقریر کی وجہ سے اتنا ظلم ہوا کہ کبھی ہم نے دیکھا نہیں تھا۔ جناب سپیکر، ایک تقریر کی رانا ثناء اللہ نے، ان کی گاڑی میں کتنے من چرس ڈالا گیا، یہ فریاد کرتے ہیں، یہ فریاد کرتے ہیں لیکن اسی ٹائم نہ ہم روئے، نہ ہم نے کوئی Compromise کیا، ہم ڈٹ کر کھڑے رہے۔ یہ بھی میں کلیئر کرتا ہوں کہ بلوچستان اور Specially اس صوبے میں، یہ جو کہتے ہیں میں نام لیتا ہوں، ایم آئی ہے، آئی ایس آئی ہے، فلاں ہے، جناب سپیکر، آج بھی اس کی آشیرباد کے بغیر ادھر کوئی بھی حکومت نہیں کر سکتا، میں اپیل کرتا ہوں کہ اپنی لاٹھیاں ہٹا لیں، Next week یہ گورنمنٹ نہیں ہو گی، مجھے پتہ ہے کہ کیا ہو رہا ہے لیکن ان چیزوں پر نہ جائیں، میں ہر وقت آپ کو کہتا ہوں

کہ آپ جو این ایف سی اور جو شیئر کی بات کرتے ہو، مجھے ذرا یہ فگرز بھی بتادیں، آپ نے کہا کہ یہاں سے یہاں تک چلیں، چار سال آپ کو اس طرح ملے جو اس صوبے میں کسی کو نہیں ملے، جو (Council of Common Interests)CCI ہے، ان کی پانچ اکائیوں میں سے فیڈرل گورنمنٹ آپ کے پاس، خان صاحب کی، یہ گورنمنٹ آپ کے پاس محمود خان صاحب کی، پنجاب کی گورنمنٹ آپ کے پاس بزدار صاحب تھے، بلوچستان کی گورنمنٹ آپ کے پاس، آپ کی حکومت تھی، ایک سندھ میں آپ کی حکومت نہیں تھی، آپ نے یہ سی سی آئی میٹنگ میں یہ Revise کیوں نہیں کیا؟ جب آپ کے پاس اختیار تھا، ابھی آپ رو رہے ہیں کہ فاٹا کے لئے ہمیں کچھ نہیں دے رہے ہیں، ایک سو ارب Per annum بنتا ہے جو کمٹمنٹ ہے، خان صاحب چار سال رہے تو چار سو چالیس ارب وہ دے چکے فاٹا کو؟ مجھے فگرز بتائیں، جب آپ کے پاس سارا اختیار تھا، صوبے کا بھی، مرکز کا بھی، وہ بھی ہمیں بتادیں کہ اس وقت آپ نے کیا کیا، فاٹا کے لئے کیا کیا؟ اسی دن آپ نے سٹارٹ میں کہا کہ فیڈرل گورنمنٹ ٹیکس نیٹ بڑھا رہی ہے، فاٹا اور پاٹا میں، Collection ہم کریں گے، میں اعلان کرتا ہوں کہ ادھر نہیں ہوگا، آپ نے کہا تھا، اسی دن کہا تھا، جو KPPRAtax ہے، ایک تو جو دریائے سوات ہے، اس کو دیکھو کھنڈرات بنایا ہے، آپ نے کتنا کمایا ہے؟ اس ٹیکس سے چھ کروڑ روپے ایکس فاٹا اور پاٹا کو first جو Extension ہوئی ہے، وہ تو اس صوبے نے پی ٹی آئی کی حکومت نے کی ہے، دوسروں کے لئے آپ بولتے ہیں کہ میں نہیں چھوڑوں گا، نہیں Collect کروں گا اور خود آپ نے Extend کیا ہے۔ جناب سپیکر، قول وفعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے، آج میں اگر ایک کو نسچین کروں کہ کتنے لوگ ہیں آپ میں سے جو خان صاحب کے ساتھ کھڑے ہیں اور کتنے لوگ ہیں جو سی ایم صاحب کے ساتھ کھڑے ہیں؟ کچھ بولو ناں، یہ میں۔۔۔۔

(قہقہے اور شور)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ بات ختم کرلیں تو پھر آپ جواب دیں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> آخری بات، آخری بات، جناب سپیکر، یہ میں نے Intentionally کیا کہ یہ لوگ آواز لگائیں لیکن اعتماد کا ووٹ اس طرح نہیں ہوتا۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ):</u> جناب سپیکر،۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: میرے بھائی، آپ تو لاء منسٹر ہیں، آپ لاء منسٹر ہیں، اس پر میں بات نہیں کروں گا لیکن یہی میں کہہ رہا ہوں کہ آج آپ کا جو ووٹر اور سپورٹر ہے، اس پر عدم اعتماد آپ خود کر چکے ہیں، یہ ٹوئیٹس کافی میرے پاس موجود ہیں اور میڈیا پر میں دکھاؤں گا۔ شکریہ۔

(تالیاں)

Mr. Speaker:Honorable Chief Minister.

وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر، ریکارڈ پہ جواب آ جائے۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ کچھ چیزیں جو آپ نے کہی ہیں، میں ان کا جواب ضروری سمجھتا ہوں تاکہ ریکارڈ پہ آئے۔ پہلی بات آپ نے کی ہے، میں شروع کرتا ہوں، قرضے کے حساب سے، قرضہ اس وقت سات سو نو (709) ارب روپے ہے لیکن جس نے بھی لیا، کوئی غلط کیا تو میں اس کا وکیل نہیں ہوں، یہاں پر صاف بات ہے، میں کسی کا وکیل نہیں ہوں، غلط کام کرنے والے کا ہمیں اسلام نے بھی کہا ہے کہ اپنی اصلاح کرو، جب غلطیاں کرتے ہو تو غلطی کے بعد اصلاح کر کے اپنے آپ کو ٹھیک کرو، اگر نماز نہیں پڑھتے ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پچھلی نمازیں چھوڑ دی ہیں تو تم آگے کو بھی چھوڑ دو، بس پچھلی نہیں پڑھیں، آگے شروع کر لو، یہ ہمیں اپنا اسلام کہتا ہے۔ سر، یہ قرضہ جب ہمارا Regime change ہوا تو اس وقت یہ قرضہ تھا چار سو پچاس (450) ارب، اس کے بعد ڈالر کا ریٹ چڑھا، اس Caretaker کے ٹائم میں یہ چلا گیا چھ سو نوے (690) ارب کے اوپر، ہمارے پندرہ مہینوں میں ہم نے ترپن (53) ارب روپے اتارا ہے، اس کو میں Own کرتا ہوں، آپ ریکارڈ چیک کر لیں، جو میں نے بات کی ہے، یہ ہو گئی ایک بات۔ دوسری جو بات ہے، عمران خان سے میٹنگ کی، عمران خان سے میٹنگ کے حوالے سے میں چونکہ چیف منسٹر ہوں، کوئی بھی چیف منسٹر کسی بھی جیل میں کسی بھی وقت کسی کو ملنے جا سکتا ہے، یہ پاکستان کے قانون میں ہے لیکن پاکستان میں قانون تو آج کل ہے نہیں، اگر میری عمران خان سے ملاقات ہوتی ہے تو میری ملاقات ایک سرکاری چینل کے Through ہوئی ہے، جب مجھے وہاں سے ملاقات کا ٹائم مل جاتا ہے، میں چلا جاتا ہوں لیکن میری عمران خان سے کورٹ آرڈرز کے مطابق ہفتے میں ایک ملاقات ہونی چاہیئے، آج تک میری اس حساب سے دو مہینوں میں ایک ملاقات ہوئی، اگر میں ان کی Average نکالوں تو عمران خان سے میری ضرور بات ہوئی، عمران خان سے میری ملاقات ہوئی لیکن عمران خان نے کمیٹی کے نام دیئے تھے، پہلے چار نام تھے، وہ میں نے اناؤنس کئے، پھر Last time ان کی بہنیں جب ملیں تو انہوں نے پانچ

نام کئے، وہ نام کی ملاقات کی بات ہو رہی ہے، عمران خان سے میری اکیلی ملاقات کی بات نہیں ہو رہی، وہ میں کر چکا ہوں، اس کے مطابق یہ عمران خان کے بجٹ کا جو ویژن ہے، یہ عمران خان کے ویژن کے مطابق ہے، جتنی ہماری سوچ ہے لیکن لیڈر کی اپنی ایک سوچ ہوتی ہے، ہر حالات کے مطابق وہ کوئی بھی چیز جب اس کو دکھائیں کہ اس میں کیا ہے کیا نہیں ہے؟ اس کا اختیار بھی اس کے پاس ہے، ہم Amend بھی کر سکتے ہیں لیکن اس چیز کو، ملاقات نہ کروا کر ایک سازش کی، میں کلیئر کہتا ہوں کہ سازش ہے۔ اب بات آ جاتی ہے آپ کے ٹائم کی، یہ اچھا سوال کیا ہے، وہ کہتے ہیں ناں۔ بات جب بگڑے گی تو بہت آگے جائے گی، غیرت تو ہے ناں، آپ سب میں، ہے ناں، باقی ہے ناں، بات یہ ہے کہ رانا ثناء اللہ کے اوپر ایف آئی آر کس نے کی؟ وہ اے این ایف نے کی، میں آپ کو یہاں پر بتا رہا ہوں As Cabinet member ہم نے عمران خان سے بولا کہ جی ایف آئی آر ہوئی ہے، اس کے اوپر ہمارے تحفظات ہیں کہ کوئی بھی انسان اپنی گاڑی میں فیملی کے ساتھ یہ کام نہیں کر سکتا، عمران خان نے کہا کہ اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے، ڈی جی (اے این ایف) آئے گا، کیبنٹ کو اس کے اوپر بریفنگ دے گا، I was the member of that Cabinet، ڈی جی (اے این ایف) آیا، اس نے بتایا کہ جی ہمارے پاس ثبوت ہیں، کیمرے ہیں، ریکارڈنگ ہے، ایف آئی آر اس نے دی ہے، میں ریکارڈ پہ کہہ رہا ہوں، نمبر ایک۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر اعلیٰ:</u> سن لو، اب آپ بھی سن لو ناں۔ نمبر دو، آپ کہتے ہیں، پیپلز پارٹی والے بیٹھے ہیں، زرداری صاحب کی زبان کس نے کاٹی ہے؟ بتاؤ ناں، کیا بدلہ لیا آپ نے؟ بتاؤ ناں، ہم جب اپنی بات کرنے نکلتے ہیں تو گولیاں ٹھوکتے ہو، تمہیں تو کسی نے گولیاں بھی نہیں ماریں آج تک۔ تیسری بات آپ مریم نواز کی کرتے ہیں، آپ کی پارٹی کی بڑی ہیں، ایک خاتون ہیں، ہمیں عزت کرنی چاہیئے ہر خاتون کی، اس کا دروازہ کس نے توڑا تھا؟ نام نہیں پتہ، میں بتا دوں، جاؤ چیک کرو کہ وہ کہاں بیٹھا ہے؟ آج (تالیاں) آپ کی حکومت ہے، چھوڑ دو یہ باتیں، چھوڑ دو یہ باتیں، میرے بھائی! چھوڑ دو یہ باتیں، ہماری ایک تحریک ہے، ہمارا ایک نظریہ ہے، ہمارا لیڈر عمران خان ہے، اس نے ہمیں حکم دیا، ہم نے پوری کوشش کی، تن من دھن سے کوشش کی، ہمیں گولیاں ماری گئیں، جیلوں میں ڈالا گیا، ٹارچر کیا گیا، ہم آج بھی کھڑے ہیں، جو چھوڑ گئے، ان کا نام مت لو، وہ ہم میں سے نہیں ہیں، وہ بزدل تھے، بے غیرت تھے، ڈرپوک تھے، چلے گئے اور جو آج یہاں کھڑے ہیں، عمران خان کے ساتھ ہیں اور گولیاں کھانے کے بعد بھی ساتھ ہیں، آگے بھی ساتھ رہیں گے،

تحریک جاری رہے گی(تالیاں)اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ باقی جو آپ بات کر رہے ہیں، میرے عمران خان کے Followers جانے اور ہم جانے، میر الیڈر جانے اور اس کا فیصلہ جانے، میں جانوں، آپ کا اس میں کام نہیں ہے، آپ کو تکلیف بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ اس پہ آپ کو تکلیف ہو رہی ہے ناں، وہ تکلیف بتا رہی ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ میرے ہر فیصلے کا اختیار عمران خان کے ہاتھ میں رہے، آپ یہ نہیں چاہتے، آپ چاہتے ہیں کہ آئینی طور پر کسی طریقے سے آپ کے ہاتھ میں آ جائے، یہ خواہش ہم پوری نہیں ہونے دیں گے۔ عمران خان کی امانت ہے، عمران خان کے پاس ہے، میں دوبارہ Repeat کر رہا ہوں کہ عمران خان سے ملاقات ہو جائے گی، آج نہیں تو کل، بجٹ کے دوران، بجٹ کے بعد، کبھی بھی ہو جائے گی۔ عمران خان کہے گا توڑ دو تو ایک لمحے کے لئے بھی کوئی نہیں سوچے گا، یہاں بیٹھا ہوا شخص(تالیاں) کہ سائن کریں، میں ایک لمحہ نہیں لگاؤں گا لیکن جب عمران خان اسمبلی توڑنے کا کہے گا، عمران خان نے بجٹ کے اوپر ملاقات کا کہا تھا، اس نے کوئی پیغام نہیں دیا کہ اگر اس صورتحال میں تمہاری اسمبلی ٹوٹتی ہے تو توڑ دو، میں اس کا ذمہ دار ہوں، عمران خان کی وہ امانت جو ہمارے پاس ہے، ہم اس کے امانت دار ہیں، اختیار ہم کسی اور کے ہاتھ میں نہیں جانے دیں گے، یہ خواہش پوری نہیں ہونے دیں گے، اختیار عمران خان کا ہے، وہ کہے گا گھر جاؤ تو گھر جائیں گے، وہ کہے گا چڑھ جاؤ تو چڑھ جائیں گے، کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جائیں گے، "عمران تیرے جانثار، عمران تیرے جانثار، بے شمار بے شمار"۔ شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> تشریف رکھیں۔ جی آنریبل اپوزیشن لیڈر صاحب، آپ پھر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر، وہ تو چلے گئے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تاج خان، آپ انہیں بات کرنے دیں ناں، بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، نہیں نہیں، آپ نہیں بولیں گے، آپ خاموش رہیں۔ دیکھیں یار تاج خان، پلیز، آپ تشریف رکھیں، بس یہ اپوزیشن لیڈر صاحب ایک دو باتیں کریں تو پھر بجٹ پہ آتے ہیں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر، اس سے پہلے ایک دو باتیں جو فرسٹ سپیچ تھی اس کی، وہ تو ماشاء اللہ ٹھیک تھی کیونکہ وہ گولی اور پھر یہ ان چیزوں سے بد دعا پڑھتے ہیں لیکن پھر ظاہری بات ہے کہ اس کو جانا تھا، پھر دوبارہ پارہ Up ہو گیا، یہ میں بھی On oath کہہ رہا ہوں کہ رانا ثناء اللہ کی جو Arrest تھی، وہ عمران

خان صاحب نے فون کر کے خود کی ہے، شہر یار آفریدی اسمبلی میں قرآن لے کر آئے تھے کہ میں یہ قرآن کھاتا ہوں کہ یہ ہوا، یہ ہوا ہے، اس کے کیبنٹ کا ممبر تھا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے ماشاء اللہ بڑا دلچسپ مکالمہ سننے کو ملا، یہ دیکھیں یہی حسن ہے جمہوریت کا کہ باتیں ہوتی ہیں، باتیں بہت سے راز و نیاز کو افشاں کرتی ہیں، حقائق ان کی تہہ میں سے نمودار ہوتے ہیں، یہ اسمبلیاں اسی لئے بنائی گئی ہیں کہ ان میں کوئی میرا خیال ایسا نہیں ہے، اس میں اچھی ڈیبیٹ ہونی چاہیئے، آج بھی اچھی ڈیبیٹ ہوئی، آنریبل سی ایم صاحب نے بھی باتیں کیں، آنریبل اپوزیشن لیڈر صاحب نے بھی باتیں کیں، دونوں نے ایک دوسرے کو بڑے دلچسپ سوال و جواب کئے، میرا خیال ہے کہ اس صوبے کے عوام بھی دیکھ رہے ہیں، وہ بھی محظوظ ہوئے ہوں گے، ہم بھی اس سے محظوظ ہوئے، جناب اپوزیشن لیڈر صاحب نے اس ناچیز کا بھی ذکر کیا کہ آپ نے اناؤنس کیا تھا کہ جب تک خان صاحب کی اجازت نہیں ہو گی تو یہ بجٹ پیش نہیں ہو گا، اس ضمن میں گزارش ہے، چونکہ خان صاحب کے ساتھ جو ان کی متعین کردہ ٹیم تھی، اس کی ملاقات نہیں ہوئی، میں کسی پارٹی کو مورد الزام نہیں ٹھہراتا، اسٹیبلشمنٹ نے ملاقات نہیں ہونے دی، (تالیاں) اب پارٹی کے اندر ایک ڈسپلن اور ایک Hierarchy ہے، پارٹی کے اندر ایک پولیٹیکل کمیٹی ہے جو خان صاحب کی غیر موجودگی میں تمام چیزوں کو Decide کرتی ہے، پارٹی کی اپنی ایک Hierarchy ہے، پھر پارلیمانی پارٹی ہے، آج جو گزشتہ رات پولیٹیکل کمیٹی نے، پارٹی کی لیڈرشپ نے اور پارلیمانی پارٹی نے اس اجلاس کے لئے اجازت دی تو یہ اجلاس اس کے تحت آج میں منعقد کر رہا ہوں، اگر ان کی پارٹی کی اجازت نہ ہوتی، Chain of command اس میں نہ ہوتی، پولیٹیکل پارٹی نہ ہوتی، پارلیمانی پارٹی جو بیٹھی ہوئی ہے، یہ اس میں شامل نہ ہوتی تو یہ اجلاس قطعاً نہ ہوتا۔

مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Item No.4. Demands for Grant for the financial year 2025-26 will be moved separately by concerned Ministers and after discussion on cut motions onDemands for Grant, voting will be held on each Demand. Demand No. 1, Provincial Assembly. The honorable Minister for Law, to please move Demand No. 1.

وزیر قانون و خزانہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 62 کروڑ 35 لاکھ 02 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker:The motion moved: that a sum not exceeding Rs. 62 crore, 35 lac and 02 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Provincial Assembly.

Since, no cut motion has been moved on Demand No. 1, therefore, the question before the House is that Demand No.1 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 1 is granted. The honorable Minister for Law, to please move Demand No. 2.

وزیر قانون و خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 08 ارب 95 کروڑ 97 لاکھ 21 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم و نسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is:that a sum not exceeding Rs. 08 billion, 95 crore, 97 lac and 21 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of General Administration.

Cut motions on Demand No. 2: Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2. Ms. Sobia Shahid, please.

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ جناب سپیکر، میں ایک بات کروں گی کہ اس جمعرات کو عمران خان کے ساتھ ملاقات آپ لوگوں نے کی ہے اور یہ دن۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، جمعرات کے بعد بھی تین دن ہیں، جمعرات کے بعد بھی تین دن ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: آنریبل اپوزیشن لیڈر صاحب، ذرا متوجہ ہوں، جناب مولانا صاحب، اگر سپیچز کرنی ہیں، ایک منٹ ثوبیہ شاہد بی بی، کنڈی صاحب، ذرا توجہ دیں، اگر اپوزیشن اراکین چاہتے ہیں کہ وہ سپیچز کریں تو اس کو میں Delay کر دیتا ہوں، آپ سپیچز کر لیں، آدھا گھنٹہ کرتے ہیں، ایک گھنٹہ کرتے ہیں، ڈیڑھ گھنٹہ کرتے ہیں، سپیچز کر لیں، اس کے بعد ہم پھر اس کو لے لیتے ہیں، میرا خیال ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں، آپ سپیچ کر لیں، آپ بھی کر لیں اور جس نے کرنی ہے، وہ بھی کر لیں یا نہیں۔ جی کنڈی صاحب۔

جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف): پہلے یہ کٹ موشنز لے آئیں۔

جناب سپیکر: نہیں، دیکھیں پھر اگر انہوں نے کٹ موشن پیش کرنی ہے تو پھر یہ وہ نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، ایک سیکنڈ۔۔۔۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: یہ موشن موو کریں، کٹ موشن موو کریں تو تب اس پر بات ہو سکتی ہے، جیسے یہ آفتاب عالم صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ اس طرف سے بھی بات ہوگی، کٹ موشن میں، وہ جو لوگ کہتے ہیں، هغه پښتو کښې چې وائی د سحر بانګ کښې مې نوې تپه واؤریدله، ولې د حکومت والا هم کټ موشن دی؟ تاسو په دې عدم اعتماد کوئ، تاسو خو د لته هر څه اووئیل، دا خو۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: اس ہاؤس کی۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: نہ نہ، اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: یہ کٹ موشن Read out کر لیں تو بات ہوگی۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب کا ذرا مائیک On کر دیں۔

جناب احمد کنڈی: اس ہاؤس کی اپنی ریت اور رواج ہیں، جس طرح آپ نے کہا، لیڈر آف دی ہاؤس نے باتیں کیں، لیڈر آف دی اپوزیشن نے باتیں کیں، سب نے تحمل سے سنی ہیں، ایک تو آپ نے زیادتی کر

دی ہے کہ Demands for Grant جو دو دن کا ایجنڈا تھا وہ آپ نے حکومت کے کہنے پہ ایک دن کر دیا، اس سے بھی ہمیں اختلاف ہے، وہ ہم اپنا احتجاج ریکارڈ کرواتے ہیں کیونکہ Demands for Grant ہر منسٹری کے علیٰحدہ علیٰحدہ ہوتے ہیں، ہم ہر منسٹری پہ بات کریں گے، میری ثوبیہ بی بی سے بھی یہی گزارش ہے کہ ہم اسی ایجنڈے کے اوپر Stick رہتے ہیں، ہر ڈیمانڈز آپ لیتے رہیں، جب آپ نے ان کا قتل عام کرنا پڑے گا تو اس وقت بھی ہم احتجاج کریں گے، ہم آپ کو ایسا نہیں کرنے دیں گے، آپ نے بڑی بڑی بڑھکیں ماری ہیں یہاں پہ، اس منصب پہ بیٹھ کر کہ اگر عمران خان نے اجازت نہ دی تو میں پیش نہیں کروں گا، میں پاس نہیں کروں گا، ہم آپ کو بھی Expose کریں گے، ان کو بھی Expose کریں گے، آپ لوگ کس طریقے سے بجٹ پاس کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی، ثوبیہ بی بی، ابھی سے قتل عام شروع کر دوں، نہیں یار، تھوڑا صبر کریں ناں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں ممبران کی طرف سے عمران خان کو سرمہ لگا کر پانچ ہزار کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousands only. Ms. Shehla Bano, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2. Ms. Shehla Bano, MPA, please.

<u>محترمہ شہلا بانو:</u> شکریہ جناب سپیکر، یہ ایڈمنسٹریشن کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے، اس پر کٹ موشن لانے کا مقصد یہ ہے، اس پہ میں تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی کٹ موشن پیش کر دیں، بات نہ کریں۔

<u>محترمہ شہلا بانو:</u> جناب سپیکر، میں ایک سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Sardar Shah Jehan Yousaf Sahib, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Mr. Sardar Shah Jehan Yousaf, MPA.

<u>Sardar Shah Jehan Yousaf</u>: I beg to move the cut motion against General Administration department.

<u>جناب سپیکر:</u> کتنے پیسے کا موو کر رہے ہیں؟

<u>سردار شاہ جہاں یوسف:</u> دو سو دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred and ten only. Mr. Jalal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Mr. Jalal Khan, MPA, please.

Mr. Jalal Khan: Janab Speaker, I beg to move fifty rupees cut motion against General Administration department.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Mr. Abdul Munim, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب عبدالمنعم: سر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The cut motion is withdrawn. Mr. Ibadullah Khan, Leader of Opposition, to please move his cut motion on Demand No. 2.

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر، میں ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی ناقص کارکردگی اور اس میں کرپشن کی وجہ سے ایک لاکھ کٹوتی کی تحریک موؤ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: سر، آپ کی تو ادھر ایک سو روپے کی آئی ہوئی ہے۔

قائد حزب اختلاف: سر ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک موؤ کرتا ہوں

Mr. Speaker:The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ms. Rehana Ismail, to please move her cut motion on Demand No. 2.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، میں ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ پر ایک لاکھ کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced one lac only. Mr. Adnan Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب عدنان خان: میں جنرل ایڈمنسٹریشن پر دس لاکھ روپے کٹوتی کی موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Mr. Sajad Ullah Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب سجاد اللہ خان: سر، میں پچاس ہزار روپے سکہ رائج الوقت کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty thousand only. Mr. Muhammad

Riaz, MPA, (PK-95), to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب محمد ریاض: جناب سپیکر صاحب، میں دس ہزار کی کٹ موشن جنرل ایڈمنسٹریشن پر پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Muhammad Rashad Khan, MPA, not present it lapsed. Ms. Asma Alam, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2.

محترمہ عاصمہ عالم: شکریہ جناب سپیکر، میں محکمہ جنرل ایڈمنسٹریشن پر دس ہزار روپے کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Malik Tariq Awan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2, not present it lapsed.

جی، جی، ثوبیہ شاہد، ایم پی اے صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے اس محکمہ کے اوپر یہ کٹوتی اس لئے پیش کی ہے کہ KP House جو ہمارے ان ممبران کے لئے بہت Easily بک نہیں ہوتا، ہمارے پاس تین دن کا ٹائم ہوتا ہے، اگر کام لمبا ہو تو پھر اس کو چھوڑنا پڑتا ہے، یہ بہت بڑا ایشو ہے، میں بار بار بجٹ سیشن میں اس کے اوپر کٹ موشن پیش کرتی ہوں لیکن اس پر کوئی بھی عمل درآمد نہیں ہوتا۔ دوسری بات، KP House Islamabad میں Water filtration کا پلانٹ نہیں ہے جس کی وجہ سے جتنے بھی سارے لوگ ہوتے ہیں، ان کے پیٹ خراب ہو جاتے ہیں اور بہت بڑے مسئلے آتے ہیں۔ تیسرا مسئلہ، میں نے Last year کو کسچن نمبر 435 مورخہ 24 اکتوبر کو پیش کیا تھا اور اگر آپ کو یاد ہو تو یہ بنوولینٹ فنڈ ڈیپارٹمنٹ ہر سال سرکاری ملازمین کے لئے سود کے بغیر قرضے دیتا ہے جس میں اسمبلی سیکرٹریٹ کو Attached department میں ڈالا گیا تھا، اس کے بعد Last year یعنی 24 اکتوبر کو اسمبلی سیکرٹریٹ کو بالکل سرے سے کھاتے سے نکال دیا گیا ہے، وہ نہ ادھر کے رہے اور نہ ادھر کے رہے، آگے وہ چانس بھی نہیں ہے ان کا، جو قرعہ اندازی میں نام ڈالنے کی لسٹ ہے، اس میں ہماری اسمبلی کے ایمپلائز نہیں تھے۔ جناب سپیکر صاحب، اس پہ آپ لوگوں نے فنانس سیکرٹری کو بھی بلایا تھا، بات ہو گئی تھی لیکن اس پہ کوئی عمل درآمد نہیں ہوا، اس پر ہم نے بجٹ میں بار بار بات کی، اگر ہم صوبائی اسمبلی میں اس پر کوئی کسچن پیش

کرتے ہیں، کوئی سوال کرتے ہیں تو اس پہ بعد میں کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا، اس لئے پلیز ذرا بتادیں کہ یہ کیوں نہیں ہوتا؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ ادھر مصروف تھے، میں نے کہا کہ آپ ان ایشوز کو نوٹ کریں، ابھی اس پہ آپ سے بات ہوگی۔ جی شہلا بانو صاحبہ۔

محترمہ شہلا بانو: شکریہ جناب سپیکر، میں نے ابھی جو کٹ موشن ایڈمنسٹریشن پر پیش کی تو اس میں سب سے پہلے سرکاری ملازمین کو جو گھروں کی الاٹمنٹ ہوتی ہے، وہ تیس تیس سال ہو چکے ہیں کہ ان کو الاٹ نہیں ہوئے، تو پرائیویٹ گھر لینا بھی ان کے لئے بہت مشکل ہے، ایسی کالونیاں بھی نہیں ہیں جہاں پہ ان کو Accommodate کیا جا سکے، تو اور کالونیاں بنائی جائیں جناب سپیکر، اس کے علاوہ میں پختو نخواہاؤس پہ بھی بات کرنا چاہتی ہوں کہ اس میں ایک تو بکنگ ناممکن ہوتی ہے، بکنگ ہو نہیں سکتی اور آگے سے جواب بھی آتا ہے کہ Full ہے، فلاں آگیا ہے، فلاں آگیا ہے، نہیں مل سکتا تو اس میں ہمیں Accommodate نہیں کیا جاتا۔ دوسری بات یہ کہ KP House کا جو رینٹ پہلے دو ہزار چار سو (2400) روپے ہوتا تھا، اب اس کو چار ہزار کر دیا گیا، Facility کوئی نہیں دی گئی ہے، اسی طرح کمروں اور واش رومز کا برا حال ہے، نہ کوئی پانی کا سلسلہ، نہ کچھ کھانے کا، ناقص خوراک ہے، کچھ چیز ٹھیک نہیں ہے۔ جناب سپیکر، ایک اور بات کہ KP House کے لئے 70 سے 80 لاکھ روپے جو تھے وہاں سے پتہ نہیں کدھر غائب ہو گئے، پتہ نہیں کس نے لے لئے؟ ہر مہینے KP House کا جو بجٹ ہے، جو پیسے ملتے ہیں، وہ اس کے اکاؤنٹ میں جانے چاہیئے تھے، تو 70 سے 80 لاکھ روپے کدھر غائب ہو گئے، کیسے غائب ہو گئے، اکاؤنٹ میں کیوں نہیں گئے؟ اس پہ ضرور کوئی انویسٹی گیشن ہونی چاہیئے کہ آپ نے ہر مہینے کے کیوں نہیں جمع کروائے، آپ وہاں روپے لے کر کیا کر رہے تھے کہ KP House میں غائب ہو گئے اور نہ اس پہ کوئی انکوئری ہے، نہ کچھ پتہ چل رہا ہے، تو اس پہ جناب سپیکر، کچھ ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جناب سردار شاہ جہاں یوسف صاحب۔

سردار شاہ جہاں یوسف: شکریہ جناب سپیکر، جنرل ایڈمنسٹریشن میں میرا ابھی پوائنٹ ہے، میرے کولیگز ممبران نے جو بات کی، سب سے پہلے اگر آج بھی ہم KP House کو فون کریں تو ہمیں کمرہ نہیں ملتا،

وہاں پہ جب بھی فون کیا جاتا ہے تو ممبران کو کوئی کمرہ نہیں ملتا۔ جناب سپیکر، اس کو سی ایم ہاؤس میں Convert کر دیں تاکہ سی ایم صاحب وہاں پہ رہیں، ممبران وہاں پہ نہ رہیں۔ مجھے جب کبھی اسلام آباد جانا ہوتا ہے، کمرے کے لئے بات کی جاتی ہے تو مجھے یہی کہا جاتا ہے کہ سی ایم صاحب آئے ہوئے ہیں، سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ وہاں پہ سندھ سے، پنجاب سے، جہاں جہاں سے بھی لوگ آتے ہیں لیکن یہ ایک پارٹی کا گھر تو نہیں ہے، یہ پارٹی کے لئے نہیں ہے، یہ KP کے ممبران اسمبلی کے لئے ہے، اگر ممبران اسمبلی کے لئے ہے تو یہ ممبران اسمبلی کا حق ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پنجاب ہاؤس میں جو سہولیات ہیں جن کے لئے وہ چار یا پانچ ہزار چارج کرتے ہیں، کوہستان ہاؤس میں جو سہولیات ہیں وہ بھی اتنا ہی چارج کرتے ہیں لیکن KP House کے آپ رومز کو جا کر دیکھ لیں، پنجاب ہاؤس کے رومز کو دیکھ لیں، سندھ ہاؤس کے رومز کو دیکھ لیں تو سب سے ناکارہ جو رومز ہیں وہ KP House کے ہیں۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ تمام ایم پی ایز جو اسلام آباد کا رخ کرتے ہیں، انہوں نے دیکھے ہوں گے، میں Administratively سمجھتا ہوں کہ ممبران کو وہاں پہ کوئی کسی قسم کی سہولت نہیں ہے، کمرے بڑی مشکل سے وہاں پہ ملتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ وہاں پہ ہمارے آنریبل ممبر نے جو ایشو ظاہر کیا چارجز کے حوالے سے، چارجز کا ایشو نہیں ہے، اصل ایشو یہ ہے کہ وہ کتنا Comfortable بنایا ہے، کتنا بہتر بنایا گیا ہے، کتنا Organize کیا ہوا ہے، اگر یہ ہو جائے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو ایشوز ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ممبران نے جنرل ایڈمنسٹریشن میں اسمبلی ملازمین کے حوالے سے بھی بات کی، یہ ملازمین کا بڑا Concern بھی ہے تو یہ ملازمین بھی جنرل ایڈمنسٹریشن کے ساتھ ساتھ اس صوبے کے ملازمین ہیں، صوبے کے ساتھ Related ہیں، اسمبلی کے جو ملازمین ہیں ان کو بھی اس قرض حسنہ میں شامل کیا جائے، باقی اسمبلی ملازمین کی اس حوالے سے جو ضروریات ہیں، دوسرے جو ملازمین ہیں، ان کے مساوی حقوق بھی ان کو نہیں ملتے تو یہ بھی انہیں ملنے چاہئیں۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب جلال خان، ایم پی اے۔

<u>جناب جلال خان</u>: جناب سپیکر، جنرل ایڈمنسٹریشن کی ناقص کارکردگی اور Corrupt practices جو چل رہی ہیں وہ ہمارے Mostly ممبران صاحبان نے بتا بھی دی ہیں، آپ کے ایم پی ایز ہاسٹل کا کیا حال ہے؟ آپ کا جو اسلام آباد میں KP House ہے، اس میں نہ لوگوں کو کمرے ملتے ہیں اور نہ ہی اس طرح کی کوئی Facilities ملتی ہیں، تو Kindly اس کے اوپر تھوڑا وہ کر لیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جناب عبدالمنعم خان، آپ نے توWithdraw کر لی تھی ناں؟
جناب عبدالمنعم: سر، میں توWithdraw کر چکا ہوں۔
جناب سپیکر: آپ نے Withdraw کر لی تھی، ٹھیک ہے۔ جناب ڈاکٹر عباد اللہ خان، اپوزیشن لیڈر صاحب کا مائیکOn کریں۔
قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر، میںFacts & figures کے ساتھ بات کرتا ہوں کہ جو اسی دن ایڈوائزر صاحب فرمارہے تھے، ایڈوائزر صاحب تشریف رکھتے ہیں؟ اچھا، ایک زبردست بات انہوں نے یہ بھی کی کہ ہمارا بجٹ جو سرپلس ہوا ہے، اس میں یہ ہے کہ ہم نے اخراجات کم کئے ہیں، Austerity drive، کیونکہ آپ نے ادھر بتایا ہے جناب سپیکر، یہ میں ذرا کلیئر کر دوں With figures کہ 2024-25 پیچھے جاؤ جو آپ کاLast budget تھا، اس میں ایڈمنسٹریشن کے لئے (بجٹ) سات بلین تھا، اب آپ نے اس کو نو(9) بلین تک پہنچایا ہے تو آپ اس کوAusterity drive کہتے ہو، میں آسان کروں کہ آپ اس کو کفایت شعاری کہتے ہو، اخراجات کم کرنا کہتے ہو، یہ آپ لے گئے ہیں سات بلین سے نو(9) بلین کے اوپر، یہ آپ اخراجات میں کمی لے کر آئے ہیں۔ جناب سپیکر، اگر اس کو2021-22 سےCompare کریں تو پانچ بلین سے کہاں تک چلے گئے ہیں؟ میںShort short figure میں بتارہا ہوں۔ جناب سپیکر، اس کا بجٹ میں جوIncrease ہے، وہ بیس اعشاریہ نو(20.9) فیصد صرف ایک سال میں یہ اخراجات کم کر رہے ہیں، آپ اس میں نیچے آجائیں، اس میں جوDistribution ہے، جس طرحLast انہوں نے کیا تھا، ابھی جس طرح ہے، اس میںSalary& Non salary کے جو عجیب و غریبFigures ہیں، ادھر کچھ ہیں۔۔۔۔
وزیر اعلیٰ: یہ میں ابھی آپ کو کلیئر کر دیتا ہوں۔۔۔۔
قائد حزب اختلاف: آپ پھر بعد میں یہDigitsclarify کر دیں، یہ جب ختم ہو تو تب آپ بات کریں، یہ میں سی ایم سیکرٹریٹ کا ایک چیپٹر بتا دیتا ہوں، سی ایم سیکرٹریٹ کے Entertainment کے لئے انہوں نے رکھے تھے تین کروڑ پچاس لاکھ اور سی ایم سیکرٹریٹ نے جو چائے بسکٹ کھائے ہیں، وہ چلا گیا گیارہ کروڑ پر، گیارہ کروڑ کے سی ایم صاحب نے چائے بسکٹ کھائے ہیں، یہ اخراجات کم کر رہے ہیں۔ اس طرح اب آپ نیچے آجائیں، ادھر یہاں پہ یہGood governance کی بات کرتے ہیں، جناب سپیکر، ہم نے یہ اس لئے کیا ہے کہ یہ خودFigures دیتے ہیں، یہ میں نے کہیں اور جگہ سے نہیں نکالے ہیں، یہ

آپ کی ویب سائٹ پر ہیں جناب سپیکر، ابھی پھر انہوں نے Proposed کیا ہے تین کروڑ پچاس لاکھ یا Something like this، یہ سوچیں کہ یہ کہاں تک جائیں گے؟ جناب سپیکر، نیچے انہوں نے Proposed کیا ہے Construction of new KP House in D.I Khan اور اس کے لئے رکھے ہیں پچاس کروڑ، اس طرح ایک ہری پور میں بھی Proposed ہے، اس طرح ایک سرکٹ ہاؤس Already جو ڈی آئی خان میں ہے اس کو KP House میں Convert کیا ہے تاکہ خرچے یہاں سے چلے جائیں، ادھر بھی کیمپ چلائیں اور ادھر بھی چلائیں، ہر ڈویژن میں چلائیں۔ اس طرح انہوں نے Alternate Civil Secretariat کیا propose کیا ہے اور وہ بھی ڈی آئی خان میں۔ جناب سپیکر، Common sense کی بات ہے کہ کوہاٹ سے اگر ایک آفیسر جائے ڈی آئی خان، تو اس کے لئے ڈی آئی خان Easy ہے یا پشاور؟ اسی دن جو میں تقریر کر رہا تھا کہ بد قسمتی ہے کہ ایک Trend چلا ہے کہ جو سی ایم بنتا ہے وہ صرف اپنے ایم پی ایز کے حلقوں پہ فوکس کرتا ہے۔ جناب سپیکر، سی ایم کو پورے پراونس کے اوپر فوکس کرنا چاہیئے۔ یہ نیچے آپ جائیں Discretionary grant پہ، سی ایم صاحب کی جو Discretionary grant ہے وہ ہے پچاس کروڑ جناب سپیکر، ایک اور زبردست چیز جو انہوں نے Proposed کی تھی Secret service charges وہ Last year پچاس کروڑ تھے اور اب وہ چلے گئے دو بلین تک، یہ Secret discretionary ہے، "صاف چلی شفاف چلی" یہ کس طرح چلی؟ یہ فگرز تو میرے نہیں ہیں، یہ ان کے اپنے ہیں۔ جناب سپیکر، اس طرح اس کی جو اور ایلوکیشنز ہیں، New vehicles کے لئے POL and M&R، اس میں بھی اربوں روپے رکھے گئے ہیں، جناب سپیکر، ایک طرف سے Austerity drive اور دوسری طرف یہ عیاشیاں۔ جناب سپیکر، یہ اس نے پڑھی ہو گی، شاید یہ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ ہے، یہ جو آج شائع ہوئی ہے، مزمل صاحب، یہ آج کی ڈیلی "دی نیوز انٹر نیشنل" میں ہے کہ آپ کے صوبے کا جو آڈٹ ہوا ہے، اس میں کتنی کرپشن ہوئی ہے؟ دو سو (200) بلین، یہ میں نہیں کہہ رہا یہ آپ کے آڈیٹر جنرل کی رپورٹ ہے۔ جناب سپیکر، ایک اور زبردست بات، وہ چیف منسٹر صاحب نے Comparison بھی کیا کہ فلاں جگہ چیف منسٹر اور فلاں جگہ چیف منسٹر، جناب سپیکر، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ خیبر پختونخوا، ایک اور چیز کہ وہ اپنے سیکرٹریٹ فنڈز خرچ کرنے میں Top پر، پہلے نمبر پر آگیا ہے، میرے پاس یہ ساری ڈیٹیل لکھی ہوئی ہے، رواں برس میں جتنے مختص تھے، جتنے لگائے تھے، اسی کروڑ پچاس لاکھ نظر ثانی کی گئی اور مجموعی طور پر کتنا خرچ ہوا؟ وہ ایک ارب، چھیاسٹھ کروڑ،

یہ میں سی ایم پختونخوا کا کہہ رہا ہوں، اس کے بعد پنجاب آتا ہے، وہ ایک ارب چھیالیس کروڑ، ادھر جو بات کرتے ہیں ناں وہ خود Comparison کریں، اس طرح بلوچستان کا ہے، ایک ارب اکتالیس کروڑ، تو اس میں آپ Top پر ہیں، آپ جیت چکے ہیں کہ آپ خرچ کر سکتے ہیں، وہ طریقہ آپ کو آتا ہے لیکن بد قسمتی سے جس طرح آپ اپنے سیکر ٹریٹ پر خرچ کر سکتے ہیں، جو طریقہ آپ کو آتا ہے تو وہ طریقہ اے ڈی پی پر بھی Apply کریں کہ ادھر بھی خرچ کریں لیکن ادھر تو آپ کے Thirty five percent lapses ہیں، ادھر آپ لگا نہیں سکتے۔ جناب سپیکر، اس لئے یہ ظلم ہے، اس لئے ہم نے کٹ موشنز پیش کی ہیں کہ یہ اس غریب صوبے کے ساتھ بے حد زیادتی ہے کہ بسکٹ کے لئے بارہ کروڑ رکھ رہے ہیں اور ایک ارب ساٹھ کروڑ اپنی عیاشیوں کے لئے رکھ رہے ہیں، یہ بہت زیادتی ہے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: شکریہ جناب سپیکر، جس طرح منسٹر نے اس سال ڈیمانڈ کیا ہے 08 ارب 95 کروڑ 97 لاکھ 21 ہزار روپے، ہمارے اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ پچھلے سال کچھ سات ارب تھے اور اس بار آپ نے آٹھ ارب سے بھی متجاوز ڈیمانڈ کیا ہے، اس میں اگر آپ ضمنی بجٹ دیکھیں تو اس میں ایک ارب، 45 کروڑ، 51 لاکھ، 85 ہزار روپے آپ پچھلے بجٹ سے زیادہ خرچ کر چکے ہیں، یہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں جو ہو رہا ہے۔ اس میں اپوزیشن لیڈر نے بہت تفصیل سے بات کی کہ سی ایم سیکر ٹریٹ کو جو چائے پانی کا خرچہ ہے وہ حد سے زیادہ ہے، ہم سب نے دیکھا کہ اس سال پنجاب سے جو سیاسی پناہ گزین آئے تھے، وہ یہاں کے غریب عوام کے بجٹ کے پیسے پہ یہاں پر سی ایم ہاؤس میں کھا پی کر چلے گئے ہیں۔ ہم اس بجٹ کو کیسے منظور کریں کہ یہ جو کہتے ہیں، ٹیکس اس غریب صوبے کے عوام دیتے ہیں اور خرچ کہاں پر ہوتا ہے۔ دوسرا، یہاں پر ہمارے سرکاری ملازمین اپنے سرکاری گھروں کے لئے رل جاتے ہیں لیکن ان کے لئے گھر نہیں ہیں، ان کو House hiring آپ نہیں دیتے، ان کے لئے آپ کوئی واضح پالیسی نہیں بناتے، میرٹ کا وہاں پر نام ونشان تک نہیں ہے، ایک سرکاری ملازم ریٹائرڈ ہو جاتا ہے لیکن اس کو سرکاری گھر دیکھنا نصیب نہیں ہوتا، یہ اس ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے، یہ کب آپ صحیح کریں گے؟ دوسرا، سرکاری ملازمین کو جو سرکاری گاڑیاں ملتی ہیں، فیول چارجز ملتے ہیں، Maintenance ملتی ہے، کئی بار اس پہ کمیٹیاں بنیں لیکن گورنمنٹ اس کو صحیح پالیسی کیوں نہیں دے سکی؟ ہر سال گاڑیوں کے لئے رقم مختص کرتے ہیں، فیول کے لئے کرتے ہیں، کئی بار Suggestion propose ہوئی کہ سرکاری ملازمین کو گاڑیاں سستے

ریٹ پہ دے دیں گے، ان کی تنخواہوں میں فیول چارجز دے دیں گے کہ اس صوبے پہ کوئی Burden کم ہو لیکن ہم صحیح پالیسی کب دیں گے ؟اس پہ کوئی کام نہیں ہوا۔2014ء میں کمیٹیاں بنیں، پھر بعد میں اس پہ ڈسکشن بھی ہوئی لیکن آج تک میں نے نہیں دیکھا کہ اس پہ کوئی سیریس کام ہوا ہو اور سی ایم صاحب کے لئے ایک Secret fund بھی دیا گیا ہے جو اس سال مزید بڑھا دیا گیا ہے۔ آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ یہاں پر پنجاب کی بار کونسل کے لئے بھی ہم فنڈز رکھتے ہیں، اس غریب صوبے سے ہم دے رہے ہیں، ان چیزوں کو دیکھنا چاہیئے کہ ہم اپنے لئے کیا کر رہے ہیں؟ یہاں پر خیبر پختونخوا KP House پہ بہت باتیں ہوئیں، اسلام آباد میں جو سب ممبران کے Reservations ہیں وہ ٹھیک ہیں، آپ وہاں کی حالت زار کو دیکھیں، میرے خیال میں وہ جگہ ایک ممبر کے رہنے کے لئے قابل نہیں ہے۔ جس طرح پنجاب اور باقی ہاؤسز ہیں تو ہمارے لئے یہ سہولت کیوں نہیں ہے؟ دوسرا، آپ نے ہری پور میں نیا KP House propose کیا ہے، میں سمجھتی ہوں کہ وہاں پر اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مردان میں بھی بنا ہے، آج تک ہم نے نہیں دیکھا کہ کسی ممبر نے ڈیمانڈ کیا ہو کہ ہمیں وہاں پہ کوئی کمرہ الاٹ کیا جائے کہ ہم نے جانا ہے، اسلام آباد میں تو سب کے کام ہوتے ہیں، فیڈرل ہے، سب جاتے ہیں، اگر یہی پیسہ ہم اس KP House پہ خرچ کریں یا اس کو مزید بہتر کریں تو یہ میرے خیال میں بہتر ہوگا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب عدنان خان، ایم پی اے، پلیز۔

جناب عدنان خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب تو ابھی نہیں ہیں، Sorry وہ آ رہا ہے، میں اس سے بڑے ادب سے یہ ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جنرل ایڈمنسٹریشن کا جو محکمہ ہے، اس میں کافی باتیں ہو گئیں، میں Repeat نہیں کرنا چاہتا ہوں کہ KP House میں وہاں کیا ہو رہا ہے؟ میں صرف ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کو یاد ہوگا کہ ہماری ایک سپیشل کمیٹی بنی تھی جس میں ہم نے KP House-II کا ایشو اٹھایا تھا کہ ہمارا KP House-II ہے اور یہاں پہ ہم جن کے خلاف تقریریں کر رہے ہیں، آج بھی ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس نے جو تقریر کی ہے، اس میں پتہ نہیں کونسے نام لئے ہیں، ایم آئی اور پتہ نہیں آئی ایس آئی جو بھی ہیں، وہ نام لے لئے ہیں لیکن یہ بھی نام لے لیں کہ وہاں پہ ہمارے KP House-II میں کون رہ رہے ہیں، وہ کس کے Under ہے؟ اور یہ آپ لوگوں نے اس کو Handover کیا ہوا ہے، آپ ہی کی فیڈرل میں گورنمنٹ تھی، آپ لوگوں نے ہی اس کو کیبنٹ کے ذریعے Handover کیا ہوا ہے، ہم نے سپیشل کمیٹی

میں اس کی Recommendations دے دی ہیں کہ Kindly وہ KP کے عوام کا حق ہے، یہ KP House وہ Federally Administered Tribal Areas کے فنڈز سے بنا ہوا تھا، خدا را وہ ہمیں واپس کیا جائے، اس کے لئے آپ لوگوں نے آج تک کیا کیا ہے؟ ہم تو رونا رو رہے ہیں، ہماری Recommendations آچکی ہیں، ہم آپ کا ساتھ دے رہے ہیں لیکن ابھی تک وہ KP House-II کا مسئلہ کہاں پہ پہنچ چکا ہے؟ اس کے بارے میں ہمیں ذرا بریف کر دیں، Thank you very much.

جناب سپیکر: جناب سجاد اللہ خان، ایم پی اے۔

جناب سجاد اللہ خان: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، جنرل ایڈمنسٹریشن کی ہمارے صوبے میں جتنی املاک ہیں، ان کے اوپر ہم سب کے، میرے خیال میں اس پورے ہاؤس کے ہر ممبر کے بڑے Serious reservations ہیں، میں اپنے یہ Reservations اس ہاؤس کے حوالے کرتا ہوں، میں اپنی کٹ موشن بھی واپس لیتا ہوں اور آپ لوگ خود دیکھ لیں کہ ہماری جتنی بھی املاک ہیں، ان کی کیا پوزیشن ہے؟ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جناب محمد ریاض خان، ایم پی اے، PK-95.

جناب محمد ریاض: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، پہلے اگر اجازت ہو تو میں اپنے علاقے ضلع کرم میں جو ایک ڈرون آیا تھا، وہاں پر گولہ باری ہوئی تھی، چار معصوم بچے اس میں شہید ہو چکے ہیں، اس پہ تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں، اجازت ہے سر؟

جناب سپیکر: یہ ڈرون ایسا مسئلہ ہے جس کو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے صوبے کے اوپر بہت بڑا ظلم ہے، بے شک اس پہ بات کریں۔

جناب محمد ریاض: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، 21 تاریخ سے ہمارے ضلع کرم میں جو آپریشن شروع ہے، شام کا وقت تھا، بچے کھیل رہے تھے، کھیل کے بعد اپنے گھر واپس جا رہے تھے، یکدم دو گولے آ گئے اور وہ چار بچے جو اپنے گھر واپس جا رہے تھے وہ شہید ہو گئے۔ جناب سپیکر صاحب، ان بچوں کی ہڈیاں اور گوشت درخت کے پتوں کی طرح بکھری ہوئی تھیں، پھر بعد میں لوگوں نے احتجاج کیا، احتجاج اس بات کے اوپر کیا کہ ان کے جو والدین تھے وہ اس بات کے اوپر اصرار کر رہے تھے کہ ہمارے بچوں کا کونسا گوشت ہے

اور کون کونسی ہڈیاں ہیں، اس کے اوپر وہ اصرار کررہے تھے کہ حکومت وقت کے ساتھ یا اداروں کے ساتھ کوئی ایسا PO(Point of Origin) ہو کہ ہمارے بچوں کی ہڈیاں الگ کردیں اور گوشت الگ کردیں، وہ بیچارے اتنے بے بس تھے، وہ۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اس پہ آپ کی ایک جوائنٹ قرارداد آرہی ہے، ابھی تو میں اس قرارداد کو نہیں لے سکتا، انہوں نے ڈرون کا نام لیا، میں نے کہا بے شک آپ بات کرلیں، قرارداد ہم End پہ لیں گے، جب آپ قرارداد پیش کریں گے تو تب آپ اس پر ڈیٹیل بات کرلیں۔

جناب محمد ریاض: جناب سپیکر صاحب، ہمارے کرم میں اس طرح کے حالات ہیں، وہ بیچارے والدین اتنے بے بس تھے، اتنے کمزور تھے، ان کی یہی ڈیمانڈ تھی، وہ تو یہ سوچ رہے تھے کہ ہمارے بچے شہید ہوگئے لیکن اس سے پہلے بھی ہمارے کرم میں خاص کر سنٹرل کرم پاڑاچمکنی میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا ریاض خان، آپ کا پوائنٹ Plead ہو گیا۔

جناب محمد ریاض: Sorry Sir, ایک دومنٹ جی۔

جناب سپیکر: عرض یہ ہے کہ آصف خان بھی اس پہ قرارداد لارہے ہیں، آپ کے ساتھ جوائنٹ۔

جناب محمد ریاض: بالکل جوائنٹ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب قرارداد کا ٹائم آئے گا تو پھر دوبارہ آصف خان بھی بات کریں گے، آپ بھی بات کریں گے اور پھر اگر کوئی دوسرا بات کرنا چاہتا ہے وہ بھی کرلیں گے۔

جناب محمد ریاض: چلو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ سیریس ایشو ہے۔

جناب محمد ریاض: بس سر، میں بجٹ کے اوپر کٹ موشن کے اوپر آتا ہوں، اس وجہ سے میں اس کو واپس لیتا ہوں، شکریہ۔

جناب سپیکر: محمد رشاد خان، یہ تو Lapsed ہے۔ محترمہ عاصمہ عالم صاحبہ۔

محترمہ عاصمہ عالم: نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمَّا بَعْد فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ۔ شکریہ جناب سپیکر، محکمہ جنرل ایڈمنسٹریشن کی کارکردگی انتہائی مایوس کن ہے، یہاں سرکاری گھروں کی بغیر میرٹ کے الاٹمنٹ ہورہی ہے، اس طرح گاڑیوں کا بے دریغ استعمال،

پوسٹنگ ٹرانسفر میرٹ کو بالائے طاق رکھ کر اور دیگر معاملات کی وجہ سے اس محکمے کی کارکردگی انتہائی ناقص ہے۔ جس طرح KP House کے بارے میں ہمارے بہت سے ممبران نے باتیں کی ہیں، اس وجہ سے میں اس محکمے پہ یہ کٹوتی پیش کرتی ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب ملک طارق اعوان صاحب، موجود نہیں، .Lapsed جناب وزیر محترم، آپ جواب دیں گے، اچھا۔

وزیر قانون و خزانہ: جناب سپیکر، پہلے مزمل بھائی دے دیں، یہ کچھ فگرز کے بارے میں انہوں نے وہ کی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، مزمل اسلم صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب مزمل اسلم (مشیر خزانہ): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، محترم ڈاکٹر صاحب نے بولا کہ میں نے Austerity کی بات کی تھی، Actually میں نہیں تھی، انہوں نے کہا کہ 7.9 ارب سے 9 ارب روپے کا Expenditure ہو گیا، تو دو چیزیں ہوتی ہیں، ایک ہوتی ہے مہنگائی، اور ایک ہوتا ہے کہ اگر کسی کو تین سو لیٹر کا پٹرول ملا ہے تو اس کو تین سو لیٹر دیا ہے یا ہم نے ساڑھے تین سو لیٹر دے دیا ہے، تو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ Regime change سے لے کر اب تک ملک میں 60 فیصد مہنگائی ہو چکی ہے، تاریخ کی 75 سالوں میں Highest ترین مہنگائی ان پچھلے تین سالوں میں ہوئی ہے، 2022-23ء میں ہم نے ایک مہینہ ایسا بھی دیکھا کہ جس میں 38 فیصد مہنگائی تھی، 2023-24ء میں 23 فیصد مہنگائی تھی اور یہ جو سال ابھی گزرا ہے، جو ختم ہوا ہے، جس کا Impact اگلے سال آئے گا، اس میں بھی یہ سات فیصد مہنگائی تھی، پچھلے تین سالوں میں 60 فیصد مہنگائی تھی، ایڈمنسٹریشن کا خرچہ اگر تین سالوں میں 60 فیصد سے بڑھا ہے تو اس کا جواب پھر آپ دے دیں۔ دوسرا، انہوں نے بات کی کہ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ آج کی آئی ہے، جناب سپیکر، میں تو اتنا پرانا نہیں ہوں، ڈاکٹر صاحب تو بہت پرانے ہیں، جب سال ختم ہی نہیں ہوا تو آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کیسے آ سکتی ہے؟ یہ 2023-24 کی رپورٹ ہے جو 2024-25 میں چھپی ہے، یہ وہ سال ہے جس میں کیئر ٹیکر کی حکومت تھی، یہ تھوڑی سی تصحیح کر لیں اخباروں سے، یہاں ایوان ہے یہ ڈاکیومنٹس ہیں، وہ اخباروں سے بہتر ہیں، ہم باقاعدہ طور پہ آڈیٹر کی رپورٹ کو ہی پڑھیں کہ وہ سال کونسا ہے؟ تیسری چیز، Secret fund کی بات کی، دو ارب روپے کی، اتنے تو خرچ نہیں ہوئے، یہ تو آدھا ارب بھی خرچ نہیں ہوئے، باقی ڈیڑھ ارب روپے ہمیں دے دیں تاکہ سی ایم

صاحب اس کو بھی خرچ کر لیں، سب کو پتہ ہے کہ یہ جو سال ہے، یہ کتنا مشکل سال تھا، کتنے معاملات ہوئے، کتنے جرگے ہوئے، کتنی چیزیں ہوئیں، اس کو مزید Disclose نہیں کیا جا سکتا لیکن ڈاکٹر صاحب کا وہ فگر بھی غلط تھا، یہ تین اہم باتیں تھیں، باقی سوالوں کا جواب آفتاب صاحب دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: مزمل اسلم صاحب، ایک چیز جو پچھلی مرتبہ بھی، وزیر محترم بھی یہ سن لیں، پچھلی مرتبہ ادھر نوٹس میں آیا تھا کہ جب آپ کے ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے پراونشل اسمبلی کو اپنی Subsidiary declare کر دیا تھا۔

مشیر خزانہ: Sorry، آواز نہیں آئی، ایک منٹ، کیا پوچھا آپ نے؟

جناب سپیکر: صوبائی اسمبلی کو Attached department declare کر دیا تھا، وزیر قانون یہاں پر موجود ہیں، اس وقت اس پہ بحث ہوئی، قوانین نکالے گئے، یہاں پھر ان کو بتایا گیا کہ آئین پاکستان صوبائی اسمبلی کو بالکل آپ کے Equal status دیتا ہے، یہ قطعاً آپ کا Attached department نہیں ہے، سب توجہ فرمائیں، پھر آپ نے کیا کیا، آپ نے لسٹ میں سے صوبائی اسمبلی کے ملازمین کے ناموں کو ہی نکال دیا، آپ نے کتنا بڑا ظلم کیا، یہ چیز مجھے آپ ٹھیک کر کے دیں۔۔۔۔

مشیر خزانہ: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جناب، اس پہ آپ مجھے ایشورنس دیں گے تو میں اس کو لوں گا، ورنہ نہیں لیتا، دیکھیں یہ زیادتی ہے۔

Advisor for Finance: OkaySir, assurance.

جناب سپیکر: Okay. "کے پی ہاؤس" کے جو حالات بتا رہے ہیں، وہ بھی Kindly ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو کہیں کہ وہ بھی دیکھ لیں۔

مشیر خزانہ: اس دفعہ وزیراعلیٰ صاحب نے "کے پی ہاؤس" اسلام آباد وغیرہ کی Refurbishment کے لئے Already اس میں پیسے رکھے ہیں، ان شاء اللہ Disappoint نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: Okay ji. آفتاب عالم صاحب، آپ اس پہ کوئی۔۔۔۔

وزیر قانون و خزانہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس میں اس طرح ہے، انہوں نے جو ذکر کیا، Refreshmentfund کے حوالے سے یا باقی، دیکھیں چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ

صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن ہے، کافی جگہوں پہ Volatile ہے، اس حوالے سے کافی اور اکثر اوقات جو جرگے وغیرہ آتے ہیں، سی ایم ہاؤس اور سی ایم سیکرٹریٹ میں، تو اس حوالے سے بھی، اس کے علاوہ آپ یہاں پولیٹیکل وہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا پارہ ہر وقت ہائی ہوتا ہے کیونکہ فیڈرل گورنمنٹ اور پنجاب گورنمنٹ آپ کو پتہ ہے کہ ان کا ہمارے ساتھ کیا طریقہ کار ہے، ہمارا جو قانونی طور پر حق ہے اپنے قائد کے ساتھ ملنے کا، وہ بھی نہیں دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ باقی معاملات ہیں، Crisis ہیں، اس حوالے سے بھی "کے پی ہاؤس" میں اکثر اوقات Activities ہوتی ہیں، "کے پی ہاؤس" کے بارے میں بات کی گئی، وہ تومزمل صاحب نے آپ کو کلیئر کر دیا کہ ان شاء اللہ چیف منسٹر صاحب نے Already اس کے اوپر ایک Decision لیا ہوا ہے کہ اس کو ہم Renovate کریں گے، اس کی Renovation کے لئے بھی انہوں نے خاطر خواہ رقم مختص کی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب کی طرف سے سول سیکرٹریٹ ڈی آئی خان کی بات کی گئی، جناب سپیکر، دیکھیں سسٹم تب ہی Effective اور Transparent ہوگا جب ہم Devolution کی طرف جائیں، Decentralization کی طرف جائیں، بجائے یہ کہ ایک شہر جس کو ہم نے کافی Congested کر دیا، اس حوالے سے بھی اور Activities کے حوالے سے بھی، اس کی تھوڑی سی اگر ہم Responsibilities کو Divide کریں، ڈویژنل لیول پہ، ریجنل لیول پہ تو لوگوں کو سروسز ان کی دہلیز پہ Provide کی جائیں گی۔ یہ وہ ویژن ہے جس کے حوالے سے نہ صرف ہمارا ساؤتھ ریجن بلکہ Even ہزارہ ریجن کے لئے اور ملاکنڈ ریجن کے لئے بھی چیف منسٹر صاحب نے سیکرٹریٹ کا اعلان کیا ہوا ہے، یہ آپ کے علم میں ہے بلکہ سب کے علم میں ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ نے ملاکنڈ اور ہزارہ کے لئے فنڈز رکھا ہے؟

<u>وزیر قانون و خزانہ:</u> میں چیک کر لیتا ہوں، چونکہ ابھی ایڈمنسٹریشن کو میں نے بتایا ہوا ہے، وہ ڈیٹیل میں چیک کر لیتے ہیں، چونکہ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے تو اخبار کا ایک ٹکڑا پڑھا ہے جس میں مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے کافی فگرز غلط Quote کئے ہیں، تو وہ چیک کر لیتے ہیں، پھر آپ کو تفصیل بتا دیتے ہیں۔ تھینک یو جی، شکریہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> KP House-II?

وزیر قانون و خزانہ: "کے پی ہاؤس ٹو" کی تو صاف جو بات ہے، اس ٹائم وہ ہماری جو سیکرٹ ایجنسیز ہیں، ان کے Under ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کونسی ایجنسی کے پاس ہے؟

وزیر قانون و خزانہ: یہی جو طاقتور لوگ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: کونسے ہیں؟

وزیر قانون و خزانہ: وہ آپ کو پتہ ہے، مجھ سے کیوں کہلوا رہے ہیں، مجھے Proper تو پتہ نہیں ہے لیکن سننے میں آ رہا ہے کہ ان کے کنٹرول میں ہے، ان شاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو Retrieve کریں گے، ان شاء اللہ کر کے دکھائیں گے۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، اچھا مجھے یہ بتائیں، اچھا چلیں، ایک منٹ، اس طرح ہے کنڈی صاحب، آپ لوگ بھی اس میں شامل تھے، ادھر وہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، اس طرح ہے ناں؟

جناب احمد کنڈی: سر، یہاں سے جب آپ نے سپیشل کمیٹی بنائی تھی، جب "کے پی ہاؤس" پر Raid ہوا تھا، ہم نے Unanimously "کے پی ہاؤس ٹو" کے بارے میں کہا تھا، ہم نتیجہ بھی نہیں مانگتے، ہمیں پتہ ہے یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں، یہ لے نہیں سکتے لیکن یہ تو اتنے Defensive ہیں کہ کوئی خط بھی نہیں لکھ سکتے کہ یہ میری جائیداد ہے، یہ میری وراثت ہے، وہ تو دے دو، یہاں پہ تو یہ بڑی بڑی بھڑکیں مارتے ہیں، ہر وقت گنڈا سا اٹھایا ہوا ہوتا ہے، کم از کم لیٹر تو لکھ دیں کہ بھئی یار! یہ ہماری وراثت ہے، اس کا خیال رکھتے رہنا، جب ہمیں موقع ملے گا تو ہم لے لیں گے، ایک لیٹر بھی ان کے پاس نہیں ہے، یہ دکھا دیں تو میں ان سے معافی مانگوں گا۔

جناب سپیکر: یہ حکومت نے کسی معاہدے کے تحت آئی ایس آئی کو دیا ہوا ہے یا Otherwise انہوں نے اس کو قبضہ کیا ہوا ہے؟

وزیر قانون و خزانہ: نہیں جناب سپیکر صاحب، جس طرح اس دن بھی مزمل صاحب نے آپ کو بتایا کہ ایکس فاٹا کے ڈسٹرکٹس اس صوبے میں Administratively تو Merged ہو چکے ہیں لیکن Financially نہیں ہوئے، اسی طرح فاٹا ہاؤس جو تھا وہ اس ٹائم قبائلی اضلاع کے کھاتے میں فیڈرل گورنمنٹ کے پاس تھا، وہ ہمیں Devolve نہیں ہوا، ہمیں نہیں ملا، Handover نہیں ہوا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ہمارے صوبے کے پیسے سے بنا تھا یا وفاق کے؟

وزیر قانون و خزانہ: جناب سپیکر، ہمارا تو اپوزیشن بھائیوں سے یہ مطالبہ ہے کہ آپ یہاں پہ جو مطالبے پیش کر رہے ہیں، عدنان صاحب بھی اور کنڈی صاحب بھی، جناب سپیکر صاحب، ان کی فیڈرل میں حکومت ہے، یہ Coalition میں ہیں، وہاں پہ یہ اپنے لیول پہ کیوں، ادھر کچھ نہیں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: اچھا، بس ٹھیک ہے۔

وزیر قانون و خزانہ: دیکھیں، یہاں سے ہماری ڈیمانڈ بھی جا چکی ہے، یہاں سے Unanimous resolution بھی جا چکی ہے، ایک بار نہیں، دو بار جاچکی ہے، ہماری گورنمنٹ نے اس کو Forward بھی کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہو گیا۔ دیکھیں بات کہیں تھی اور ہم کہیں پہ نکل گئے ہیں۔

وزیر قانون و خزانہ: ہمارا ان سے مطالبہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ میں ان کی حکومت ہے، یہ تو ہمیں Handover نہیں ہوا، جس طرح Financial power merged districts کے ہمیں Handover نہیں ہوئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ: "کے پی ہاؤس" ہری پور کا یہاں پہ نہ پوچھو ناں، اس "کے پی ہاؤس" کا مقصد وہ چوٹی ہے کہ وہ تھوڑا رینج ملانے کے لئے ہے کہ ذرا اسلام آباد ہمارے رینج میں آ جائے، اب یہ پوچھنا چاہتے ہو تو سن لو، اچھا ایسا ہے کہ جو فاٹا ہاؤس ہے، اس کے اوپر ہماری ان سے بات چیت ہوئی ہے، اس کے اوپر ہم نے ان کو یہ بھی آفر کی ہے As a government کہ اگر آپ کہتے ہیں کہ آپ نے اس کے اوپر کوئی پیسہ لگایا ہے تو جتنا بھی پیسہ آپ نے اس کے اوپر لگایا ہے، وہ پیسہ ہم آپ کو دینے کے لئے بھی تیار ہیں، اصولاً تو ہمیں پھر کرایہ بھی اتنے عرصے کا دو ناں، ہماری جو بات چل رہی ہے وہ کافی آگے تک چلی گئی ہے، اس کی Evaluation بھی ہو رہی کہ وہ ہم سے کتنے پیسوں کا ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ جی اتنا پیسہ ہمیں دے دو، وہ جو ان کی اس کے اوپر Investment ہوئی ہے اور جو تھوڑا Refurbish کیا ہے، Renovate کیا ہے، ہماری اس کے اوپر ان سے بات چل رہی ہے تو ہو گئی وہ والی بات۔ اب "کے پی ہاؤس" ہری پور والی بات کا جواب دے دوں۔ جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ بعض اوقات اسلام آباد جانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے، چونکہ ہمارے ساتھ جو حالات بنے ہوئے ہیں، ان حالات کے مطابق ہمیں اکثر ہر چیز کو بناتے ہوئے Design کر کے سوچنا پڑتا ہے کہ ہمیں دونوں طرف سوچنا ہے کیونکہ جو حالات ہمارے گزرے ہیں، وہ حالات ہم کبھی بھی Expect کر سکتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ اسلام آباد ہمارے بڑے رینج میں رہے، ہمیں ادھر موٹروے کے راستے پر جو

جاناپڑتاہے وہ بڑالمبافاصلہ ہوتاہے، خندقیں کھود دیتے ہیں، بڑے مسائل آتے ہیں، میں نے کہا کہ ذراBest جگہ کونسی ہے کہ جہاں سے میں اوپر سے بیٹھ کر مانیٹرنگ بھی کر سکوں اور مانیٹرنگ کرنے کے بعد دھاوا بولنے کے لئے میرے پاس کوئی قریب ترین جگہ ہو، تو میں نے پورا سروے کرایاہے، پورے سروے کے بعد مارگلہ والے چوک پہ کھڑے ہو کر مجھے پتہ چلا کہ سامنے اوپر والی جو چوٹی ہے وہ ہماری ہے، میں نے اشارے سے بتایاہے کہ مجھے اس کے لئے اس چوٹی کے اوپر یہیں پہ ہی زمین چاہیئے، اب وہ زمین پتہ نہیں کس کی ہے ؟اب ہم سیکشن فور لگائیں گے، یہ ہم اس لئے بنارہے ہیں کہ ہر وقت پختونخوا نظر آئے کہ پختونخوا بھی اس ملک میں ہے،(تالیاں)ہم بھی اس ملک کا حصہ ہیں، ہمارے حقوق ہیں، تو وہ دکھانے کے لئے ان شاءاللہ بڑابہترین بنے گا، ظاہری بات ہے، وہ آپ سب کے لئے بن رہاہے، ہمارے لوگ بھی جائیں گے، ان کے لئے بنے گا،اسلام آباد سے ہر آنے جانے والے لوگوں کو پختونخوا نظر آئے گا کہ یہ پختونخواہے،اس میں بھی کوئی لوگ رہتے ہیں،ان کے بھی کوئی آئینی حقوق ہیں،ان کو حقوق دینے بھی چاہئیں اور کسی بھی وقت اگر نہ دیئے جائیں تو اسی پہاڑ سے ہلہ ہلہ (دباؤ ڈالنا) کر کے آ بھی سکتے ہیں بس(تالیاں)خوش ہو اب؟ اوشوہ۔

جناب سپیکر:اچھاآنریبل ممبرز! میرا خیال ہے کہ کٹ موشن نمبر 2 پر کافی بات ہو گئی ہے، اگر آپ Withdraw کرتے ہیں تو ٹھیک ہے، اگر نہیں تو پھر میں اسے ووٹ پہ ڈال دوں۔ آنریبل منسٹر لاء صاحب، ریکویسٹ کریں۔

وزیر قانون و خزانہ:شکریہ جناب سپیکر صاحب،اس طرح ہے کہ ہماریRespectableاپوزیشن ممبرز صاحبان سے گزارش ہے کہ انہوں نے جتنی بھی کٹ موشنز پیش کی ہیں، جن میں محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، شہلا بانو صاحبہ، سردار شاہ جہان یوسف صاحب، جلال خان صاحب، عبدالمنعم صاحب، عباد اللہ خان صاحب، ریحانہ اسماعیل صاحبہ، عدنان خان صاحب، سجاد اللہ صاحب، محمد ریاض صاحب، محمد رشاد خان صاحب، عاصمہ عالم صاحبہ اور ملک طارق اعوان صاحب،ان سب سے ہماری گزارش ہے کہ اگر یہ اپنیکٹ موشنزWithdraw کرلیں تاکہ ہم اس کارروائی کو آگے بڑھادیں، Thank you so much.

جناب سپیکر: جی جلال خان۔

جناب جلال خان: جناب سپیکر، ویسے بھی آپ کی تعداد زیادہ ہے، کٹ موشنز اگر واپس نہ بھی کریں تو ووٹنگ پہ آپ لوگ جیت جائیں گے، اس لئے ہم مجبوری سے اپنی یہ کٹ موشنز واپس لے لیتے ہیں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی شاہ جہان یوسف صاحب۔

سردار شاہ جہان یوسف: شکریہ جناب سپیکر، آنریبل منسٹر صاحب نے ہمیں سنا اور کٹ موشنز کے حوالے سے ہمارے کولیگز نے بات بھی کی، ہم واپس کریں گے لیکن میں اپنے لئے نہیں کہتا، میں اپنے تمام ممبران کے لئے کہتا ہوں کہ "کے پی ہاؤس" میں ممبران کو جگہ نہیں ملتی، سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، جب کبھی بھی یہاں پہ الاٹمنٹ کی بات کی جاتی ہے تو یہی کہا جاتا ہے کہ سی ایم صاحب کے مہمان ہیں، اگر ممبران کو وہاں "کے پی ہاؤس" اسلام آباد میں جگہ نہیں ملے گی تو پھر ممبران اسلام آباد میں کسی کام کے لئے جائیں گے یا کسی بھی سلسلے میں جائیں گے تو ان کو کسی اور جگہ میں رہنا پڑتا ہے، اس لئے میں تمام ممبران کی طرف سے آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ Serious concern ہے، اس کو Resolve کرنا چاہیئے، ہماری طرف سے کٹ موشنز واپس ہوں گی۔ شکریہ، تھینک یو۔

وزیر اعلیٰ: یہ جو آپ نے بات کی، اگر بکنگ کسی وجہ سے نہیں ہوتی، یا وہ کمرے بک ہوتے ہیں تو وہ ظاہری بات ہے، چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے جو حالات اس وقت پورے پاکستان میں چل رہے ہیں، ہماری پارٹی کے اور اتنی بڑی پارٹی ہے، جو لوگ ہمارے آتے ہیں، ہمارے پاس ایک ہی "کے پی ہاؤس" ہے، حکومت بھی ہے، ظاہری بات ہے کہ ایم پی ایز وہاں "کے پی ہاؤس" کی Expect کرتے ہیں، اپنی بکنگ کراتے ہیں، Otherwise میں یہاں پہ کھڑا ہو کر بڑا کلیئر بتا رہا ہوں کہ "کے پی ہاؤس" میں جب بھی Bookingavailable ہو تو ڈیپارٹمنٹ کو میری انسٹرکشنز ہیں کہ جو کوئی بھی ایم پی اے ہو یا ان کا کوئی رشتہ دار یا جو بھی ہو، ان کا اس کے اوپر ایک استحقاق ہے، ان کی بکنگ کے اندر کوئی بھی خلل نہ ڈالا کرے، اس سے پہلے میں نے ایسے کوئی احکامات نہیں دیئے تھے، (تالیاں) جناب سپیکر، Availability of rooms میں مسئلہ اس لئے ہوتا ہے کہ پورے پاکستان کا جو پریشر ہوتا ہے وہ اسلام آباد میں ہمارے "کے پی ہاؤس" کے اوپر ہوتا ہے، باقی ایسے کوئی احکامات بھی نہیں آگے کے لئے ان شاءاللہ۔ دوسری بات یہ کہ

"کے پی ہاؤس" ہمارا ایک Face ہے، میری بڑی ایک خواہش تھی کہ ہمارے صوبے کی ایک ایسی جگہ ہونی چاہیئے کہ جو بھی وہاں پر جائے، ان کو وہاں پر پتہ چلے کہ یہ صوبہ کس طرح کا صوبہ ہے لیکن Unfortunately وہاں کے حالات بہت خراب ہیں، فرنیچر کے بھی حالات بالکل ٹھیک نہیں ہیں، Accommodation کے حالات بھی بالکل ٹھیک نہیں ہیں، جناب سپیکر، میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ جو ڈیزائن بن چکا ہے، اس کے لئے جو Allocation ہو چکی ہے اور بھی Proper کام جو ہو رہا ہے، ان شاءاللہ جب وہ کام ہو گا تو میریٹ ہوٹل کے بجائے لوگ کہیں گے کہ "کے پی ہاؤس" کے رومز وہ میریٹ ہوٹل سے بھی بہتر ہیں، (تالیاں) اس کے اوپر سب کچھ ہو چکا ہے اور عنقریب کام شروع ہونے والا ہے، وہ بھی ساتھ ساتھ ہو رہا ہے، اس لئے رش کی وجہ سے ایک اور "کے پی ہاؤس" بھی بن رہا ہے۔ پھر میری آپ سے ایک اور ریکویسٹ بھی ہے کہ یہ جو ہمارا "کے پی ہاؤس" بن رہا ہے، اس کے اوپر ایک بہت پرانا گاڑیوں کا ایک ٹریک ہے، وہاں پہ ایک ٹریک بنا ہوا ہے، Walking track ہے، اسے Trail کہتے ہیں، اس سے اس طرف آکر جہاں سے مارگلہ روڈ پہ آپ بالکل Dead end پہ آکر Right اور اب وہ نیا ایکسپریس ہائی وے بھی وہاں سے اسی پہاڑ کے اوپر سے جا رہا ہے، یہاں پر ایک Jeep able track بھی موجود ہے، آپ کی فیڈرل گورنمنٹ ہے، آپ سب لوگ اگر وہاں سے اجازت لے کر دیں تو وہ ٹوٹل چھ کلومیٹر ہے، وہاں سے KP چھ کلومیٹر پر ہے، اگر آپ اس روڈ کی اجازت این او سی لے کر دیں تو ہم اپنے فنڈ سے وہ روڈ بنا کر KP کو بالکل ہی قریب لا کر چھ کلومیٹر پہ لا سکتے ہیں، وہ بھی "کے پی ہاؤس" ہی سمجھ لیں کہ It will be in Islamabad تو وہ چھ کلومیٹر کی آپ Permission لے کر دیں، اجازت لے کر دیں، Existing track موجود ہے، اس کو صوبہ خود اپنے پیسوں سے بنا لے گا، وہاں پر لوگوں کو اور بھی قریب آنے کی سہولت ملے گی۔ ساتھ ساتھ وہ جو "کے پی ہاؤس" بنے گا ان شاءاللہ وہ بھی قریب ہو جائے گا، آپ این او سی لے کے آئیں، روڈ ہم بنالیں گے، ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Since, all the honorable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 2.

شاہ جہان یوسف صاحب نے کہا کہ میں نے سب کی طرف سے Withdraw کر لی ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، میں نے نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے نہیں کی؟ آپ بات کریں، دیکھیں میں پہلے سے بھی یہ کہہ رہا تھا کہ آپ لوگ باتیں کر لیں، کٹ موشنز کو ہم اس طرح Deal کر لیتے ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، کٹ موشن پہ بات کرتی ہوں، تو چھتیس ڈیپارٹمنٹس ہیں، میں پورے ساڑھے چار کروڑ عوام کے لئے بات کرتی ہوں، اس لئے ہر ڈیپارٹمنٹ پر بات کرتی ہوں لیکن موقع نہیں مل رہا، آپ لوگ موقع نہیں دے رہے تو اگر KP کے عوام کے لئے بات نہ کر سکوں، سی ایم صاحب، پلیز اگر آپ کی توجہ ہو، میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں، ایڈوائزر صاحب، آپ بعد میں بھی بات کر سکتے ہیں۔ سی ایم صاحب، ساڑھے چار کروڑ آبادی ہے، اس کے لئے تو ہم آج بات نہیں کر سکے لیکن ان ایم پی ایز کے لئے میں بات کرنا چاہتی ہوں، سی ایم صاحب، آپ سے ایک ریکویسٹ ہے کہ ہمارے ایم پی ایز کے لئے جو سکیل اس ہاؤس نے ایکٹ میں کیا ہے تو وہ ایک گورنمنٹ آفیسر کے ساتھ برابر ہے، چونکہ ایم پی ایز کا پریویلج ہے کہ وہ گورنمنٹ آفیسر سے Up ہوتا ہے، پلیز آج آپ صرف یہ کام کریں، باقی ہم سب کی طرف سے کٹ موشنز واپس لی جائیں گی، کیونکہ اگر عوام کو نہیں تو کم سے کم ایم پی ایز کو تو حق مل جائے گا ناں، اپنا پریویلج تو مل جائے گا ناں۔ دیکھیں، جب ہمارے ممبران کو اگر اپنے حقوق، پریویلجز ملتے ہیں تو وہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں سر اٹھا کر جائیں گے، آپ لوگوں کی گورنمنٹ میں ہمارے پریویلجز ختم ہو چکے ہیں، ہمارے ایک ایم پی اے کی عزت نہیں ہے، آپ اپنے ایم پی ایز سے بھی پوچھیں، کم سے کم ان کے لئے آپ Surety ہی دیں-----

جناب سپیکر: محترمہ ثوبیہ صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ایک منٹ جناب سپیکر صاحب، میری بات کمپلیٹ ہو جائے، میں چیف منسٹر صاحب سے صرف یہ چاہتی ہوں کہ ہماری تعداد بہت کم ہے، ان کو MP-II (Management Pay Scale) کریں کہ ہمیں اس کے وہ مل جائیں، ہم کس سکیل، کس گریڈ کے برابر ہیں اور کس کے برابر نہیں ہیں۔ دوسری بات یہ کریں سی ایم صاحب، کہ ہمارے ابھی بھی 1980 کے وہ سارے پریویلجز آ رہے ہیں، سندھ اور پنجاب میں ہر چیز میں اس کی اپ گریڈیشن ہو چکی ہے لیکن ہمارے یہی ایم پی ایز ابھی تک اسی (80) ہزار روپے سیلری Basic لے رہے ہیں، یہ میں کھلے عام اس لئے کہہ رہی ہوں کہ آپ نہ اپنے ایم پی ایز کو حق

دے سکتے ہیں، نہ اپنے عوام کو دے سکتے ہیں، اگر عوام کو ان کی بڑی تعداد میں نہیں کر سکتے تو کم سے کم ان ایک سو پچاس (150) کو تو دے دیں، مہربانی ہو گی، اس کے ساتھ میں اپنی ساری کٹ موشنز واپس لیتی ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب جلال خان</u>: سارے ڈیپارٹمنٹس کے لئے نہیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: سر، اسی ایک ڈیپارٹمنٹ کا کہہ رہی ہوں، ہم سارے ممبرز صرف اس پہ کٹ موشن واپس لے لیتے ہیں، میں یہ کہہ رہی ہوں۔

(شور)

<u>وزیراعلیٰ</u>: ایک تو پہلی بات یہ ہے کہ آپ تنخواہ بڑھانے کی بات کر رہی ہیں، میڈم، آپ تنخواہ بڑھانے کی بات کہہ رہی ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ ہماری پارٹی کی جو پالیسی ہے، اس کے مطابق یہ چیز ہم نہیں کر سکتے، آپ کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ گاڑیوں پر بھی Ban لگا ہوا ہے، گاڑی بھی ہم نے کوئی نہیں خریدی، حالانکہ Interim government نے درمیان میں جو گاڑیاں اور جو نظام چلا، اس کے بعد بہت برے حالات ہیں، ہمارے بہت سے منسٹرز کے پاس جو گاڑیاں ہیں وہ اس قابل نہیں کہ وہ ٹریول کر سکیں، صوبے کے حالات دیکھ کر بلٹ پروف گاڑیوں کی بھی ضرورت ہے، ہم نے صرف ہائی کورٹ کے ججز کے لئے لی ہیں، ہم نے اپنے لئے کوئی بلٹ پروف گاڑیاں Purchase نہیں کی ہیں، اب آپ جو تنخواہ کی بات کر رہی ہیں تو As a party policy میں یہ نہیں کر سکتا لیکن میں ایک اور کام کر سکتا ہوں، میرے والوں کو تو پارٹی پالیسی Follow کرنی ہے، ظاہری بات ہے وہ تو پارٹی پالیسی Follow کریں گے، تنخواہ کی بات نہیں ہو سکتی، Off the record میرے بارے میں ویسے مشہور ہے کیونکہ میرا نام علی امین ہے، جب میں نے سیاست شروع کی تو لوگ کہتے تھے کہ فلاں چیز اے ڈی پی میں نہیں آئی، تو پھر میرے دوست کہتے تھے کہ ایک اے ڈی پی ہوتی ہے، Annual Development Program اور ایک اے ڈی پی ہوتی ہے Ali Ameen Development Program، تو علی امین اپنی جیب سے ہر مہینے کر دے گا، آپ میں جن بندے کو ایک لاکھ روپے چاہیئے وہ یہاں پہ کھڑا ہو جائے، میں آپ کو ہر مہینے ایک لاکھ روپے دوں گا Extra, off the record ورنہ پھر نہیں ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب اعجاز خان: خیرات نہیں۔۔۔۔۔

وزیر اعلیٰ: بطور وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا میں آپ کو دے دوں گا۔۔۔۔۔

جناب جلال خان: خیرات نہیں، پچاس لاکھ ہم آپ کو دیں گے۔

(شور)

وزیر اعلیٰ: مجھے تو نہیں چاہیئے، آپ کا ڈیمانڈ ہے۔۔۔۔۔

جناب لطف الرحمان: ضرورت کسی کو بھی نہیں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اعلیٰ: دیکھیں، ایک منٹ، ایک منٹ، آپ نے ایک بات کی، میں آپ سے یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ میں اپنی پارٹی پالیسی کے اندر رہتے ہوئے آپ کو جو چیز Offer کر سکتا ہوں تو میں وہی Offer کروں گا، اس میں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جس کو ضرورت ہے، شاید آپ کو نہ ہو، شاید ان خواتین کو ہو، کسی اور کو ہو، ان کو ضرورت ہے، اس لئے مانگ رہی ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، میڈم، اب آپ اس کو Withdraw کرتی ہیں؟

وزیر اعلیٰ: اگر آپ میں سے کسی کو ضرورت ہو، چلو میں آپ کو ایک اور Option بھی دے رہا ہوں کہ اگر کسی کو ضرورت ہو، میں Officially تو نہیں جا سکتا، چپ کر کے آ جائے، حلف کے اوپر، کہ نہ میں بتاؤں گا اور نہ وہ بتائیں، بس آ کر لیا کریں، اب یہی کر سکتا ہوں یار۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، سی ایم صاحب اس بات پہ آپ آ گئے کہ میں چاہتی ہوں کہ ریگولر آپ ان کو اپنا حق دیں تاکہ یہ تقسیم ختم ہو جائے، جس طریقے سے چیک نکالے جا رہے ہیں، جس طرح یہ سب لوگ کر رہے ہیں، یہ تو میں آپ لوگوں کے لئے کہہ رہی ہوں، اپنے لئے نہیں، ہمیں ضرورت نہیں ہے، ہو سکتا ہے میں ادھر سے چلی جاؤں، میں ادھر نہ ہوں، ہمارے ممبران میں کسی کو ضرورت نہیں، آپ کو پتہ ہے کہ سب ماشاء اللہ صاحب حیثیت لوگ ہیں لیکن صرف میں یہ کہہ رہی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس اس کو چھوڑ دیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: یہ ساری چیزیں ختم ہوں، اگر عوام کا نہیں تو کم سے کم اس ایوان کے لوگوں کو اپنا حق دے دیں، یہ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہو گیا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اس کو (MP-II(Management Pay Scale کا سکیل دیں۔

وزیر اعلیٰ: بات یہ ہے کہ میں اپنی پارٹی پالیسی کے پابند ہوں، میں پارٹی پالیسی کے خلاف نہیں جا سکتا، میں As Ali Ameen جو کچھ کر سکتا ہوں، میں آپ کو Offer دے سکتا ہوں، As Ali Ameen, Chief Minister, to follow the policy, party policy of Imran Khan، ہماری پارٹی یہ نہیں کر سکتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہماری KP پولیس کی ڈیمانڈ تھی کہ ہماری پولیس کی تنخواہ پنجاب کے برابر ہو، وہ ہم نے اس بجٹ میں کر دی ہے، فیڈرل گورنمنٹ نے جتنی پنشن بڑھائی ہم نے اس بنیاد سے بڑھائی، باقی صوبوں نے کم بڑھائی، ہم نے Disparity allowance کو Double کر دیا، وہ ساری چیزیں ہم نے کی ہیں لیکن یہ جو آپ بات کر رہی ہیں تو پھر میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ پارٹی پالیسی کے مطابق میں یہ نہیں کر سکتا کیونکہ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے، یہ ہماری پارٹی پالیسی نہیں ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: اچھا میڈم، آپ نے Withdraw تو کر لی ہے ناں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: Withdraw کر دی ہے۔

Mr. Speaker: Since, all the honorable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 02; therefore, the question before the House is that Demand No. 02 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.02 is granted.

(Applause)

جناب لیڈر آف اپوزیشن صاحب، کافی سارے ممبران تو بات کر چکے ہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ملک اقبال خان نے بات کرنی ہے، جناب مولانا صاحب نے بات کرنی ہے، جناب کنڈی صاحب نے بات کرنی ہے، نثار باز نے بات کرنی ہے، یہ بات کر لیں تو پھر ہم اس کے مطابق آگے لے جائیں گے۔

جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، اس کے بعد میرا خیال ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی فنانس ڈیپارٹمنٹ ہے۔

قائد حزب اختلاف: اس میں وہ کٹ موشنز ہیں جن پہ بات کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ پھر تو وہی نام Repeat ہو رہے ہیں، بیچ میں وہ نہیں آ رہے ہیں، چلیں ٹھیک ہے، وہ تو ایڈمنسٹریشن کے اوپر آپ نے بات کی ہے ناں۔

جناب سپیکر: اب میں ڈیمانڈ نمبر 3 کو Put کرتا ہوں۔

جناب مشتاق احمد غنی: آپ میں سے کوئی بھی دو بجے تک نہیں جائے گا۔

Mr. Speaker:Demand No. 3. Finance, Treasury and Local Fund Audit: The honorable Minister for Finance, to please move Demand No. 3. The honorable Minister for Finance, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ): تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 04 ارب 36 کروڑ 61 لاکھ 62 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motionmoved, now the question is: that a sum not exceeding Rs.04 billion, 36 crore, 61 lac and 62 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Finance, Treasuries & Local Fund Audit.

Cut Motions on Demand No. 3: Ms. Sobia Shahid, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں تین ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three thousand only. Ms.Shehla Bano, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ شہلا بانو: جناب سپیکر، میں پچاس روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Mr.Sardar Shah Jehan Yousaf, MPA, to please move his cut motion on Demand No.3.

سردار شاہ جہان یوسف: جناب سپیکر، میں ایک سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Jalal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب جلال خان: جناب سپیکر صاحب، میں نوے روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ninety only. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his cut motion on Demand No.3.

Mr. Ahmad Kundi: Sir, I propose rupees one hundred cut motion on Demand for grant No. 3.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Ihsan Ullah Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3, not present it lapsed. Ms. Neelofar Babar, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3, not present it lapsed. Mr. Abdul Munim, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب عبدالمنعم: سر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Ibad Ullah Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3, not present it lapsed. Mr. Taj Muhammad, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب تاج محمد: میں واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Ms. Rehana Ismail, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: میں ایک لاکھ کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Adnan Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب عدنان خان: میں دس لاکھ کٹوتی کی موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Mr. Sajadullah Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. سجاد اللہ خان کا مائیک On کریں۔

جناب سجاد اللہ خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں پچاس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty thousand only. Mr. Riaz Khan, MPA, (PK-95), to please move his cut motion on Demand No. 3,

not present it lapsed. Makhdoomzada Muhammad Aftab Haider, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3, not present it lapsed. Mr. Muhammad Nisar, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب محمد نثار: شکریہ جناب سپیکر، میں ایک سو روپے کٹوتی کی موشن پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Rashad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3, not present it lapsed. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3, not present it lapsed. Ms. Asma Alam, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ عاصمہ عالم: شکریہ جناب سپیکر، میں دس ہزار روپے کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Malik Tariq Awan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3, not present it lapsed. Mr. Ubaid-ur-rehman, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب عبید الرحمان: جناب سپیکر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ Withdraw کرتے ہیں؟ اوکے۔ جی ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ جناب سپیکر صاحب، فنانس کا یہ پانچ چھ سو ارب کا جو سکینڈل چل رہا ہے، اگر ایڈوائزر صاحب اس کی ذرا ہمیں Explanation دے دیں کیونکہ سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، تو زیادہ بہتر ہوگا۔ دوسرا، سی ایم صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ ساڑھے چار کروڑ آبادی ہے، اس کے سو ممبران ہیں، اس میں فنانس منسٹری کے لئے کوئی بھی نہیں کہ اس کو ہمارے ایوان کے لئے گورنمنٹ سلیکٹ کرے تاکہ ہر سال ہمارے لاء منسٹر کو یہ نوٹیفکیشن نہ ہو، اس لئے Just یہ دو ریکویسٹس ہیں۔

جناب سپیکر: شہلا بانو صاحبہ۔

محترمہ شہلا بانو: شکریہ جناب سپیکر، میں اس پہ یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جو سکیمیں سڑکوں، سکولوں اور Water supplies کی چل رہی ہیں، ان میں Delay کی وجہ سے ان کی Cost میں اضافہ ہو جاتا ہے، جیسے پچھلے سال کوئی اور Cost ہوگی تو جب ٹائم زیادہ آگے چلا جاتا ہے تو وہ زمانے کے ساتھ ساتھ Cost بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے، اس لئے اگر پرانی سکیموں کی بجائے جو نئی سکیمیں چل رہی ہیں، ان کو مکمل

کیا جائے۔ دوسری بات یہ کہ Schedule of new expenditure، تو اس میں بہت ٹائم لگا دیا جاتا ہے، جو بلڈنگ بن چکی ہے وہ بھی خراب ہو رہی ہے، Water supply کے لئے جو پائپس پڑے ہوتے ہیں وہ بھی لوگ اٹھا اٹھا کر لے جا رہے ہیں، ان چیزوں کو مکمل کیا جائے اور ان کے لئے فنڈز جاری کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جناب سردار شاہ جہاں یوسف صاحب۔

سردار شاہ جہان یوسف: شکریہ جناب سپیکر، مجھے اس ہاؤس میں یہ کہا جا رہا ہے کہ فنانس اینڈ ٹریژری کے اوپر جو موشنز ہیں ان کو Adopt کیا کریں، ان کے حوالے سے میں بھی اپنے حلقے سے اس مقدس ہاؤس کا ممبر ہوں، میرے ساتھ یہ اپوزیشن کے ممبران بھی ہیں، فنانس ڈیپارٹمنٹ اگر مجھے بتائے کہ پچھلے ایک سال میں میرے حلقے میں کتنا کام کیا؟ کتنے فنڈز مجھے مہیا کئے گئے، ان ممبران کو کتنے فنڈز مہیا کئے گئے، ان کو کتنے پیسے ملے؟ میں کہوں گا کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو اس کا فنڈ دیا جائے، اس کو پیسے دیئے جائیں لیکن ہمارے کسی ایم پی اے کو کسی لحاظ سے کوئی فنڈ نہیں ملا، وہ KP کا حصہ ہے کہ نہیں؟ اگر KP کا حصہ ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ان کو Consider کرنا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تین سالوں سے اس پی ٹی آئی گورنمنٹ کی گزشتہ حکومت نے لوکل گورنمنٹ بنائی لیکن بنا کر اس کو چھوڑ دیا، بے رحم کر دیا، آج لوکل گورنمنٹ کے جو لوگ اتنا بڑا Expenditure کر کے، اس کے بعد پھر وہ تحصیل ناظمین رہے، کونسلرز رہے، چالیس ہزار کا جو بریگیڈ بنایا، وہ بے کار بنایا، یہاں کے عوام کے لئے وہ کوئی Useful کام نہیں کر سکے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ میں آتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ این ایف سی کی بات ہوتی ہے تو این ایف سی میں ہمیں حصہ دیا جائے لیکن کیا فنانس ڈیپارٹمنٹ نے Provincial Finance Commission(PFC) کے بارے میں بھی بات کی ہے کہ ہر ضلع میں اس کے مطابق حق دیا جائے۔ چوتھا یہ ہے کہ اس دن چالیس بلین کا سکینڈل کوہستان سے نکلا، پھر اس ہاؤس میں ایک گونج ہوئی کہ چالیس بلین اس صوبے میں تقریباً پانچ سو ارب کے برابر ہوں گے، اس صوبے میں اگر دیکھا جائے تو اگر پورے صوبے میں پانچ سو ارب تک کرپشن ہے تو فنانس ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے؟ صرف پیسے بانٹ رہا ہے، کرپشن کروا رہا ہے یا اس صوبے کے عوام پہ کوئی رحم کر رہا ہے؟ اگر یہ رحم نہیں کر رہا تو میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ ہم اس کی کٹ موشنز واپس لیں، ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ صوبہ بڑھتے چلے لیکن یہاں پہ

اگر اتنی کرپشن ہو گی تو یہ بڑی زیادتی ہے، ہم اس ڈیپارٹمنٹ کو اپنی طرف سے فنڈز دیں، بہت مہربانی، شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب جلال خان۔

جناب جلال خان: جناب سپیکر، فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ناقص کارکردگی کی جو Corrupt practices چل رہے ہیں، میرے خیال میں آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے، آپ خود بہتر سمجھتے ہیں۔ جناب سپیکر، میرا کوسچین یہ ہے کہ اس اسمبلی کا ایک رواج اور ایک روایت رہی ہے کہ اپوزیشن ممبرز کو بھی اگر Equally نہ ہو تو کم از کم 70/30 یا 60/40 کی Calculation کے مطابق فنڈ دیا جاتا تھا لیکن ابھی اپوزیشن ممبرز کو بالکل نظر انداز کیا جارہا ہے، میری یہ ایک وہ ہے کہ آپ سی ایم صاحب، Kindly ہمیں Surety دیں کہ اپوزیشن ممبرز کو بھی ان کا حصہ اور ان کا حق ملنا چاہیئے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جناب احمد کنڈی صاحب۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو آخر میں پوری بات کرنے دیں گے۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سر، میں صرف دو تین باتیں کرنا چاہتا ہوں، چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ایڈوائزر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، 11th NFC ہمارا ہونے والا ہے، میں پھر کہوں گا کہ اکثر یہاں پہ سوال ہوتا ہے کہ بھئی یار! انہوں نے کیا کیا؟ میں صرف دو منٹ میں آپ کو کہتا ہوں کہ آپ 7th NFC award اٹھا کر دیکھ لیں، ہماری اکثریت بھی نہیں تھی، ہم نے Vertical share کو بیالیس اعشاریہ پانچ (42.5) سے ستاون اعشاریہ پانچ (57.5) کیا جو کہ پندرہ فی صد بڑھایا، جس کی وجہ سے خیبر پختونخوا کو کم از کم تین سو سے چار سو ارب کا فائدہ ہوا، فیڈرل ٹیکس اسائنمنٹ میں ایک فی صد War on terror میں رکھا گیا۔ تیسری سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم نے ایف بی آر کے Collection charges پانچ فیصد سے ایک فیصد کئے، یہ ایڈوائزر صاحب اس بات کو سمجھتے ہیں۔ چوتھی چیز ہم نے جو کی، ہم اکثر کہتے ہیں کہ صوبہ اپنے پیسے جمع کرتا ہے Provincial own receipts جس میں انہوں نے ایک سو انتیس (129) ارب کہا ہوا ہے، پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں نے 7th NFC award میں Sales tax on services اٹھا کر صوبے کے حوالے کیا جس کی بدولت یہ لوگ پچاس

ارب روپے اس سال Collect کر چکے ہیں، یہ سارے وہ تھے جو 7th NFC award میں ہوئے تھے۔۔۔۔۔

<u>ایک رکن:</u> یہ پچانوے ارب تھے۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> نہیں، پچانوے ارب نہیں، میرے خیال کے مطابق Sales tax on services میں پچاس ارب ہیں، If I am not wrong، اللہ کرے کہ پچانوے ارب ہو، یہ وہ 7th NFC award کے ریزلٹس تھے کیونکہ ہم نے گفت وشنید سے کی، ہمیں ان کے مطالبات پہ بھی اعتراض نہیں لیکن جو طریقہ کار یہ کرنا چاہتے ہیں، ہمیں طریقہ کار پہ اعتراض ہے۔ جناب سپیکر، ایک تو 11thNFC award پہ ان کی کیا تیاری ہے؟ ہمیں یہ نہ بتائیں کہ فیڈرل ہمیں نہیں دے رہا، دے رہا ہے، یہ Consensus کس طریقے سے Build کریں گے؟ دوسرا سب سے Important اگر یہ این ایف سی کا ڈیمانڈ کرتے ہیں تو پی ایف سی کا کیا Status ہے، اس کو کیوں نہیں کرتے؟ ہمارے تیس ہزار بلدیاتی نمائندے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں، خدارا اگر آپ این ایف سی کا ڈیمانڈ کرتے ہیں تو جب تک پی ایف سی نہیں کریں گے تو آپ کا مقدمہ کمزور ہوگا۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب ڈاکٹر عباداللہ خان، .Lapsed محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> شکریہ جناب سپیکر، آپ پی ایف سی کو خود Deal کرتے ہیں، آپ کو ہم سے زیادہ معلوم ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں؟ یہاں پر ہماری بہن نے کچھ پریولج کی بات کی تو یہاں پر چیف ایگزیکٹیو صاحب نے Annual Development Program میں کہا کہ اس میں تو کچھ نہیں، لیکن میں کہنا چاہتی ہوں کہ ہمیں Salary increase نہیں چاہیئے لیکن کم از کم یہ جو ElectedMembers اس سائیڈ پہ بیٹھے ہیں، ان کا فنڈ میں حصہ کیوں نہیں ہے؟ یہ عوام Suffer کر رہے ہیں، کتنے سالوں سے آپ لوگ آئے ہیں، آپ کی صرف یہ پارٹی پالیسی ہے کہ صرف پی ٹی آئی کو سب کچھ ملے گا، پنجاب میں Increase ہوا، فیڈرل میں ہوا، اگر آپ کی پارٹی پالیسی ہے تو آپ نوٹیفکیشن جاری کریں کہ آپ کے ممبران پریولج Avail نہیں کریں گے، میں سمجھوں گی کہ یہ آپ کا ایک اچھا اقدام ہوگا، ہمیں بھی معلوم ہوگا کہ آپ پارٹی پالیسی کو Follow کرتے ہیں۔ جناب، یہاں پر خواتین کے ساتھ جو رویہ رکھا جاتا ہے، کم از کم اس پہ ذرا غور و خوض کریں، ہم صرف پانچ ممبران یہاں پر بیٹھی ہیں، اس دن جو بدمزگی ہوئی وہ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے معزز ممبران ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح

کاBehavior کریں، ایک دوسرے کے گریبان پکڑیں، ہم ان کی بہنیں ہیں، ہم نہیں چاہیں گے کہ ہمارے بھائی آگے جاکر کسی کا گریبان کھینچیں، یہ ہماری روایات نہیں ہونی چاہئیں۔یہاں پر جب بجٹ پیش ہوا تو یہ کہا گیا کہ گورنر نے جو اس کا آئینی حق تھا وہ پندرہ دن تک ،اس پہ باتیں ہوئیں،جناب، ہم آئین کو Follow کرنے والے لوگ ہیں، روایات کے پاسدار لوگ ہیں، کسی کے آئینی حق پہ بات نہیں کرنی چاہیئے، یہ آپ کی اپنی پارٹی کی تیاری ہونی چاہیئے تھی کہ آپ نے کس طرح اپنا بجٹ پیش کرنا ہے، کس طرح اس ہاؤس سے منظور کرانا ہے لیکن اس قانون ساز ادارے کے جو آئینی تقاضے ہیں، وہ کم از کم پورے کریں،آپ اپنی سیاست ضرور کریں،سب کو پتہ ہے کہ Financial year 30thJune تک ہوتا ہے، اس کو پاس بھی ہونا ہے،یہ ہم سب کو پتہ ہے،یہ کچھ باتیں جو ہمیں پتہ ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اب آپ اس سے دور نکل گئی ہیں۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: ٹھیک ہے جی،آپ نے Sixty six (66) Demands for Grants منظور کرانے ہیں، ہمیں معلوم ہے کہ کل کا ایجنڈا بھی آپ نے آج ضم کر دیا ہے، ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے تمام Demands for grants کا کیا حشر ہونا ہے،ہر ڈیپارٹمنٹ پہ ہم بات کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی Guillotine کرنے والے ہیں۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: ایجوکیشن پہ،ہیلتھ پہ اس صوبے میں کیا ہو رہا ہے لیکن وہ شاید ہم بات نہ کر سکیں،بس ٹھیک ہے ہم مزید بات نہیں کرتے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، تھینک یو۔جناب عدنان خان۔

<u>جناب عدنان خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب،ایک دو ایشوز میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے Regarding گزارش کرنا چاہتا ہوں،ایک CVT(Capital Value Tax) کے بارے میں میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ CVT ایک فیصد ہے، جو جائیداد کی خرید و فروخت ہوتی ہے اس میں،تو پہلے تیمور جھگڑا صاحب جب یہاں پہ منسٹر تھے تو انہوں نے اس کو Abolish کیا ہوا تھا،پورے پاکستان کے دیگر تینوں صوبوں میں CVT نہیں ہے، CVT جو جائیداد کی خرید و فروخت میں ایک فیصد ہے وہ پورے پاکستان کے تینوں صوبوں میں نہیں ہے لیکن اس حکومت کے آتے ہوئے وہ ایک فیصد پھر لگا دیا، پچھلے تیمور جھگڑا نے وہ ختم کیا تھا لیکن اس گورنمنٹ نے پھر وہ ایک فیصد CVT لگا دیا ہے،ابھی جو فنانس ایکٹ آرہا ہے،اس میں ایک اچھی بات وہ سٹیمپ ڈیوٹی والی ہے کہ اس میں دو فی صد سے ایک فیصد کے اوپر لے کر آئے ہیں، وہ ٹھیک

ہےاس کو ہمAppreciate کرتے ہیں لیکن CVT کے بارے میں ہماری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کو جس طرح باقی صوبوں میں نہیں ہے، اس صوبے میں پہلے Abolish ہوا تھا، ابھی وہ پھر لگا دیا ہے۔ دوسری بات، 2013ء سے ایک شہید پیکج فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس پڑا ہوا ہے، بار بار ایڈیشنل سیکرٹری صاحب اس کے اوپر Query لگاتا ہے۔ جناب سپیکر، ایک سکول چوکیدار تھا، وہ دھماکے میں شہید ہوا ہے، 7ATA اس کے اوپر لگا ہوا تھا، تو کبھی اس کو کہتے ہیں کہ یہ ذاتی دشمنی میں گیا ہوا ہے، اس کی Clarification ہونی چاہیئے، اس کی ہمیں انویسٹی گیشن رپورٹ مہیا کی جائے، حالانکہ ڈی پی او کی طرف سے Clearcut آ چکا ہے، اس شہید کا نام ممتاز شہید ہے، Clear cut اس کے اوپر ڈی پی او صاحب نے لکھا ہوا ہے کہ یہ Terrorist Act کے تحت گیا ہوا ہے، اس کی کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی، 2013ء سے یہ کیس لٹکا ہوا ہے، ابھی تک اس کا معاملہ حل نہیں ہو رہا ہے، میری سی ایم صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ جو چیزیں ہیں، جس پہ یہاں پہ بندشیں دے رہے ہیں، Kindly اس کے اوپر بھی کوئی ایکشن لے لیں۔.Thank you very much

<u>جناب سپیکر</u>: جناب سجاد اللہ خان، پلیز۔

<u>جناب سجاد اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں کافی دنوں سے، لیکن آج کچھ تھوڑی سی خوشی ہوئی کہ سی ایم صاحب بھی موجود ہیں، میں صوبے کی بہتری کے لئے کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ سر، گزشتہ دنوں کوہستان میں جو میگا سکینڈل نکلا، اگر ہم اور آپ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سکینڈل صرف کوہستان میں ہوا ہے، اس طرح کی بات نہیں ہے، تیرہ اور اضلاع میں اکاؤنٹنٹ جنرل آفس میں آپ کے سامنے انہوں نے یہ بات کی کہ تیرہ اضلاع میں ہوا ہے، اس صوبے کی ترقی کا جو سفر ہے، اس کا اور اس بجٹ کا، سر یہ جو سکینڈل ہے اس کا لازم و ملزوم والا رشتہ ہے۔ سر، میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے پاس کچھ اور بھی کافی سارے شواہد ہیں، ڈیپارٹمنٹس کے بھی، اسی طرح اس میں کوئی سیاسی بندہ Involve نہیں ہوگا، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس میں بیوروکریسی کی بھی کوئی Hierarchy involve نہیں ہے، یہ ایک منظم واردات ہے جو نیچے سے کی جارہی ہے جس کی وجہ سے بدنامی اور جو ذلالت ہے، وہ ہم تک پہنچ رہی ہے۔ سر، یہ جو G-10113 کا ایک اکاؤنٹ تھا جس میں ہمارے چار ڈیپارٹمنٹس کی Retention money ہے، اس میں پارک ہوتی تھی، اس کے علاوہ لوکل گورنمنٹ کی Retention money کہاں پارک ہوتی ہے؟ یہ بھی بڑا سیریس معاملہ ہے لیکن اس کی بھی Intensity زیادہ نہیں ہے، اس لئے وہ

Mentioned نہیں ہے، لہذا میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک مہذب معاشرہ وہ ہوتا ہے جب کسی جگہ پہ بھی اس قسم کا کوئی Whistle blow ہوتا ہے تو سب سے پہلے سارے کام چھوڑ کر اس چیز کو پکڑا جائے، میری درخواست یہ ہے کہ اس صوبے کی بہتری کے لئے کیونکہ ہمارے صوبے کو ایک منظم واردات کے تحت کمزور کیا جارہا ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس طرح کے تمام اکاؤنٹس کی فوری Reconciliation کروائیں، Weekly کروائیں یا Monthly کروائیں کیونکہ بدنامی سب کی ہے، یہ آج سے یا سال ڈیڑھ سال سے نہیں، یہ کام دس بارہ سالوں سے ہو رہا ہے، یہ ایک Loophole چھوڑا گیا تھا، اس Loophole کو پکڑیں، اس صوبے کی بہتری کے لئے خدارا ان لوگوں کو، ان عناصر کو کیفر کردار تک پہنچائیں، منطقی انجام تک پہنچائیں۔ جناب سپیکر صاحب، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے آپ چیئرپرسن ہیں، آپ نے ان دنوں اس ایشو کو بھی تھوڑا سا چھوڑا ہوا ہے، میں چاہتا ہوں کہ کوہستان کے علاوہ ہمارے پاس جو نارتھ وزیرستان ہے، ملاکنڈ ہے، مانسہرہ ہے، جو ہمارے پاس Mentioned اضلاع ہیں، ان کو بھی Kindly کھولیں کیونکہ اس صوبے کو کمزور کیا جارہا ہے، ایک منظم واردات سے کمزور کیا جارہا ہے، لوکل گورنمنٹ کی Retention money جہاں جہاں Involve، جہاں جہاں پارک ہورہی ہے، اس کو بھی دیکھیں، منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، آپ بھی Kindly دیکھیں کیونکہ یہ ہم بعد میں Defensive کیوں ہوتے ہیں، ہم کیوں اپنے اوپر Defensive والی بات لیں، اس صوبے کی بہتری کے لئے، اس صوبے کی مستقبل کے لئے آپ سب سے درخواست ہے، اس پورے ہاؤس سے درخواست ہے کہ اس پہ منظم طریقے سے کام کیا جائے۔ شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جناب محمد ریاض خان۔

(مغرب کی اذان)

<u>جناب سپیکر</u>: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ۔ ریاض خان کی Lapse ہوگئی تھی کیونکہ پیش ہی نہیں ہوئی۔ جناب محمد نثار باز صاحب۔

<u>جناب محمد نثار</u>: شکریه جناب سپیکر، زما نه مخکښې دې ملګرو خبرې هم اوکړې او بیا ثوبیه شاهد صاحبه چې کوم دے یو ډیمانډ اوکړو، بیا سی ایم صاحب په هغې باندې چې کوم دے خپل Opinion ئے ورکړو، نو په دې حوالې سره د عوامی

نیشنل پارټئی ډیره Clear policy ده او نیشنل اسمبلئی کښې چې څومره هم زمونږه ایم این ایز دی او د هغوی تنخواه ګانې سیوا کړې شوې دی نو د ټولو نه زیات Criticism مونږ کړے وو، زه د دې سره اتفاق نه کوم چې د اسمبلئی د ممبرانو تنخواه ګانې دې سیوا کړے شی او د دې خبرې سره اتفاق کوم چې خبره د اختیاراتو ده،P-I (Pay Scale) او P-II سکیل ته دا ممبران رسول ځکه پکار دی چې دا ټول Elected representatives دی او پبلک پریشر چې کوم دے دا خلق Face کوی، په دې Stateکښې چې کوم دے درېPillars دی، یو اسټیبلشمنټ چې محکمه ده خو ځان نه ئے Pillar جوړ کړے دے Otherwise د هغې سره نورې هم بلها محکمې ورسره دی۔ دویم بیوروکریسی افسر شاهی دلته زمونږ سره په دې لابیز کښې ناست دی، د دېافسر شاهی که تاسو پروټوکول اوګورئ، که د دوئ تاسو آفسز اوګورئ، که د دوئ تاسو اخراجات اوګورئ، که د دوئ تاسو تنخواه ګانې اوګورئ او بیا دوئ له چې کوم مراعات ورکړے شوی دی که هغه اوګورئ او د یو Elected representative حالات اوګورئ نو لږ به پخپله یو Common man په دې باندې فیصله اوکړی چې د دوئ پرفارمنس څه دے ؟ مونږ ته دې خپل پرفارمنس اوښائی، زه د فنانس ډیپارټمنټ خبره کوم۔ جناب سپیکر صاحب، فنانس ډیپارټمنټ د دې جون په میاشت کښې چې کوم دے، مونږ له ټهیکیداران راځی او هلته راته ژاړی چې زمونږ نه هلته اټهاره پرسنټ او سوله پرسنټ کمیشن اخلی نو هله مونږ ته فنډ ریلیز کوی، دا زه د سی ایم صاحب په نوټس کښې راولم چې په دې څیز باندې فوکس اوکړی، په دې باندې چې کوم بیا زمونږ منتخب نمائندګان بدنامیږی چې ولې د دوئ دا پیسې چې یو سکیمApprove شوے دے، د هغې له پاره فنډ Allocate کړے شوے دے نو هغه فنډ وخت په وخت باندې جاری کیږی خو دوئ هغه فنډ د جون میاشت ته اوساتی او بیا په جون کښې دغه اټهاره پرسنټ او سوله پرسنټ اخلی، د هغې په بنیاد باندې بیا فنډ ریلیز کوی، نو د فنانس ډیپارټمنټ کارکردګی خو دغه ځائی کښې واضحه کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، زه راځم، دلته ذکر اوشو، د PFC (Provincial Finance Commission) نو د این ایف سی ذکر خو مونږ ډیر زیات کوؤ، په این ایف سی باندې خبره هم کوؤ او زمونږ چې کوم دلته محترم

مشیر صاحب ناست دے ، Non elected member دے ، هغه هر وخت دا وائی چې مونږه لیډر لیکلے دے فیډرل ګورنمنټ ته چې د فیډرل ګورنمنټ سره زمونږه کوم حق دے ، کوم حقوق دی د دې صوبې، د هغېد پاره مونږ غواړو چې این ایف سی په وخت باندې اوشی چې مونږ ته خپله برخه راشی، دې ته خو چې کوم دے سی ایم صاحب هم اشاره اوکړه، فاټا دا وخت د پختونخوا برخه ده او ستر (70) لاکھ پاپولیشن چې کوم دے ، دا د پختونخوا Officially برخه شوې ده، باوجود د دې چې دا ستر (70) لاکھ پاپولیشن نه دے ، بلکه هغه د ایک کروړ نه هم Above population دے خو تیرځل چې کوم Census اوشو ، هغه Census ټولو پارټو Reject کړے وو سر، بنه صحیح شمیره نه وه شوې نو ګنېصرف دا یو کروړ پاپولیشن د دې صوبېProper برخه شوې ده، دا دومره رقبه د دې صوبېProper برخه شوې ده او بیا د ټولونه اهم پوائنټ دا چې مونږ ته په این ایف سی کښې ایک فیصد شیئر دا په بدامنئ باندې یا War on terror د پاره ملاویږی نو ټولونه زیاته قبائلی اضلاع چې کوم دے ، د باجوړ نه واخله تر د وزیرستان پورې دا Affected دی، نو پکار دا ده چې دوئ کوم تیارے کړے دے چې راروان کوم په اګست کښې این ایف سی ایوارډ کیږی، یوولسم این ایف سی ایوارډ چې د هغې د پاره د قبائلی اضلاع مقدمه په هغې کښې Put up کړی او زمونږ چې کوم د فیډرل سره شیئرز دی، هغه سیوا شی چې هغه شیئرز زمونږ دلته Reflect شی او هغه شیئرز دلته راوړې هم شی او په قبائلی اضلاع باندې خرچ کړے شی۔ جناب سپیکر، کله چې دلته زمونږ وزیر قانون صاحب په بجټ سپیچ کولو نو په خپل بجټ سپیچ کښې چې کوم د قبائلی اضلاع د پاره په هغه سپیچ کښې دو سو بانوے (292) ارب روپئیShow کړې دی چې دا زمونږ د قبائلی اضلاع د پاره Current developmental budget دے او هغه په بجټ بک کښې دو سو اټهانوے (298) ارب روپئیShow کړې دی چې لږ یو څلور پینځه پانړې مخکښې لاړ شئ چې دا زمونږ د قبائلی اضلاع د پاره چې کوم Current او Developmental budget دے نو فنانس ډیپارټمنټ خو دې اول هغه لږ په غور سره اوګوری چې دا Grammatical غلطی ترې نه ولېد دوئ نه کیږی؟ جناب سپیکر صاحب، سی ایم صاحب ناست دے ، نو زمونږ دا ډیمانډ دے چې فنانس

ډیپارټمنټ ته لږه کتنه اوکړی، مونږ دا نه وایو چې تاسو اپوزیشن ته خامخا توجه ورکړئ، بهر خلق هسې هم مونږ ته وائی چې یره د اپوزیشن ممبرانو چې کومې حلقې دی نو دا یتیمې حلقې دی او باوجود د دېچې مونږه Elected خلق یو، پبلک مونږ ته ووټ راکړے دے، په دې بنیاد باندې هغه حلقېSuffer کول، د هغې عوام Suffer کول او کوم ترقیاتی کارونه چې دی، هغه نه ورکول چې دا د مخالف پارټئ نه راغلے دے، نو زما په خیال چې دا سیاست نه دے او نه دا جمهوری اقدار دی، نو لهذا په دې باندې لږ غور پکار دے۔ تهینک یو۔

جناب سپیکر: محترمہ عاصمہ عالم صاحبہ۔

محترمہ عاصمہ عالم: نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمَّا بَعْد فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ جناب سپیکر، اس ڈیپارٹمنٹ کا کام صوبائی مالیاتی امور کو منظم کرنا ہے، جس میں بجٹ کی تیاری، خزانے کا نظم وضبط اور مقامی حکومتوں کا مالیاتی آڈٹ، اس کے علاوہ بجٹ کو مؤثر طریقے سے تقسیم کرنا شامل ہے لیکن بد قسمتی سے یہ ڈیپارٹمنٹ اپنی کارکردگی میں ناقص ہے، یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ چھوٹی چھوٹی ریلیز کے لئے بھی کمیشن لیتا ہے جس کی وجہ سے دیگر محکموں کے لئے بھی کرپشن کی راہ ہموار ہوتی ہے، صوبے میں مالیاتی ناقص کارکردگی عروج پر ہے، اس وجہ سے میں نے اس ڈیپارٹمنٹ پہ اپنی کٹ موشن پیش کی ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ لاء منسٹر صاحب کدھر ہیں؟ مزمل اسلم صاحب، آپ ان سے ریکویسٹ کریں تو پھر نماز کا وقفہ کرتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اس کو نمٹالیں پھر ہم نماز کا وقفہ کرلیں۔

وزیراعلیٰ: جناب سپیکر، میں صرف دو منٹ میں وضاحت کردوں۔

جناب سپیکر: یہ ایک کر کے پھر نماز کا وقفہ کرتے ہیں، چائے کا وقفہ بھی کرلیں گے، نماز کا بھی، دونوں ہو جائیں گے، چائے بھی پلائیں گے، آپ کو کھانا بھی آج کھلائیں گے، آپ تمام بے فکر رہیں۔

وزیراعلیٰ: پہلی بات تو یہ ہے کہ جس طریقے سے ہمارے ممبران نے یہاں پر Highlight کیا، دیکھیں اس میں کوئی شک نہیں ہے، اس کے اوپر کوئی دورائے نہیں ہے کہ کرپشن پاکستان کا سب سے بڑا ناسور ہے، اسی ناسور کی وجہ سے ہمارا ملک اپنے پاؤں پہ کھڑا نہیں ہوا، ہم قرضوں میں ڈوب چکے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے، دنیا میں ہمیشہ کرپشن کا خاتمہ کرنے کے لئے ایک پالیسی بنائی جاتی ہے، دنیا میں جتنے بھی

ممالک آگے گئے ہیں، انہوں نے ایک ایسا پالیسی سسٹم بنایا ہے کہ جس کے اندر کرپشن کی گنجائش ہی نہیں ہے، Otherwise اگر اخلاقیات کے لیول پہ آپ لوگوں کو لے کر جائیں کہ وہ کرپشن نہ کریں، میرے خیال میں It will take generations اور پوری دنیا میں ایسا ہی ہے، اس کا بہترین حل کیا ہے؟ وہ Digitization e-ہے Transparency اور Transparency کا دنیا میں جو بہترین ماڈل ہے، وہ e-paid ہے، اب میں آپ کو بتاؤں کہ ہم نے E-tendering policy کی تھی، E-tendering انٹر نیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق ایک گروپ ہے جو کہ Basically failure نکلا، دنیا Convert ہوئی، E-paid tendering process پہ اور یہ Establishment of e-paid is a transparent system جناب سپیکر، الحمد للہ ہم نے آنے کے بعد ہی اس پہ کام کیا، آج E-paid پر ہم Convert ہو چکے ہیں، جس کے بعد اب یہ Transparency ensure ہو گی، As per the international standard. دوسری بات، آپ کے سسٹم کے اندر جب میرٹ نہیں ہو گا تو کرپشن ہو گی، مدینہ کی ریاست میں جو سب سے بڑی بات تھی وہ انصاف تھا، انصاف کیا ہے؟ انصاف میرٹ ہے، تو میں آپ کے توسط سے یہاں سب کو کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ جس کی بھی جو Allocations ہیں، جس سکیم کی (Deferred financing cost)DFC above eighty (80) percent رکھی گئی ہے، جس طرح Last year رکھی گئی تھی، ایسی سکیموں والے سے اس کام کے لئے رابطہ ہی نہ کریں کہ ہمیں ریلیز کرا کے دو، یہ ان کو ریلیزز ہونی ہی ہونی ہیں۔ جناب سپیکر، میں یہاں پہ برملا اعلان کر رہا ہوں، Last time بھی کیا تھا، اب دوبارہ کر رہا ہوں کہ آپ کو کسی کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے، Due for completion of scheme، اس کی Identification کی گئی ہے کہ جو (80) Eighty percent مکمل ہیں، ان کو ایک سو فیصد اس سال کیا جائے گا، تو وہ جو Allocations رکھی گئی ہیں وہ ان کو ملنی ہی ملنی ہیں، اب ویسے ہی کسی کو رشوت دینے کا شوق ہے، جہنم میں جانے کا شوق ہے تو وہ اپنا پورا کر لے۔ نمبر ایک۔ نمبر دو، جو باقی آپ کی Allocated money ہے، اس پہ بھی یہاں پہ اعلان کر رہا ہوں کہ کسی سے مانگنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ کو سفارش کی ضرورت بھی نہیں ہے، میں بحیثیت چیف ایگزیکٹیو ایک امانت دار، میرا ایک وعدہ ہے کہ اس بجٹ بک کے اندر ہماری جو Allocations ہیں، وہ اسی طرح ہر ایک کو ملے گی، اس لئے مہربانی کریں کہ پیسے دے کر اپنے لئے وہ ریلیز والا جو کام آپ کہتے ہیں، وہ جو ہوتا ہے، وہ آپ نہ کریں، یہ کام اس سوچ کے ساتھ نہ کرو کہ آپ کو جو بتایا جا رہا ہے کہ بل میں جو

وعدے کے مطابق لکھا ہوا ہے، وہ ملے گا، رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں تو جہنمی مت بنو۔ اب تیسری بات آتی ہے، کچھ ایسے پوائنٹس ہوتے ہیں جو Priority یا Emergency basis پہ کرنا پڑ جاتے ہیں، اللہ معاف کرے، ایسے کوئی حالات نہ بنیں لیکن بعض اوقات ان کی ضرورت پیش آ جاتی ہے، اس کے لئے بھی ایک بڑی کلیئر پالیسی ہے، وہ کلیئر پالیسی یہ ہے کہ جو بھی نمائندہ ہے، اس کی یہ Responsibility ہے کہ اس کے اپنے جتنے بھی کام ہو رہے ہیں، ان لوگوں سے رابطے میں رہ کر ان سے پوچھیں، اگر Authentic طریقے سے کوئی چیز ثابت ہوتی ہے تو میرے دروازے ان کے لئے تو کھلے ہی ہیں، آپ کے لئے بھی کھلے ہیں، میں واحد چیف منسٹر ہوں کہ آپ جا کر ابھی پوچھ لیں، جو نیب کا KP کا ہیڈ لگا ہے ان کو میں نے خود بلایا ہے، میں نے ان کو کہا ہے کہ آپ کو جو بھی سپورٹ چاہیئے، کوئی بھی ڈاکیومنٹ چاہیئے، کوئی بھی ڈیٹیل چاہیئے، کوئی بھی ریکارڈ چاہیئے، I will provide you، میں آپ کو وہ ریکارڈ Provide کروں گا، آپ جا کر نیب کے ہیڈ سے پوچھ سکتے ہیں۔ اینٹی کرپشن نے اس ایک سال میں ساڑھے چار ارب سے اوپر ریکوری کی ہے، یہ پچھلے سارے ٹائمز کی ریکوری تھی، اس ٹائم کے اوپر بھی وہ کام کر رہے ہیں، اس لئے میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ جو بھی اس آواز کو سن رہا ہے، آپ اپنے آپ کو خواہ مخواہ جب ایک وعدے کے مطابق جو چیز رکھی گئی ہے، وہ ملنی ہے، اس کے لئے سفارشیں کر کے یا کسی کے دھوکے میں آ کر خواہ مخواہ اگر شوق ہے تو پورا کر لو، Otherwise وہ چیز آپ کو ملنی ہے۔ نمبر دو، آپ نے کوہستان سکینڈل کی بات کی، دیکھیں کوہستان سکینڈل میں بھی ہم Beneficiaries ہیں As a صوبہ، یہ پچھلی گورنمنٹ کے ٹائم سے کام شروع ہوا، Interim میں پیسے نکلے، اگر اس کے بعد بھی نکلے تو جس نے بھی یہ کیا ہے، اس کو سزا دینے کے لئے ہم سب کا ایکا ہے، ہم سزا دیں گے، اس ایک سکینڈل کو نہیں، (تالیاں) جو بھی ایسا سکینڈل آئے گا، اس کے لئے بھی جو بھی ریکارڈ مانگا گیا، جو بھی چیز مانگی گئی، وہ ہم نے Provide کی، صرف Provide نہیں کی بلکہ نیب کو Provide کرنے کے ساتھ ساتھ محکمہ اینٹی کرپشن نے بھی اس کے اوپر اپنی کارروائی شروع کی ہوئی ہے، اب چونکہ تہمت بھی ایک گناہ ہے، شاید اس کو ہم گناہ نہیں سمجھتے، جو تہمت لگتی ہے کسی کے اوپر، کوئی بھی لگاتا ہے، اس کو Authentic proof کے بغیر نہیں لگانی چاہیئے لیکن تہمت ایک علیحدہ چیز ہے، انکوائری ایک علیحدہ چیز ہے، انکوائری کی حد تک ہم یہاں پہ Available ہیں، آپ سب کو میں یہ اختیار دے رہا ہوں کہ کرپشن کے اوپر کوئی چیز آپ Highlight کریں، کسی چیز کے اوپر آپ مجھے آ کر بتائیں، مجھے بتانے کے بعد آپ وہ چیز سوشل میڈیا پہ بھی ڈال دیں کہ

ہم نے وزیر اعلیٰ کو یہ چیز بھیجی ہے، اگر اس پہ انکوائری ہو کر آپ مطمئن نہ ہوئے تو پھر آپ ہم پر انگلی اٹھائیں، وہ ایک دفعہ نہیں دس دفعہ اٹھائیں لیکن جب تک آپ بتائیں گے نہیں، آپ اس کے پیچھے کوئی ریکارڈ پیش نہیں کریں گے، آپ ہمارے ساتھ Help نہیں کریں گے، ہم ابھی Institutional system کو بہتر کرنے کے لئے باقاعدہ اپنا ایک پورا بل آپ کے پاس لا رہے ہیں، ایک نیا ایکٹ لا رہے ہیں۔ سر، اینٹی کرپشن کے حالات یہ چل رہے ہیں کہ آج تک اینٹی کرپشن کا جو کمیشن ریٹ ہے صوبے کا، وہ One percent تھا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ کیسے چل رہا ہے؟ پولیس میں سفارش سے بندے اٹھا کر وہاں پہ آ جاتے ہیں، White collar crime کو پکڑنے کے لئے آپ کو Proper experts چاہئیں جو کہ White collar crime کو Convict کر سکیں، وہ آپ کے پاس ہیں ہی نہیں، اب ایکٹ آپ کے پاس جو جلد آ رہا ہے، Unfortunately آپ کو بتاؤں تو آپ حیران ہوں گے کہ اس وقت میرے اینٹی کرپشن کے سترہ ضلعوں کے جو ہیڈز ہیں وہ میٹرک پاس ہیں، اب مجھے بتائیں کہ ایک میٹرک پاس آدمی جو پولیس کا آدمی ہے، اس کی نہ وہ Expertise ہے، نہ وہ قانون جانتا ہے، نہ وہ Convict کرنے کا کوئی Expertise رکھتا ہے، نہ کوئی نالج جانتا ہے، تو وہ کیسے کرے گا؟ ہم ان شاء اللہ ایکٹ لا رہے ہیں، میں ایک دفعہ پھر Repeat کر رہا ہوں، وہ چاہے پچھلی حکومت کی کوئی چیز ہے، چاہے اپنی حکومت کی کوئی چیز ہے، آپ اسے Identify کریں، اگر آپ کے راستے میں کوئی ریکارڈ دینے کی رکاوٹ بنتی ہے، آپ کی بات کے اوپر انکوائری کرا کر اگر آپ کو مطمئن نہ کریں تو میں کہتا ہوں کہ جو بھی شخص اس کے لئے کھڑا ہو گا، میں اس کے ساتھ کھڑا رہوں گا، Regardless of کہ وہ کس پارٹی کا ہے، اس ایک بات کے اوپر میں اس کے ساتھ کھڑا رہوں گا۔ اب یہ جو پیسے وصول ہو رہے ہیں، جتنے بھی وصول ہو گئے ہیں، یہ ہمارے صوبے کو ہی آنے ہیں، اللہ کرے کہ کچھ اور بھی ہو کر وہ بھی وصول ہوں، وہ بھی ہمارے صوبے کو آنے ہیں، ہم اس کو اپنی پوری سپورٹ دے رہے ہیں، اس چیز میں ہم سپورٹ دے رہے ہیں۔ باقی میں آپ سے ایک ہی ریکویسٹ کروں گا کہ ہم سیاسی لوگ بدنام کیوں ہوتے ہیں؟ ہم سیاسی لوگ اس لئے بدنام ہوتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے پہ انگلیاں اٹھاتے ہیں، جو اس سسٹم میں یہ واردات کرنے والے لوگ ہیں، انہوں نے کبھی بھی ایک دوسرے پہ انگلی نہیں اٹھائی، ایسا ہی ہے ناں؟ وہ Beneficiary زیادہ ہیں، چونکہ وہ انگلی نہیں اٹھاتے، ان کے اوپر وہ جو مال جا رہا ہے، ابھی جو آپ کو اس صوبے کے حالات بتائے ہیں، یہ جو فگرز میں نے آپ کو دیئے ہیں، یہ فگرز اس صوبے کے اندر یہ پیسہ کہاں

جارہاتھا، یہ کوئی ایک یا دو یا پانچ یا سو بندے نہیں لوٹ رہے تھے، یہ سسٹم میں غائب ہو رہا تھا، اس کے علاوہ ابھی بھی غائب ہو رہا ہے، میں یہاں پہ کھڑا ہو کر خود Admit کر رہا ہوں کہ اور بھی غائب ہو رہا ہے، اس لئے ہم نے مل کر، متحد ہو کر اس کو اپنے اس خزانے میں لانا ہے، خزانے کا جو پیسہ ہے، وہ ہمارے عوام پہ لگے گا۔ دوسری بات میں یہ کرتا ہوں کہ پہلے بجٹ میں ہم نے عوام کے لئے کوئی بھی نئی سکیم نہیں دی تھی، ہم نے پرانی سکیموں کو مکانے کے لئے Throw forward کم کرنے کے لئے کام کیا، الحمد للہ کامیابی ہوئی، ساڑھے تیرہ سال سے ہم (پانچ اعشاریہ ایک) 5.1 سال پہ آ گئے، میں واضح کہہ رہا ہوں کہ ایم این ایز اور ایم پی ایز فنڈ کے اوپر عمران خان صاحب کے احکامات تھے، میں نے پہلے بھی اس فلور پہ بھی بتایا ہے، دوبارہ Repeat کرتا ہوں کہ کمیٹی ہوگی، کمیٹی فیصلہ کرے گی کہ سکیم فیزیبل ہے یا نہیں ہے؟ اس کے لئے ہمارے تمام سٹیک ہولڈرز ہوں گے، میں پہلے ہی کمیٹی کا اعلان کر چکا ہوں، وہ بنی ہے، عمران خان کی ہدایات کے مطابق اس بجٹ میں یہ پراسیس چلے گا۔ نمبر دو، پختونخوا کے ساری عوام سن لیں کہ اگر کوئی بھی حلقہ محروم رہا تو کل آپ میرا گریبان پکڑ سکتے ہو، (تالیاں) میں ہر حلقے میں کام کروں گا، ہر حلقے کی ضروریات پوری کروں گا، ہاں فوٹو اور نام کس کا ہوگا؟ وہ عمران خان کا ہوگا، (تالیاں) آپ کے حلقوں میں سکیمیں بھی ڈالی ہوئی ہیں، آپ کے حلقوں کی سکیمیں اور بھی ڈالیں گے، مزید بھی رپورٹس بن رہی ہیں، Drinking water کے لحاظ سے، ہیلتھ کے لحاظ سے، انفراسٹرکچر کے لحاظ سے اور کمیونیکیشن کے لحاظ سے میرے پاس ڈیٹا آ رہا ہے، ان شاء اللہ اس ڈیٹا کے مطابق ہر اس بندے کا جو اس پختونخوا کے اندر رہتا ہے، اس کا کام ہوگا، اس کی Basic facilities جو ہماری Capacity ہے اس کے مطابق وہاں پہ انویسٹ (Invest) (ہوں گی۔۔۔۔۔

<u>جناب جلال خان</u>: یہ Non elected Members کے ذریعے ہوں گی؟

<u>وزیر اعلیٰ</u>: گورنمنٹ کرے گی، محکمے کریں گے، Basic facilities پہ وہ کام کریں گے، ہاں جو آخری ڈیمانڈ آپ کر رہے ہیں کہ جی ہمارے Through ہو، وہ تو میں نے کہہ دیا کہ عمران خان کی پالیسی کے مطابق ہمارے والوں کی سکیمیں بھی Through کمیٹی ہونی ہیں، اب ہمارے والوں کی سکیمیں بھی Through کمیٹی ہونی ہیں جو فیزیبل ہوں، اس کے مطابق ہوں گی لیکن آپ یہاں جو سوال کر رہے ہیں، میں آپ کو اس کا آخری جواب دیتا ہوں کہ اگر آپ کی حکومتیں ہمارے ایم این ایز کو فنڈ دے رہی ہیں، پنجاب میں ہمارے ایم پی ایز کو فنڈ مل رہا ہے، اگر سندھ میں ہمارے ایم پی ایز کو فنڈ مل رہا ہے تو پھر تو آپ کا

یہ سوال بنتاہے لیکن اگر ایسا نہیں ہو رہا تو یہ سوال بنتا بھی نہیں ہے، باقی ہم تو ایم پی ایز اور ایم این ایز کو فنڈ ڈائریکٹ دے بھی نہیں رہے، آپ کے ڈسٹرکٹ میں، آپ بک میں دیکھیں، ڈسٹرکٹ پیکجز آرہے ہیں، ڈسٹرکٹ پیکج میں تمام علاقے موجود ہیں، وہ تمام علاقے جب موجود ہیں تو وہ تمام علاقوں میں کام ہو گا۔ میں آخر میں آخری الفاظ یہ کہہ رہا ہوں کہ پختونخوا کے ہر کونے میں رہنے والا ہر شخص جس حلقے کا ہے، اس کی Basic ضروریات پوری کرنا اس حکومت کی ذمہ داری ہے، ہم یہ اپنے وسائل سے بڑھ کر کریں گے ان شاء اللہ، شکریہ۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker:</u> Advisor for Finance, please.

<u>مشیر خزانہ:</u> بس دو منٹ میں آپ کو جواب دے دوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ جواب دے دیں، جب یہ ہو جاتا ہے تو پھر میں چاہتا ہوں کہ پھر۔

<u>مشیر خزانہ:</u> اچھا، صرف دو تین اہم جوابات ہیں، وہ میں دے دوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بعد میں لے لیں؟

<u>مشیر خزانہ:</u> سر، میری ریکویسٹ ہے، میں دو منٹ میں کر دوں گا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ جواب دے دیں تو پھر ہم۔

<u>مشیر خزانہ:</u> دو منٹ میں ہو جائے گا، کوہستان پہ سی ایم صاحب نے بھی کافی بات کی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> خیر اس پہ بعد میں بات کر لیں گے۔

<u>مشیر خزانہ:</u> ٹھیک ہے، اس کے علاوہ ایک محترم ساتھی نے بولا تھا کہ CVT(Capital Value Tax) اس حکومت نے لگایا، میرے خیال سے پچھلے بجٹ میں وہ بھول گئے ہیں کہ پراپرٹی پہ چھ فیصد ٹیکس تھا، اس کو ہم نے کم کر کے تین فیصد کر دیا تھا، جس میں CVT بھی دو فیصد تھا، CVT کو دو فیصد سے ہم نے ایک فیصد کر دیا تھا، اس لئے ان کی تھوڑی سی Correction کرنا پڑے گی۔ تیسری چیز یہ ہے کہ یہ فنانس کی کٹ موشن تھی، ہم صرف فنڈ ریلیز کی بات کر رہے تھے، پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ اے ڈی پی ڈیویلپمنٹ فنڈ ریلیز کون کرتا ہے؟ It has nothing to do with Finance کہ کس ایم پی اے کو کتنا دینا ہے، فنانس تنخواہیں دیتا ہے، یہ ایم اینڈ آر دیتا ہے۔ چوتھی چیز یہ کہ جب سے میں ایڈوائزر فنانس بنا ہوں، اس وقت سے فنانس One liner development budget دیتا ہے، ڈائریکٹ پی اینڈ ڈی کو اور پی

اینڈ ڈی محکمے کو دیتا ہے، فنانس ڈائریکٹ کوئی اے ڈی پی فنڈز ریلیز نہیں کرتا، یہ Important ہے۔ کنڈی صاحب نے بات کی، پچھلی دفعہ بھی وہ 7^{th} NFC پہ کہہ رہے تھے کہ جی بڑا انہوں نے کام کیا، جناب سپیکر، ان کا شکریہ کہ انہوں نے کام کر دیا، کوئی احسان جتانے کے لئے تو نہیں آتے، یہاں پہ کام ہی کرنے آتے ہیں لیکن میں نے ان سے ایک سوال چھوڑا تھا، وہ ابھی تک جواب نہیں دے سکے کہ 7^{th} NFC کے بعد آٹھواں این ایف سی، پھر نواں این ایف سی اور دسواں بھی جولائی میں ختم ہو رہا ہے، یہ تین این ایف سی جو ہر پانچ سال بعد Review ہونا تھے، یہ کہاں پہ Sleeping cell میں چلے گئے تھے، سو گئے کہ کیا ہوا؟ اس پہ کوئی بات نہیں کی، پھر پچھلے ایک سال سے اب تو گورنر صاحب بھی ان کے اپنے تھے، ہم توقع کر رہے تھے، وہ کہتے ہیں کہ جی میں جا کر وفاق سے کچھ لے کر آتا ہوں، کچھ ایک دھیلا، انہی کی زبان میں بات کر لیتے ہیں کہ لا کر دے دیتے، کچھ نہیں لا کر دیا۔ باقی انہوں نے کہا کہ ہم نے این ایف سی شیئر کو ساڑھے بیالیس (42.5) سے ساڑھے ستاون (57.5) فیصد کر دیا ہے، ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ایک ٹائم پہ صوبوں کو پچھتر (75) فیصد بھی نہیں ملتا، وہ پچھتر (75) فیصد جس دن لے آئیں گے اس دن ہم ان کا شکریہ اور ان کو سلام کریں گے۔ پھر اس کے علاوہ ایک آدھی بات اور پوچھی گئی کہ یہ فنڈ کی ریلیز والی بات، سولہ فیصد اور اٹھارہ فیصد والی، یہ تو پہلے میں نے کلیئر کر دیا ہے کہ ڈیویلپمنٹ فنڈز فنانس ریلیز نہیں کرتا، میرے اپنے ساتھی نے یہاں آ کر بولا کہ ایسا ہے، اس طرح کچھ ہوتا ہے، میں نے ان کو بھی کلیئر کیا، ان سے ایک لاکھ روپے کی شرط لگائی ہے کہ اگر ہم ڈیویلپمنٹ فنڈ ایک سال سے ریلیز کر رہے ہوں تو ہمیں بتانا۔ باقی سی ایم صاحب نے بالکل اچھی بات بول دی کہ جی اگر کوئی دے رہا ہے تو ایک دفعہ تو ہمارے پاس آئے ناں، ایک دفعہ بتائیں تو سہی کہ کس کو دیا، کہاں پر دیا؟ سی ایم پورٹل بھی ہے، یہ چیز ہو گئی۔ سر، اس کے علاوہ فنانس کسی کو فنڈ نہیں دیتا، کوئی ہمارے پاس Discretion نہیں ہے، فنانس کا اپنا دو کروڑ روپے کا ڈیویلپمنٹ فنڈ تھا، پچھلے سال کی اے ڈی پی ایک سو بیس ارب دو کروڑ کی، جس میں ہم نے اپنے لئے ایک روپیہ ریلیز نہیں کیا پھر، یہ Overall صورتحال ہے۔ آخری چیز یہ کہ آپ نے کہا کہ کوہستان پر آپ خود بات کر لیں گے، یہ جو بات کر رہے تھے پی ایف سی والی، پی ایف سی کی بات یہ ہے کہ پی ایف سی میں بھی دو اخراجات ہوتے ہیں، ایک Local government current expenditure اور ایک Local government development expenditure، اگر آج بھی آپ بجٹ اٹھا لیں تو آج بھی اس میں بیس فیصد کے حساب سے ایک سو پچانوے (195) ارب روپے کا، انتالیس (39) بلین اس

میںMentioned ہیں، اب اس کے بعد نیچے پی ایف سی کے فورمز ہیں جن میں وہ کمیٹیاں فائنل ہوتی ہیں، وہ پھر ڈیویلپمنٹ فنڈ ریلیز کرتی ہیں، اس کو آپ مکمل کر لیں، میجارٹی اپوزیشن کے پاس ہی ہے۔ اس کے علاوہ ہم Current expenditure وغیرہ سب دے رہے ہیں، کسی چیز میں کوئی تنخواہیں نہیں رک رہیں، کہیں کوئی چیز نہیں رک رہی، باقی یہ ہے کہ یہ واحد صوبہ ہے جس میں لوکل گورنمنٹ کے الیکشنز بھی ہوئے، درخواست یہ ہے کہ وہاں پنجاب میں بھی ہوں، سندھ میں بھی یہ الیکشنز ہوں، جو ہم نے ریت ڈالی ہے، ایک اچھی چیز ڈالی ہے، اس کو Follow کیا جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Minister for Law, please.

وزیر قانون و خزانہ: سر، میرے خیال میں ان کو جواب تو مل گیا، اگر کچھ اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، ووٹ پر ڈالوں یا آپ انہیں Withdraw کرنے کے لئے کوئی؟

وزیر قانون و خزانہ: جی بالکل، جناب سپیکر صاحب، جتنی بھی ہمارے معزز ممبران صاحبان کی طرف سے جو کٹ موشنز آئی ہیں، باری باری میں ان کا نام Mention کر لوں یا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان سے ریکویسٹ کر لیں، وہ آپ کے سامنے بیٹھے ہیں۔

وزیر قانون و خزانہ: ان سب سے میری گزارش ہو گی کہ وہ Withdraw کر لیں تاکہ کارروائی کو آگے بڑھایا جائے۔ میرے خیال میں ان کے جو کوسچنز تھے، ان کا جواب مل گیا ہوگا، بلکہ ان کو تو Appreciate کرنا چاہیئے تھا کہ ہمارا جو Economic revival ہوا ہے، آپ یقین جانیں کہ ہمارے صوبے میں جو سب سے بڑا Revolutionary اقدام ہوا ہے، وہ یہی ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے جو Financial revival کیا ہے، وہ بہت بڑی بات ہے، ان کو Appreciate کرنا چاہیئے تھا۔

جناب سپیکر: جی نثار باز صاحب۔

جناب محمد نثار: سر، سوال آپ سے یہ ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں جو کوہستان سکینڈل سامنے آیا تھا، اس پر بہت ساری باتیں ڈسکس ہوئی تھیں، اے جی صاحب نے اس دن ایک بات کی تھی کہ باجوڑ میں بھی چوبیس کروڑ روپے کرپشن محکمہ بلدیات میں ہو چکی ہے، Kindly آپ سے درخواست ہے کہ اس چیز کو Continue کریں، اس حوالے سے جو اقدامات اٹھائیں ہیں کہ چوبیس کروڑ روپے کرپشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس پر بعد میں بات کرتا ہوں، آپ مجھے Kindly یہ جو انہوں نے ریکویسٹ کی، اس پر ذرا بات کریں۔

جناب جلال خان: جناب سپیکر، جس طرح غیر آئینی طریقے سے بجٹ پاس ہو رہا ہے، اسی طرح سے ڈیپارٹمنٹ کی کٹ موشنز بھی واپس کی جائیں یا ووٹنگ کے لئے Put کی جائیں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: بڑے افسوس کا مقام ہے، پھر میں اسے ووٹ پر ڈال دوں، یہ کٹ موشنز ووٹ پہ ڈال رہے ہیں؟ ٹھیک ہے۔

Now, I put these cut motions to vote. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The cut motions are defeated. Demand No. 3 is granted.

(شور)

محترمہ ثوبیہ شاہد: 'Yes' کی آواز نہیں آئی۔

جناب سپیکر: نہیں، 'Yes' کہا ہے، یہ ریکارڈنگ موجود ہے، بعد میں آپ سننا چاہیں گی تو آپ سن لیں۔ اچھا نثار باز، آپ نے بات کی، اس پر سی ایم صاحب نے بھی بات کی، دیکھیں ہم نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں یہ Matter take-up کیا، میں اپنے اداروں کو بھی اس پر شاباش دیتا ہوں، مبارکباد دیتا ہوں کہ ہمارے سامنے کیا چیز آئی؟ ہمارے سامنے یہ چیز آئی کہ یہ ایک ادارتی کھیل تھا، جس طرح سجاد اللہ خان نے Explain کیا کہ یہ بہت اوپر کی سطح پر بھی اور نیچے نیچے کہیں مڈل میں جاکر یہ موؤ ہو رہا تھا، اس طرح یہ سسٹم Cheat ہوا ہے، سسٹم کیوں Cheat ہوا؟ کیونکہ ہمارے دو ادارے آئین پاکستان سے باہر ہو کر چل رہے ہیں، ایک کنٹرولر جنرل آفس اور ایک ہمارا فنانس ڈیپارٹمنٹ، یہ آنریبل منسٹر بھی بیٹھے ہیں، آنریبل ایڈوائزر بھی بیٹھے ہیں، جب یہ تحقیقات کی گئیں تو پتہ چلا کہ 1973ء کے آئین سے پہلے لوگوں کی Shortage کی وجہ سے دونوں ڈیپارٹمنٹس نے آپس میں ایک MoU کے تحت مرجر کیا تھا کہ جہاں جہاں لوگ نہیں ہیں وہاں وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے لوگ لگا کر اس کو پورا کریں گے، مگر یہ وہ ان کی Strength consider ہوں گے، کام کنٹرولر جنرل کے لئے کریں گے لیکن 1973ء کے آئین میں اس MoU کو کسی قسم کی Protection نہیں تھی، 1973ء کے آئین میں جس طرح چیزوں کو Describe کیا، اس طرح چیزیں آگے نہیں چلیں، یعنی یہ قصہ پرانا ہے، اس وقت سے ڈیپارٹمنٹس کے لوگ نیچے کی سطح پر اور یہ چیزیں Ignore ہوئی ہیں، یہ ہم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے بھی پوچھا کہ آپ

ہمیں کوئی قانونی وجہ تو یہ پیش کر دیں کہ آپ اس سسٹم کو کیسے چلا رہے ہیں؟ اور کنٹرولر جنرل سے بھی پوچھا مگر ابھی وہ اس چیز کی وضاحت ٹھیک طریقے سے نہیں کر سکے۔ باقی آپ نے دیکھا کہ ہم نے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کو ایک واضح ڈائریکشن دی ہے کہ آپ نے گزشتہ دس سالوں کا سپیشل اور فرانزک آڈٹ کرنا ہے، اس پر وہ کام شروع کر چکے ہیں، یہ اس لئے ضروری ہے، دیکھیں Investigate کون کر رہا ہے؟ نیب کر رہا ہے، ابھی سی ایم صاحب نے بتایا کہ اس کے ساتھ ساتھ پیچھے اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ بھی شاید کر رہا ہے، اب نیب جو اپنا کام Investigation کا کر رہا ہے، انہوں نے اکتیس (31) ارب روپے کے قریب ریکوری بھی کر لی ہے، میرے خیال میں پاکستان کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا۔ اب جب آڈیٹر جنرل کی رپورٹ آئے گی وہ آپ کو ڈیپارٹمنٹ کے اندر Lacunas کی وضاحت کرے گی، یہ ایک دن میں نہیں آ سکتی، انہوں نے ہم سے چھ مہینے کا ٹائم مانگا ہے، ہم نے ان کو کہا ہے کہ ہمیں یہ رپورٹ چار مہینے میں دے دیں، ہم نے یہ رپورٹ Lay کرنی ہے، جب وہ رپورٹ آ جائے گی، ہم پراگریس لیتے رہیں گے، Time to time ان سے میٹنگ کر کے، تو تب آپ Determine کر سکیں گے کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے اندر کون کون سی Flaws ہیں، سسٹم کو کیسے Cheat کیا گیا؟ یہ میں نے پہلے دن بھی کہا تھا کہ اس کے فیز ون میں کوئی پولیٹیکل شخصیت Involve نہیں ہے، سوائے ایک ایم این اے کے جو کوہستان کے ہیں، ان کی ایک فرم ہے جو ڈائریکٹ اس میں Involve ہے، باقی اس کے علاوہ کوئی سیاسی آدمی کا کہیں نام نہیں آتا، ہاں سیکنڈ، تھرڈ آگے کسی نے استعمال کیا ہو تو نیب اس پر تحقیقات کر رہا ہے، آپ لوگ بالکل یہ تسلی رکھیں کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اپنا کام کرتی رہے گی، اسی طرح چیزیں سامنے آتی رہیں گی، جب یہ رپورٹ آڈیٹر جنرل کی آ جائے گی تو پھر اس کے بعد ہم گورنمنٹ کو ایڈوائس کریں گے کہ آپ یہ کام اس طرح کریں، ڈیپارٹمنٹ میں فلاں جو Flaw ہے اس کو دور کریں، ساڑھے آٹھ بجے تک نماز اور چائے کے لئے وقفہ لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر نماز اور چائے کے لئے وقفہ کیا گیا)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، ایک منٹ، بات کرنی ہے اگر آپ ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: پھر آپ دوبارہ نہیں بولیں گی؟ اچھا چلیں، ٹھیک ہے، ایک منٹ کے لئے On کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ جناب سپیکر صاحب، سی ایم صاحب نے بات کی تنخواہوں کی، کہ ہم نے تنخواہوں کی بات کی، میں نے تو بالکل تنخواہ کی قطعاً بات نہیں کی، میں نے صرف ایم پی ایز کے پریولج کی بات کی ہے کہ حیدر ہوتی صاحب کے دور 2008ء میں ایم پی ایز صاحبان کی تنخواہ سولہ سولہ ہزار تھی لیکن سارے ایم پی ایز کا ایک پریولج ہوتا تھا، ایک عزت ہوتی تھی لیکن جب پی ٹی آئی کے دور میں آپ لوگوں نے ایکٹ میں ترمیم کی، تو ترمیم کی وجہ سے ایم پی ایز کا سکیل صوبائی سیکرٹری کے برابر کر دیا جس کی وجہ سے کوئی بھی سیکرٹری، ڈی پی او ہمیں جواب دہ نہیں ہیں، اس وجہ سے ہمیں بہت مشکلات آتی ہیں۔ پہلے جو ایم پی ایز تھے 2008ء میں، یہ عدنان خان ہے، ریحانہ اسماعیل ہے اور بھی اس طرح ہے کہ وہ ایک فون کرتے تھے، ان کے سب کام فون پہ ہوتے تھے، وہ Just اس پریولج کی وجہ سے، سی ایم صاحب، میں کہتی ہوں کہ ہماری تنخواہ وہی سولہ ہزار کر دیں، ہماری اپوزیشن کے کسی بھی ممبر کو تنخواہ کی ضرورت نہیں ہے، اگر چاہیئے تو مجھ سمیت یہ تنخواہ ہم بھی نہیں لیں گے، کچھ بھی نہیں لیں گے لیکن ہم اگر ایم پی ایز آتے ہیں تو ایک پریولج کے لئے آتے ہیں، میں Just سی ایم صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتی ہوں کہ جو پرانا پاکستان تھا، جو پرانے ایم پی ایز کے پریویلجز تھے، وہ واپس کریں کیونکہ آپ کے دور میں یہ ترمیم ہوئی ہے، اس کو پلیز وہ کریں، میں یہی کہہ رہی ہوں کہ کچھ اور نہیں کر سکتے تو یہ کر دیں۔

جناب سپیکر: آنریبل چیف منسٹر صاحب کا مائیک On کریں۔

وزیراعلیٰ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کے چیمبر میں بھی اس کے اوپر بڑی تفصیل سے بات ہوئی، ہم نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ آپ اس کے لئے ایک کمیٹی بنالیں گے جس میں آپ اپنے حکومتی ارکان بھی رکھ لیں، اپوزیشن کے کچھ ارکان جو بھی بتاتے ہیں ان کو بھی رکھ لیں، میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا، یہ بات جو ہو رہی ہے اس کے اوپر ہم بات چیت کر لیں گے، ہمیں اس پہ کوئی ایسا اعتراض نہیں ہے۔ اس کے بعد ان شاء اللہ ہم اس کے اوپر عمل درآمد کر دیں گے، ٹھیک ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا، تھینک یو۔ معزز اراکین اسمبلی، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کا ایجنڈا بہت زیادہ ہے، کافی طویل ہے، لہذا میں قاعدہ 148 کے ذیلی قاعدہ 4 کے تحت اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے سالانہ بجٹ برائے مالی سال 26-2025ء کے تمام مطالبات زر کو بغیر بحث کے حسب قاعدہ ایوان کی رائے کے لئے بغرض منظوری پیش کرتا ہوں۔

(شور)

Mr. Speaker:Demand No. 4. Planning and Development, Bureau of Statistics: The Minister for Law, to please move Demand No. 4.

(شور)

جناب سپیکر:آواز ہی نہیں آرہی، جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و خزانہ: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01ارب39کروڑ17لاکھ 75ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ منصوبہ بندی و ترقی اور شعبہ شماریات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 01 billion, 39 crore, 17 lac75 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Planning & Development and Bureau of Statistics? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 04 is granted. Demand No. 05. Information and Technology: The Minister for Law, to please move Demand No. 05.

وزیر قانون و خزانہ: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02ارب57 کروڑ28لاکھ 81ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سائنس و ٹیکنالوجی و انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 02 billion, 57 crore, 28 lac, 81 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charge that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Science& Technology and Information Technology? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 05 is granted. Demand No. 06. Revenue and Estate: The Minister for Revenue, to move Demand No. 06, please.

یار! یہ کہتے ہیں کہ ذرا Serious model پہ احتجاج کریں۔

جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال واملاک): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 ارب 60 کروڑ 04 لاکھ 67 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری واملاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 02 billion, 60 crore, 04 lac, 67 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Revenue and Estate? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 06 is granted. Demand No. 07. Excise and Taxation: The Minister for Excise and Taxation, to please move Demand No. 07.

جناب خلیق الرحمان (وزیر محاصل وآبکاری): تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 90 کروڑ 29 لاکھ 02 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری، محاصل وانسداد منشیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 01 billion, 90 crore, 29 lac, 02 thousand only,may be grantedto the Provincial Government to defray the changes that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Excise, Taxation and Narcotics Control? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 07 is granted. Demand No. 08: The Minister for Law, to please move Demand No. 08. Home Department.

وزیر قانون و خزانہ: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03ارب 63کروڑ 54لاکھ 63ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ داخلہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 03 billion, 63 crore, 54 lac, 63 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Home? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 08 is granted. Demand No. 09. Jails and Convicts Settlement: The Special Assistant to Chief Minister for Prison, to please move Demand No. 09.

جناب ہمایون خان (معاون خصوصی جیل خانہ جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 08ارب 88کروڑ 17لاکھ 09ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیل خانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 08 billion,88 crore, 17 lac, 09 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for year ending 30th June, 2026, in respect of Jails and Convicts Settlement? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.09 is granted. Demand No. 10. The Minister for Law, to please move Demand No. 10. Police.

وزیر قانون و خزانہ: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 کھرب 21 ارب 54 لاکھ 03 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 01 trillion, 21 billion, 54 lac, 03 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Police? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 10 is granted. Demand No. 11. Administration of Justice: The honorable Minister for Law, to please move Demand No. 11.

وزیر قانون و خزانہ: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 12 ارب 87 کروڑ 54 لاکھ 81 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 12 billion, 87 crore, 54 lac, 81 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Administration of Justice? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 11 is granted. Demand No. 12. Higher Education, Archives and Libraries: The Minister for Higher Education, to please move Demand No. 12.

جناب مینا خان (وزیر محکمہ اعلیٰ تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 40ارب 40کروڑ 22لاکھ 88ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم، دستاویزات اور کتب خانے کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 40 billion, 40 crore, 22 lac, 88 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Higher Education, Archives and Libraries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 12 is granted. Demand No. 13. Health: The Advisor to Chief Minister for Health, to please move Demand No. 13.

جناب احتشام علی (مشیر صحت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 کھرب 11ارب 10کروڑ 14لاکھ 61ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کی ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 02 trillion, 11 billion, 10 crore, 14 lac &61 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Health? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 13 is granted. Demand No. 14. Communication and Works: The Special Assistant to Chief Minister for Communication and Works, to please move Demand No. 14.

جناب محمد سہیل آفریدی(معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات):بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 06ارب 58 کروڑ 73 لاکھ 76 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مواصلات و تعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 06 billion, 58 crore, 73 lac, 76 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Communication and Works? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 14 is granted. Demand No. 15. Road, Highways, Bridges, Buildings and Structure Repair: The Special Assistant to Chief Minister for Communication and Works, to please move Demand No. 15.

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 07ارب 82 کروڑ 70 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں، پلوں اور عمارات کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 07 billion, 82 crore, 70 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for year ending 30th June, 2026, in respect of Roads, Highways, Bridges and Buildings Structure Repair? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 15 is granted. Demand No. 16. Public Health Engineering: The Minister for Public Health Engineering, to please move Demand No. 16.

جناب پختون یار خان (وزیر آبنوشی): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 16 ارب 78 کروڑ 73 لاکھ 06 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ آبنوشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 16 billion, 78 crore, 73 lac, 06 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 16 is granted. Demand No. 17. Local Government: The honourable Minister for Local Government, to please move Demand No. 17.

جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 13 ارب 60 کروڑ 16 لاکھ 72 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات اور دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 13 billion, 60 crore, 16 lac, 72 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Local Government, Elections and Rural Development? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 17 is granted. Demand No. 18. Agriculture: The honourable Minister for Agriculture, to please move Demand No.18.

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 06 ارب 86 کروڑ 79 لاکھ 16 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 06 billion, 86 crore, 79 lac, 16 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Agriculture? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 18 is granted. Demand No. 19. Animal Husbandry:The Minister for Livestock, to please move Demand No. 19.

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر لائیو سٹاک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 04 ارب 68 کروڑ 22 لاکھ 07 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 04 billion, 68 crore, 22 lac, 07 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Animal Husbandry? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 19 is granted. Demand No. 20. Cooperation: The Minister for Livestock, to please move Demand No. 20.

وزیر لائیو سٹاک: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 08 کروڑ 27 لاکھ 31 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 08 crore, 27 lac, 31 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Cooperation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 20 is granted. Demand No. 21. Environment and Forestry: The Special Assistant to Chief Minister for Environment and Forestry, to please move Demand No. 21.

جناب مصور خان (معاون خصوصی جنگلات و ماحولیات): شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 05 ارب 22 کروڑ 45 لاکھ 15 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران موسمیاتی تبدیلی، ماحولیات وجنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 05 billion, 22 crore, 45 lac, 15 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Climate Change, Environment and Forestry? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 21 is granted. Demand No. 22. Wildlife and Forestry: The Special Assistant to Minister for Environment and Forestry, to please move Demand No. 22.

معاون خصوصی جنگلات و ماحولیات: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 68 کروڑ 54 لاکھ 27 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 01 billion, 68 crore, 54 lac, 27

thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Wildlife? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 22 is granted. Demand No. 23. Fisheries: The Minister for Livestock, to please move Demand No. 23.

وزیرلائیوسٹاک: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 49کروڑ62لاکھ 98ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 49 crore, 62 lac, 98 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Fisheries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 23 is granted. Demand No. 24. Irrigation: The honourable Minister for Irrigation, to please move Demand No. 24.

جناب عاقب اللہ خان (وزیر آبپاشی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 09ارب 92کروڑ80لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 09 billion, 92 crore, 80 lac only,may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will income course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 24 is granted. Demand No. 25. Industries: The Special Assistant to Chief Minister for Industries, to please move Demand No. 25.

جناب عبدالکریم خان (معاون خصوصی صنعت):On behalf of Chief Minister میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایسی رقم جو مبلغ 01ارب 94کروڑ 01لاکھ 20ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے اداکرنے کے لئے دی جائے جوکہ 30جون 2026ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صنعت وحرفت وتجارت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 01 billion, 94 crore, 01 lac, 20 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026 in respect of Industries, Commerce and Trade? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 25 is granted. Demand No. 26. Mineral Development and Inspectorate of Mines: The Minister for Law, to please move Demand No. 26.

وزیر قانون وخزانہ: میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 02ارب 07کروڑ 30لاکھ 09ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے اداکرنے کے لئے دے دی جائے جوکہ 30جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی وانسپکٹوریٹ آف مائنز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 02 billion, 07 crore, 30 lac,09 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Mineral Development and Inspectorate of Mines? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 26 is granted. Demand No. 27. Stationary and Printing: The Minister for Law, to please move Demand No. 27.

وزیر قانون و خزانہ: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 38 کروڑ 29 لاکھ 18 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 38 crore, 29 lac, 18 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Stationary and Printing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 27 is granted.Demand No. 28. Population Welfare: The Special Assistant to Chief Minister for Population Welfare, to please move Demand No.28.

جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی بہبود آبادی): شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 91 کروڑ 93 لاکھ 02 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 91 crore, 93 lac, 02 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Population Welfare? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 28 is granted. Demand No. 29. Technical Education, Manpower and Training: The Special Assistant to Chief Minister for Technical Education, to please move Demand No. 29.

جناب طفیل انجم (معاون خصوصی فنی تعلیم): شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 04ارب 09کروڑ 85لاکھ 17ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم وافرادی قوت کی تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 04 billion, 09 crore, 85 lac, 17 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Technical Education, Manpower and Training? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 29 is granted. Demand No. 30. Labour: The Minister for Labour, to please move Demand No. 30.

جناب فضل شکور خان (وزیر محنت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 91کروڑ 63لاکھ 27ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محنت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 91 crore, 63 lac, 27 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Labour? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 30 is granted. Demand No. 31. Information and Public Relations: The Minister for Law, to please move Demand No. 31.

وزیر قانون و خزانہ: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 84کروڑ 59لاکھ 26ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی

جائے جوکہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات وتعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 84 crore, 59 lac, 26 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Information and Public Relations? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 31 is granted. Demand No. 32. Social Welfare, Special Education and Women Empowerment: The honorable Minister for Social Welfare, to please move Demand No. 32.

سید قاسم علی شاہ(وزیر سماجی بہبود): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 14 ارب 11 کروڑ 45 لاکھ 97 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اور خود مختاری خواتین کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 14 billion, 11 crore, 45 lac, 97 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Social Welfare, Special Education and Women Empowerment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 32 is granted. Demand No. 33. Zakat and Ushr: The Minister for Zakat and Ushr, to please move Demand No. 33.

سید قاسم علی شاہ(وزیر بہبود آبادی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 56 کروڑ 24 لاکھ 69 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 56 crore, 24 lac, 69 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Zakat and Ushr? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 33 is granted. Demand No. 34. Pension: The honorable Minister for Finance, to please move Demand No. 34.

وزیر قانون و خزانہ: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 01 کھرب 89 ارب 03 کروڑ 25 لاکھ 32 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 01 trillion, 89 billion, 03 crore, 25 lac, 32 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026,in respect of Pension? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 34 is granted. Demand No. 35. The honorable Minister for Food, to please move Demand No.35.

جناب محمد ظاہر شاہ (وزیر خوراک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 10 ارب 60 کروڑ 12 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فوڈ سیکیورٹی نیٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 10 billion, 60 crore, 12 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June,

2026, in respect of Food Security Net? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 35 is granted. Demand No. 36. Government Investment& Committed Contributions: The honorable Minister for Finance, to please move Demand No. 36.

وزیر قانون و خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 42ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری سرمایہ کاری و طے شدہ حصہ داری (Government Investment & Committed Contributions) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 42 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Government Investment & Committed Contributions? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 36 is granted. Demand No. 37. Auqaf, Hajj, Religious & Minority Affairs: The Minister for Auqaf, Hajj, Religious and Minority Affairs, to please move Demand No. 37.

جناب محمد عدنان قادری (وزیر اقاف، حج اور مذہبی و اقلیتی امور): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02ارب 50کروڑ 64لاکھ 42ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، حج، مذہبی و اقلیتی امور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 02 billion, 50 crore, 64 lac, 42 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Auqaf, Hajj, Religious and

Minorities Affairs? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 37 is granted. Demand No. 38. Sports, Culture and Museums: The honourable Minister for Sports, Culture and Museums, to please move Demand No. 38.

سید فخر جہان (وزیر کھیل، ثقافت و عجائب گھر): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 06 کروڑ 71 لاکھ 74 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل، ثقافت، عجائب گھر اور امور نوجوان کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 01 billion, 06 crore, 71 lac, 74 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Sports, Culture, Museums and Youth Affairs? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 38 is granted. Demand No. 39. Tehsil Government, Non Salary: The honorable Minister for Local Government, to please move Demand No. 39.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 37 ارب 54 کروڑ 50 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحصیل حکومتوں کا غیر تنخواہی حصہ (Tehsil Government Non Salary) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 37 billion, 54 crore, 50 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Tehsil Government Non Salary? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 39 is granted. Demand No. 40. Grant to Local Councils: The honorable Minister for Local Government, to please move Demand No. 40.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 12 ارب 68 کروڑ 66 لاکھ 62 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران گرانٹ ٹو لوکل کونسلز (Grant to Local Councils) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 12 billion, 68 crore, 66 lac, 62 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Grant to Local Councils? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 40 is granted. Demand No. 41. The Special Assistant to Chief Minister for Housing, to please move Demand No. 41.

جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ On behalf of Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 42 کروڑ 98 لاکھ 93 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 01 billion, 42 crore, 98 lac, 93 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Housing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 41 is granted. Demand No. 42. Tehsil Government Salary: The honorable Minister for Local Government, to please move Demand No. 42.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 کھرب 88 ارب 60 کروڑ 89 لاکھ 33 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحصیل حکومتوں کا تنخواہی حصہ (Tehsil Government Salary) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 02 trillion, 88 billion, 60 crore, 89 lac, 33 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Tehsil Government Salary? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes' have it. Demand No. 42 is granted. Demand No. 43. Inter Provincial Co-ordination: The Minister for Law, to please move Demand No. 43.

وزیر قانون و خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 11 کروڑ 47 لاکھ 18 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ بین الصوبائی رابطہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 11 crore, 47 lac, 18 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Inter Provincial Co-ordination? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 43 is granted. Demand No. 44. Energy and Power: The Minister for Law, to please move Demand No. 44.

وزیر قانون و خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 43 کروڑ 40 لاکھ 43 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران توانائی اور برقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 43 crore, 40 lac, 43 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Energy and Power? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 44 is granted. Demand No. 45. Transport and Mass Transit: The Special Assistant to Chief Minister for Transport, to please move Demand No. 45.

جناب رنگیز احمد (معاون خصوصی ٹرانسپورٹ): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 08 ارب 78 کروڑ 99 لاکھ 64 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 08 billion, 78 crore, 99 lac, 64 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that willcome in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Transport and Mass Transit? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 45 is granted. Demand No. 46. Elementary and Secondary Education. The honorable Minister for Elementary and Secondary Education, to please move Demand No. 46.

جناب فیصل خان ترکئی (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 18 ارب 26 کروڑ 62 لاکھ 61 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،

ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی وثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 18 billion, 26 crore, 62 lac, 61 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Elementary and Secondary Education? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 46 is granted. Demand No. 47. Relief, Rehabilitation and Settlement: The Special Assistant to Chief Minister, to move please.

جناب نیک محمد خان (معاون خصوصی امداد، بحالی اور آباد کاری): شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 12 ارب 14 کروڑ 62 لاکھ 98 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد، بحالی اور آباد کاری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 12 billion, 14 crore, 62 lac, 98 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Relief, Rehabilitation and Settlement? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 47 is granted. Demand No. 48. Loan and Advances: The honorable Minister for Finance, to please move Demand No. 48.

وزیر قانون و خزانہ: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 35 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون

2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران قرضہ جات وپیشگی ادائیگیاں(Loans & Advances) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 35 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Loans and Advances? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 48 is granted. Demand No. 49. State Trading in Food Grains and Sugar: The honorable Minister for Food, to please move Demand No. 49.

جناب محمد ظاہر شاہ(وزیر خوراک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 کھرب 13 ارب 10 کروڑ 47 لاکھ 74 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اسٹیٹ ٹریڈنگ ان فوڈ گرین اینڈ شوگر(State Trading inFood Grains& Sugar) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 01 trillion, 13 billion, 10 crore, 47 lac, 74 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of State Trading in Food Grains and Sugar? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 49 is granted. Demand No. 50. Developments: The honorable Minister for Law, to please move Demand No. 50.

وزیر قانون و خزانہ: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 41 ارب 01 کروڑ 41 لاکھ 55 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 41 billion, 01 crore, 41 lac, 55 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Developments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 50 is granted. Demand No. 51. Rural and Urban Development: The honorable Minister for Local Government, to please move Demand No. 51.

ارشد ایوب خان کا مائیک On نہیں ہوا۔

جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 61 ارب 76 کروڑ 65 لاکھ 79 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران دیہی اور شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 61 billion, 76 crore, 65 lac, 79 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Rural and Urban Development? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 51 is granted. Demand No. 52. Public Health Engineering: The honorable Minister for Public Health Engineering, to please move Demand No. 52.

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 08 ارب 20 کروڑ 48 لاکھ 36 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ آبنوشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 08 billion, 20 crore, 48 lac, 36

thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 52 is granted. Demand No. 53. Education and Training: The honorable Minister for Elementary and Secondary Education, to please move Demand No. 53.

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 11 ارب 11 کروڑ 20 لاکھ 65 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم وتربیت کی سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 11 billion, 11 crore, 20 lac, 65 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Education and Training? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 53 is granted. Demand No. 54. Health Services: The Advisor to Chief Minister for Health, to please move Demand No. 54.

مشیر برائے صحت: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 14 ارب 13 کروڑ 16 لاکھ 26 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 14 billion, 13 crore, 16 lac, 26 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of HealthServices? Those who

are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 54 is granted. Demand No. 55. Construction of Irrigation: The honorable Minister for Irrigation, to please move Demand No. 55.

وزیر آبپاشی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 23 ارب 32 کروڑ 53 لاکھ 53 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 23 billion, 32 crore, 53 lac, 53 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Construction of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 55 is granted. Demand No. 56. Constructions of Roads, Highways and Bridges: The Special Assistant to Chief Minister for Communication and Works, to please move Demand No. 56.

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 35 ارب 44 کروڑ 53 لاکھ 86 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کے تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 35 billion, 44 crore, 53 lac, 86 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Construction of Roads, Highways and Bridges? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 56 is granted. Demand No. 57. Special Program: The Minister for Law, to please move Demand No. 57.

وزیر قانون و خزانہ: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01ارب 56کروڑ 61لاکھ 81ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خاص پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 01 billion, 56 crore, 61 lac, 81 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Special Program? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 57 is granted. Demand No. 58. Tehsil Program: The Minister for Local Government, to please move Demand No. 58.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 39ارب روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحصیل پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 39 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Tehsil Program? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 58 is granted. Demand No. 59 Foreign Project Assistance: The Minister for Law, to please move Demand No. 59.

وزیر قانون و خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 کھرب 71 ارب 83کروڑ 01لاکھ 99ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے

جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبے کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 01 trillion, 71 billion, 83 crore, 01 lac, 99 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Foreign Project Assistance? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 59 is granted. Demand No. 60. Merged Districts: The Minister for Local Government, to please move Demand No. 60.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 کھرب 39 ارب 60 کروڑ 36 لاکھ 20 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضم شدہ اضلاع کے ترقیاتی اخراجات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 01 trillion, 39 billion, 60 crore, 36 lac, 20 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Merged Districts? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 60 is granted. Demand No. 61. Merged Districts: The Minister for Local Government, to please move Demand No. 61.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 کھرب 60 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضم شدہ اضلاع کے اخراجات جاریہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding 01 trillion, 60 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Merged Districts (MDs)? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 61 is granted. Demand No. 62. Covid-19 Contingency: The Advisor to Chief Minister for Health, to please move Demand No. 62.

مشیر برائے صحت: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 33 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران کورونا وباہنگامی فنڈز (Covid-19 Contingency) کے اخراجات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 33 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Covid-19 Contingency? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it Demand No. 62 is granted.

(Applause)

ایک رکن: جناب سپیکر، یہ دو ڈیمانڈز رہ گئے۔

جناب سپیکر: ڈیمانڈ نمبر 62 ہو گیا ہے، یہ آگے ہم 65 پہ آ گئے ہیں۔ اچھا 63 اور 64 بیچ میں نہیں ہیں، ٹھیک ہے۔

Demand No. 65. Tourism: The Advisor to Chief Minister for Tourism, to please move Demand No. 65. The honorable Minister for Law, to please move Demand No. 65.

وزیر قانون و خزانہ: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 ارب 14 کروڑ 04 لاکھ 85 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے

دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ سیاحت کے اخراجات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 02 billion, 14 crore, 04 lac, 85 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of Tourism? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 65 is granted.Demand No. 66. State Trading in Grains and Sugar (NMDs): The Minister for Food, to please move Demand No. 66.

وزیر خوراک: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 37 کروڑ 09 لاکھ 07 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2026ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اسٹیٹ ٹریڈنگ ان فوڈ اینڈ شوگر (State Trading in Food and Sugar) (ضم شدہ اضلاع) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding Rs. 37 crore, 09 lac, 07 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2026, in respect of State Trading in Food and Sugar (Merged Districts)? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 66 is granted.

خیبر پختونخوا فنانس بل مجریہ 2025ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 5. 'Consideration of Bill':Minister for Finance, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2025 may be taken into consideration at once.

Minister for Law& Finance: Thank you Mr. Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2025 may kindly be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2025 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 1 of the Bill,therefore,the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in Clause 2 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please, not present it lapsed. Now, the question before the House is that the original Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 2 stands part of the Bill. Clauses 3 & 4 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 3 & 4 of the Bill,therefore, the question before the House is that Clauses 3 & 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 3 & 4 stand part of the Bill. First Amendment in Clause 5 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his first amendment in Clause 5 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please, not present it lapsed. Second Amendment in Clause 5 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his second amendment in Clause 5 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please, not present it lapsed. Third Amendment in Clause 5 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his third amendment in Clause 5 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please, not present it lapsed. Fourth Amendment in Clause 5 of the Bill: Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her amendment in Clause 5 of the Bill, not present it

lapsed. Now, the question before the House is that the original Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 5 stands part of the Bill. Clause 6 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 6 of the Bill,therefore, the question before the House is that Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 6 stands part of the Bill. Amendment in Clause 7 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in Clause 7 of the Bill, not present it lapsed. Now, the question before the House is that the original Clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 7 stands part of the Bill. Amendment in Clause 8 of the Bill: Mr. Aftab Alam Afridi, Minister for Law, to please move his amendment in Clause 8 of the Bill. Mr. Aftab Alam Afridi, Minister for Law, please.

Minister for Law& Finance: Amendment in Clause 8:I wish to move that after clause 8, the following new clause shall be inserted, namely;-

(a) **"8A. Insertion of new section 17A to Act No. XXII of 2013.**---. In the Khyber Pakhtunkhwa Arms Act, 2013 (Khyber Pakhtunkhwa Act No. XXII of 2013), after section 17, the following new section shall be inserted, namely:

"**17A. Penalty for manufacturing or fabricating fake arm licenses.**--- (1) Whoever, falsely makes, prints or fabricates any arm license or is involved in the making, printing or fabricating of arms licenses to support any claim or title shall be punished with imprisonment for a term which may extend to three years and a fine which may extend to one lac but shall not be less then rupeesfifty thousand.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the….

Minister for Law: Mr. Speaker, No. 2….

جناب سپیکر: یہ تو First amendment ہے ناں۔

وزیر قانون و خزانہ: سر، یہ Continuity ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، اس کی Continuity ہے، ٹھیک ہے۔

Minister for Law& Finance: No. (2). Whoever, fraudulently or dishonestly uses as genuine any arm license, which he knows or has reason to believe to be a forged arm license, shall be punished in the same manner as provided in the sub-section (1).";.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. Second Amendment in Clause 8 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in Clause 8 of the Bill, not present it lapsed. Now, the question before the House is that the amended Clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended Clause 8 stands part of the Bill. First Amendment in Clause 9 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his first amendment in Clause 9 of the Bill, not present it lapsed. Second Amendment in Clause 9 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his second amendment in Clause 9 of the Bill, not present it lapsed. Third Amendment in Clause 9 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his third amendment in Clause 9 of the Bill, not present it lapsed. Fourth Amendment in Clause 9 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his fourth amendment in Clause 9 of the Bill, not present it lapsed. Now, the question before the House is that the original Clause 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 9 stands part of the Bill.First Amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his first amendment in Clause 10 of the Bill,not present it lapsed. Second Amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his second amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Third Amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his third amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Fourth Amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his fourth amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Fifth Amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his fifth amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Sixth amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his sixth amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Seventh amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his seventh amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Eighth amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his eighth amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Ninth amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his ninth amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Tenth amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his tenth amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Eleventh amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his eleventh amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Twelfth amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his twelfth amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Thirteenth amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his thirteenth amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Fourteenth amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his fourteenth amendment in Clause 10 of the Bill, not present, it lapsed. Fifteenth amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his fifteenth amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Sixteenth amendment:Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her

amendment in Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Seventeenth amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his seventeenth amendmentin Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his eighteenth amendmentin Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move hisNineteenth amendmentin Clause 10 of the Bill, not present lapsed. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move hisTwentieth amendmentin Clause 10 of the Bill, not present, it lapsed. Ms. Shehla Bano, twenty first amendment in Clause 10 of the Bill. Ms. Shehla Bano, MPA, to please move her amendmentin Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Twenty second amendment in Clause 10 of the Bill:Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her amendmentin Clause 10 of the Bill, not present it lapsed. Twenty third amendment in Clause 10 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendmentin Clause 10 of the Bill, not present it lapsed.Now, the question before the House is that the original Clause 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause10 stands part of the Bill.(Applause)First amendment in Clause 11 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his first amendment in Clause 11 of the Bill, not present, it lapsed. Second amendment in Clause 11 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his second amendment in Clause 11 of the Bill, not present it lapsed. Third amendment in Clause 11 of the Bill: Mr. Aftab Alam Afridi, MPA,, to please move his amendment in Clause 11 of the Bill. Mr. Aftab Alam Afridi, MPA,to please.

Minister for Law& Finance: Thank you, Mr. Speaker. Amendment in Clause 11 of the Bill: I wish to move that in clause 11, after sub-clause (b), the following newsub-clause shall be inserted, namely:

"(b-i) in section 3, after sub-section (1), as so amended, the following new sub-section shall be inserted, namely:

"(1A) Notwithstanding anything contained in sub-section (1), Government may, by notification in the official gazette, fix or specify any other rate of the cess to be levied and collected, as determined on the basis of value of goods, net weight and distance,

and may establish such rate on an incremental basis or otherwise, as deemed appropriate, for the purposes of this Act";"

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honorable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. Now,the question before the House is that the amended Clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended Clause 11 stands part of the Bill. Clause 12 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 12 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 12 stands part of the Bill. First amendment in Appendix-1 of the Bill:Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his first amendment in Appendix-1 of the Bill, not present, it lapsed. Second amendment in Appendix-1 of the Bill:Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move her amendment in Appendix-1 of the Bill, not present, it lapsed. Third amendment in Appendix-1 of the Bill:Mr. Ahmad Kundi, MPA and Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move their joint amendment in Appendix-1 of the Bill, not present, it lapsed. Fourth amendment in Appendix-1 of the Bill:Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his fourth amendment in Appendix-1 of the Bill, not present, it lapsed. Fifth amendment in Appendix-1 of the Bill:Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his fifth amendment in Appendix-1 of the Bill, not present, it lapsed.Now,the question before the House is that the original Appendix-1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original Appendix-1 stands part of the Bill. Amendment in Appendix-II of the Bill:Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in appendix-II of the Bill, not present, it lapsed. Now, the question before the House is that the original Appendix-II may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original Appendix-II stands part of the Bill. First amendment in Appendix-V of the Bill: Ms. Shehla Bano, MPA, to please move her first amendment in Appendix-V of the Bill, not present, it lapsed. Second Amendment in Appendix-V of the Bill: Ms. Shehla Bano, MPA, to please move her second amendment in Appendix-V of the Bill, not present, it lapsed. Third amendment in Appendix-V of the Bill: Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her amendment in Appendix-V of the Bill, not present, it lapsed.Now, the question before the House is that the original Appendix-V may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original Appendix-V stands part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

خیبر پختونخوا فنانس بل مجریہ 2025ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 6. ‘Passage Stage’: ThehonorableMinister for Finance, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2025 may be passed.

Minister for Law& Finance: Thank you,Mr. Speaker.I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2025 may kindly be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa,FinanceBill, 2025 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

(Applause)

منظور شدہ اخراجات کا توثیق شدہ جدول برائے مالی سال 2025-26 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 7.Honorable Minister for Finance, to please lay on the Table of the House, the Authenticated Schedule of the Authorized Expenditures of Annual Budget for the Year 2025-26, under Article 123 of the Constitution.

Minister for Law& Finance: Thank you, Mr. Speaker. I wish to lay on the Table the Authenticated Schedule of Authorized Expenditure for the financial year 2025-2026 under Article 123 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.
Mr. Speaker: It stands laid.

بجٹ پاس ہو گیا ہے، بس سوئے ہوئے ہو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ملک عدیل صاحب کدھر ہے؟
Malik Adeel Iqbal, MPA, to please move for suspension of rule 124.

ملک عدیل اقبال: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، قائد تحریک جناب عمران خان اور ان کی اہلیہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عدیل صاحب، پہلے تو Rule relax کرا لیں۔

ملک عدیل اقبال: پاس تو نہیں ہے، کیا کہتے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کہہ دیں ناں کہ قاعدہ 124 کو قاعدہ 240 کے تحت معطل کر دیں، اتنا کہہ دیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

ملک عدیل اقبال: جناب سپیکر، رول 240 کے تحت رول 124 کو معطل کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to

move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended. Adeel Iqbal Sahib, MPA, to please move his resolution in the House.

قرار دادیں

ملک عدیل اقبال: شکریہ جناب سپیکر، میں ایک قرار داد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

قائد تحریک جناب عمران خان صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ بشریٰ بی بی اور باقی پارٹی عہدیداران و کارکنان جو کہ بلاوجہ قید وبند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں، تمام قوم کو ان کی اس اسیری پر انتہائی تشویش ہے، قائد تحریک جناب عمران خان سے کسی کو ملنے کی اجازت نہیں مل رہی جس کی وجہ سے تمام اہلیان پاکستان اور خاص کر صوبہ پختونخوا کے عوام کرب میں مبتلا ہیں۔ اس وقت خیبر پختونخوا کا صوبائی بجٹ اسمبلی میں زیر بحث ہے، جناب وزیر اعلیٰ اور اس کی ٹیم کو قائد تحریک سے ملنے کی اجازت نہیں دی جا رہی، بارہا کوشش کرنے کے باوجود بھی رکاوٹیں کھڑی کی جارہی ہیں تاکہ وزیر اعلیٰ صاحب صوبائی بجٹ کو خان صاحب کے ساتھ زیر بحث نہ لائیں اور صوبے کے معاشی اعشاریوں پر بات نہ کر سکیں۔ تاحال وزیر اعلیٰ صاحب کو ان کے ساتھ ملاقات کرنے سے روکا جارہا ہے جو کہ صوبہ پختونخوا کے عوام کے بنیادی حقوق سلب کرنے کے برابر ہیں، اس لئے یہ ایوان پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مرکز اور پنجاب حکومت بھی جلد از جلد وزیر اعلیٰ صاحب اور ان کی ٹیم کی ملاقات جناب عمران خان صاحب کے ساتھ کرانے کے لئے اقدامات کریں اور ہنگامی بنیادوں پر ان کی ملاقات کرائی جائے جو کہ آئین اور قانون کے حق میں ہے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the joint resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Muhammad Asif Khan, MPA, to please move his resolution in the House

((Applause)

جناب آصف خان: Sir, it's a joint resolution خیبر پختونخوا شمالی و جنوبی وزیرستان، ضلع کرم اور کرزئی، کاٹلنگ، خیبر اور سابقہ فاٹا کے جتنے بھی Remaining areas میں ڈرون حملے، مارٹر شیل اور Landmines سے متعلق قرارداد خیبر پختونخوا کی صوبائی اسمبلی اپنے شہریوں کی جان، عزت اور حقوق کے تحفظ کی اپنی ذمہ داری کو تسلیم کرتے ہوئے متفقہ طور پر درجہ ذیل قرارداد منظور کرتی ہے:

جہاں خیبر پختونخوا کے مختلف علاقوں جنوبی وزیرستان، شمالی وزیرستان، کرم، اورکزئی، خیبر، کاٹلنگ مردان اور جتنے بھی Remaining ضم شدہ اضلاع سابقہ فاٹا میں پے در پے ڈرون حملوں اور Landmines کے نتیجے میں معصوم بچوں کو المناک نقصان، املاک کی تباہی، مقامی آبادیوں کو طویل المدتی نفسیاتی اور معاشی نقصان پہنچا ہے، جہاں یہ پاکستان کی خود مختاری، بین الاقوامی قوانین اور بنیادی انسانی حقوق کی صریحاً خلاف ورزی ہے، یہاں متعدد آزاد رپورٹس نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ڈرون حملوں میں نشانہ بننے والے مظلوم اور بے گناہ شہری تھے جن میں خواتین، بچے اور بوڑھے شامل ہیں۔

اب یہ ایوان سمجھتا ہے کہ یہ ڈرون حملے نہ صرف ملک خداداد کی بلکہ خیبر پختونخوا کی خود مختاری کے خلاف ہیں، لہذا یہ فی الفور بند کئے جائیں۔ صوبائی حکومت ضم شدہ اور صوبے کے دیگر علاقوں میں ہونے والے تمام ڈرون حملوں کی باضابطہ مذمت کرے اور صوبائی حکومت فوری طور پر ان ڈرون حملوں کو روکنے کے لئے عملی اقدامات اٹھائے۔ صوبائی حکومت ان ڈرون حملوں میں بے گناہ مرنے اور مارے جانے والے تمام بے گناہ معصوم شہریوں کے خاندانوں کے لئے ایک جامع معاوضہ /پیکیج کا اجراء کرے اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرے کہ وہ بھی ان بے گناہ معصوم شہریوں کے لئے معاشی اور مالی امداد کا اعلان کرے اور Landmines پر 7ATA کا اطلاق ابھی تک نہیں ہو سکا، لہذا اس کا اطلاق فی الفور کیا جائے۔ ہلاکتوں کی صحیح تعداد کا پتہ لگانے، نقصانات کا اندازہ لگانے اور مناسب قانونی اور انسانی بنیادوں پر اقدامات کی سفارش کرنے کے لئے ایک Fact-finding commission تشکیل دیا جائے، اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیمیں سمیت عالمی برادری پر زور ڈالا جائے کہ وہ ان خلاف ورزیوں کا نوٹس لیں اور متاثرہ شہریوں کو انصاف کی فراہمی یقینی بنانے میں اپنا کردار ادا کریں، اس قرارداد کو ضروری کارروائی کے لئے وفاقی حکومت اور متعلقہ حکام کو بھیجا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر:.Honourable Minister for Law کیاآپ اس قرارداد کو سپورٹ کرتے ہیں یا اس کے Content میں کوئی تبدیلی چاہتے ہیں؟ اس کو آپ پانچ منٹ میں Examine کر لیں تو پھر مجھے بتا دیں۔

(شور)

Mr. Speaker:Is it the desire of the House that the joint resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously

(Applause)

آپ میں کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟ وائنڈاپ آپ کر لیں۔

وزیراعلیٰ: وہ تو بعد میں بھی کر لیں گے، اجلاس تو چل رہا ہے ناں، آج کے لئے اتنا کافی نہیں ہے؟ میں نے کہا کہ آج کے لئے اتنا کافی نہیں تھا؟

جناب سپیکر: بس کافی ہے۔

وزیراعلیٰ: ابھی تو اجلاس چل رہا ہے ناں۔

جناب اکبر ایوب خان: سر، کل پھر سپلیمنٹری کے بعد کر لیں گے۔

جناب سپیکر:.Okay سپلیمنٹری کے بعد کر لیں گے، ٹھیک ہے۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm, Tuesday, the 24th June, 2025.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 24 جون 2025ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)